بہشتی زیور

(مکمل تین حصص)

حصہ اول لغایت حصہ سوئم

حکیم الامت

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

ناشران

مورہ بک ڈپو

رام نگر، گاندھی نگر، پوسٹ بکس 1639 دہلی ۳۱

بہشتی زیور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی قال فی کتابہ یا ایہا الذین آمنوا قوا انفسکم واہلیکم
نارا وقودہا الناس والحجارۃ۔ تمام اچھی سے اچھی تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنی کتاب یعنی قرآن شریف
میں فرمایا۔ اے ایمان والو بچاؤ تم اپنی جانوں کو اور اپنے بال بچوں کو دوزخ کی آگ سے جس
میں آدمی اور پتھر ایندھن کے طور پر جلائے جاویں گے۔

اما بعد حقیر اشرف علی تھانوی حنفی عرض کرتا ہے کہ ایک مدت سے ہندوستان کی عورتوں
کے دین کی تباہی دیکھ کر دل دکھتا تھا اور اس علاج کی فکر میں رہتا تھا اور زیادہ فکر کی وجہ یہ تھی
کہ یہ تباہی صرف انکے دین تک محدود نہیں تھی بلکہ دین سے گذر کر دنیا تک پہنچ گئی تھی اور انکی
ذات سے گذر کر انکے بچوں بلکہ بہت سے آثار سے انکے شوہروں تک اثر کر گئی تھی اور جس رفتار سے یہ
تباہی بڑھتی جاتی تھی اسکے اندازے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اگر کچھ دن اور اصلاح نہ کی گئی تو شاید یہ مرض
قریب قریب لاعلاج ہو جاوے اسلئے علاج کی فکر زیادہ ہوئی اسلئے یہ کتاب تحریر کی گئی چنانچہ یہ پہلا حصہ ہے جو کہ
آپکے ہاتھوں میں ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بخیر و خوبی جلد اختتام کو پہنچے اور بدلالت آیات و احادیث
مذکورہ مردوں پر واجب ہے کہ اسمیں اپنی بیبیوں اور لڑکیوں کو لگا دیں اور عورتوں پر واجب ہے کہ
اسکی تعمیل کریں اولاد کو بالخصوص لڑکیوں کو اس پر متوجہ کریں دل اسوقت مسرور ہوگا جو مضامین
ذہن نشین ہیں وہ سب جمع اور طبع ہو جائیں اور میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں کہ لڑکیوں کے دینا
میں تمام طور پر یہ کتاب پھیل گئی ہے اور گھر گھر اس کا چرچا ہو رہا ہے۔ آئندہ توفیق حق جل شانہ
کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ میں جسوقت یہ دیباچہ لکھنے کو تھا برجستہ نور علی میں ایک نظم اس کتاب کے
نام اور مضمون کے مناسب نظر سے گذری جو دل کو بھلی معلوم ہوئی جی چاہا کہ اپنے دیباچہ کو اسی پر
ختم کر دوں تاکہ ناظرین خصوصاً لڑکیاں دیکھ کر خوش ہوں اور مضامین کتاب ہذا میں انکو زیادہ
رغبت ہو بلکہ یہ نظم اس کتاب کے ہر حصہ کے شروع پر تو قند مکرر کی حلاوت بخشے وہ یہ ہے۔

ا ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ڑ ز ژ س ش ص ض
ط ظ ع غ ف ق ک گ ل م ن و ہ ھ ء لا ی ے

ذیل کی تختی اب کی دفعہ ترتیب تلفظی میں پڑھائی جائے

ا ب ج د ر س ش ص ط ع ف
ق ک گ ل م ن و ہ ھ لا ء ی ے

اُستادوں کو ہدایت] اُستاد جب کسی بچے یا بچی کو اُردو لکھنا شروع کرائیں تو چند حروف اس طرح لکھ کر پہلے یہ کریں کہ وہ سیاہی سے ان حروف کو مکمل کرے اور قلم میں اپنی انگلی ہاتھ میں پکڑ رکھی ہو

زبر کی تختی

اَ بَ پَ تَ ٹَ ثَ جَ چَ حَ خَ دَ ڈَ ذَ رَ ڑَ زَ ژَ سَ شَ صَ ضَ طَ ظَ
عَ غَ فَ قَ کَ گَ لَ مَ نَ وَ ہَ ھَ لاَ ءَ یَ ے

زیر کی تختی

اِ بِ پِ تِ ٹِ ثِ جِ چِ حِ خِ دِ ڈِ ذِ رِ ڑِ زِ ژِ سِ شِ صِ ضِ طِ ظِ
عِ غِ فِ قِ کِ گِ لِ مِ نِ وِ ہِ ھِ لاِ ءِ یِ ے

پیش کی تختی

اُ بُ پُ تُ ٹُ ثُ جُ چُ حُ خُ دُ ڈُ ذُ رُ ڑُ زُ ژُ سُ شُ صُ ضُ طُ ظُ
عُ غُ فُ قُ کُ گُ لُ مُ نُ وُ ہُ ھُ لاُ ءُ یُ ے

امتحان کیواسطے زبر زیر پیش کے حروف

قَ اِ کُ نَ مِ بُ اَ جِ دُ ٹَ لِ خُ بَ رُ چِ ثُ یِ رُ ژَ وِ مُ پَ عِ ژُ
غُ ذِ مَ زُ ٹُ نِ تَ صُ گِ ہِ لاَ ھِ ـــَ ضِ

ایک ایک حرف کی کئی کئی شکلیں

ب با بے ب بپ پا بـ ـبـ ت تا ٹا ٹـ ث ثا ثـ ج جا ج چ

ف ق کی مثالیں

فا فب فج فد فر فس فش فص فط فع فت فن فک فگ فل
قم قن قو قہ قھ قلا قی قے

ک گ کی مثالیں

کا کب کج کد کر کس کش کص کط کع کف کق کک کگ کل کم کن کو
کہ کھ گا گی گے

ل کی مثالیں

لا لب لج لد لر لس لش لص لط لع لف لق لک لگ لل لم لن
لو لہ لھ لی لے

م کی مثالیں

ما مت مج مد مر مس مش مص مط مع مف مق مک مگ مل مر
مم من مو مہ مھ ملا می مے

ہ کی مثالیں

ہا ہب ہج ہد ہر ہس ہش ہص ہط ہع ہف ہق ہک
ہگ ہل ہم ہن ہو ہہ ہھ ہلا ہی ہے

دو حرفوں کے الفاظ

اَب۔ جَب۔ دِن۔ خَط۔ ضِد۔ دُر۔ اَش۔ اُس۔ تُم۔ دِل۔ دَس۔ حُل۔ ہَم
بَس۔ ہَٹ۔ پَٹ۔ چِت۔ مَت۔ حُل۔ بَٹ۔ بَچ۔ سَچ

تین حرفوں کے الفاظ

ایک۔ بات۔ تال۔ دام۔ سال۔ ساگ۔ راگ۔ شاد۔ صاف۔ ناک
ڈاک۔ خوب۔ لات۔ مرد۔ زور۔ روز۔ کام۔ نام۔ غور

چار حرفوں کے الفاظ

انڈا۔ مرغی۔ چراغ۔ حالت۔ خراب۔ ہیرا۔ نیرا۔ غوطہ۔ طوطا۔ فرصت
بکری۔ پلنگ۔ گیدڑ۔ بندر۔ لڑکا۔ لڑکی۔ شامل۔ کامل۔ مرشد
ردی۔ بوٹی۔ سالن۔ کتاب۔ کاغذ۔ تختی۔

پانچ حرفوں کے الفاظ

بندوق۔ صندوق۔ مسہری۔ نہایت۔ مضبوط۔ سروتا۔ قینچی۔ کٹورا
رومال۔ تعویذ۔ چونٹی۔ لنگی۔ رضائی۔ دوپٹہ۔ چپاتی۔ پتلی۔ پتنگ

چھ حرفوں کے الفاظ

جولاہا۔ تنبولی۔ چیونٹی۔ نالائق۔ کچھیڑا۔ بھیڑیا۔ جھینگر۔ دھنورا۔ بکھیڑا
جھینگا۔ چمگادڑ

سات حرفوں کے الفاظ

جھنجھنا۔ نیکنٹھ۔ گھڑدوڑ۔ کنکھورا۔ کھٹیاپا۔ کھٹملا۔ چیرکشا۔ چھتری۔ کھنڈری

آٹھ اور نو حرفوں کے الفاظ

بھچھوندی۔ چھچھوندر۔ بیربہوٹی۔ گھونگھرو۔ بسم اللہ لکھنؤ

دنوں کے نام

شنبہ۔ یک شنبہ۔ دو شنبہ۔ سہ شنبہ۔ چہار شنبہ۔ پنجشنبہ۔ جمعہ
سنیچر۔ اتوار۔ پیر۔ منگل۔ بدھ۔ جمعرات۔ جمعہ

مہینوں کے نام

محرم۔ صفر۔ ربیع الاول۔ ربیع الثانی۔ جمادی الاول۔ جمادی الثانی
رجب۔ شعبان۔ رمضان۔ شوال۔ ذیقعدہ۔ ذی الحجہ۔

انگریزی مہینے

جنوری۔ فروری۔ مارچ۔ اپریل۔ مئی۔ جون۔ جولائی۔ اگست۔ ستمبر۔ اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر

جملے

خدا سے ڈرو۔ گناہ مت کرو۔ وضو کرکے نماز پڑھو۔ نمازی آدمی خدا کا پیارا ہے۔ بے نمازی آدمی سے دور رہو۔ کبھی کسی پر ظلم مت کرو۔ مظلوم کی دعا بہت جلدی قبول ہوتی ہے۔ ناحق کسی جانور یا چڑیا کو ستانا۔ کتے بلی کو مارنا بہت برا ہے۔ ماں باپ کا کہا مانو۔ اُنکی مار کو فخر جانو۔ دل سے اُنکی خدمت کرو۔ جنت ماں باپ کے قدموں کے نیچے ہے۔ اُف کر اُنکو جواب مت دو۔ بدو غصہ میں کبھی بیچ بچاؤ پن نہ لو۔ کسی بات میں اُن کی حجت مت کرو۔ بزرگوں کے سامنے ادب و تعظیم سے رہو۔ چھوٹوں کو محبت اور پیار سے رکھو۔ کسی کو حقیر نہ جانو۔ اپنے کو سب سے کم جانو۔ اپنے کو بڑا سمجھنا بڑی بات ہے۔ کسی کو مکا دکھانا۔ عیب لگانا برا گناہ ہے۔ کھانا داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ پانی داہنے ہاتھ سے پیو۔ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا پیتا ہے۔ پانی تین سانس میں پیو۔ کھانا ٹھنڈا کرکے کھاؤ۔ گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔ جو بات کہو سچ کہو۔ جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے۔ صبح اُٹھ کر بڑوں کو سلام کیا کرو۔ نماز کے بعد قرآن شریف کی تلاوت کیا کرو۔ سبق خوب یاد کیا کرو۔ بار بار قسم کھانا بہت بری بات ہے۔ اپنی کتاب کو احتیاط سے رکھو۔ کسی کی صورت بری ہو تو اُس کو انگلیوں پر نہ نچاؤ۔ خدا کے نزدیک بھلی بری صورت سب ایک ہے۔ شرارت نہ کیا کرو۔ تو تم پر بھی مار پڑے۔ ناک بائیں ہاتھ سے صاف کیا کرو۔ استنجا بائیں ہاتھ سے کیا کرو۔ پاخانے جاتے وقت پہلے بایاں پیر اندر رکھو اور نکلتے وقت پہلے داہنا پیر نکالو۔ جوتی پہلے داہنے پیر میں پہنا کرو۔ اور پھر بائیں میں۔

قواعد مخصوص استعمال حروف

ں ، ا ، ے ، ی ، ہ ، ھ

اِن کے استعمال کے قاعدے

یہ حرف کبھی غنہ یعنی ناک میں بولا جاتا ہے۔ جیسے ٹانگ، مانگ، ہینگ، سینگ، چونچ۔ بھوں۔ کنواں۔ پھونک۔ پھانک۔ بانٹ۔ اونٹ۔ بانکا۔ بانس۔ پھانس۔ نیند سانپ۔ لونگ۔ سونف۔ گوند۔ مینڈک۔ کنول۔ منہ۔ ہانڈی۔ چرونجی۔ بھانڈ۔

اس حرف کے بعد اگر ب یا پ ہو تو میم کی آواز نکلتی ہے۔ ن کی آواز نہیں نکلتی جیسے
انبیاء۔ دنبہ۔ شنبہ۔ عنبر۔ کھنبہ۔ منبع۔ منبر۔ ہنپنا۔ چنپت۔

و کے استعمال کے قاعدے

اس حرف کے اوّل اگر پیش ہو اور خوب ظاہر کر کے نہ پڑھا جائے تو اسکو مجہول کہتے ہیں۔
جیسے شور۔ گور۔ چور۔ مور۔ ندور۔ لوک۔ بول۔ ہوش۔ جوش۔ پورا۔ کٹورا۔ کورا۔
اور اگر اس حرف کے اوّل پیش ہو اور خوب ظاہر کر کے پڑھا جاوے تو معروف کہلاتا ہے۔
جیسے دُور۔ گُور۔ نُور۔ چُور۔ پُول۔ جُھول۔ دھول۔ پُھول۔ چُوٹ۔ جھُوٹ۔
اور اگر یہ حرف لکھا ہے اور پڑھا نہ جاوے تو معدولہ کہلاتا ہے۔ جیسے خواجہ۔ خواب
خویش۔ خواہش۔ خوان۔ خوش۔ خود۔ خواہ وغیرہ۔

دو چشمی ہا کے استعمال کے قاعدے

یہ حرف ہمیشہ دوسرے کے ساتھ ملا کر پڑھا جاتا ہے اور ملفوظ التلفظ کہلاتا ہے۔ جیسے
بھانڈ۔ کھانڈ۔ جھونٹ۔ چھینٹ۔ چھینک۔ جھانجھ۔ کھیل۔ بھوت۔ پھول۔ تھوک
ٹھوکر۔ ڈھول۔ بڑھیا۔ باگھ۔ لکھو۔

چھوٹی ی کے قاعدے

اس حرف کے اوّل ہمیشہ زیر ہوتا ہے اور خوب ظاہر کر کے پڑھا جاتا ہے اور معروف
کہلاتا ہے۔ جیسے دہی۔ بری۔ بیلی۔ چیلی۔ سڑی۔ گلی۔ ہنسی۔ خوشی۔ بنی۔ ولی
ڈلی۔ چھپکلی۔ چوڑی۔ مالی۔ بجلی۔
کبھی یہ لفظ کسی لفظ کے آخر میں آ کی آواز دیتا ہے اور مقصورہ کہلاتا ہے۔ جیسے
عیسیٰ۔ موسیٰ۔ مجتبیٰ۔ مصطفیٰ۔ مرتضیٰ۔ حتیٰ۔ الیٰ۔ علیٰ۔ مولیٰ۔ یحییٰ۔ کبریٰ۔ صغریٰ۔

بڑی ے کے قاعدے

اس حرف کے اوّل میں اگر زیر ہو اور خوب ظاہر کر کے پڑھا جائے تو کبھی اس کو (ے)
لکھتے ہیں اور کبھی اس طرح (ی) لکھتے ہیں اور اس کو مجہول کہتے ہیں۔ جیسے کہ دے

نے۔تھے۔دیئے۔سئے۔آئے۔گئے۔کو۔ڈ۔تھی۔دی۔لو۔آئے۔گو

ال کے قاعدے

یہ دونوں حرف اگر اب ج ع خ ع غ ف ق ک م و ی کے اوّل میں ملائے جاویں تو صرف اَل پڑھا جاوے گا۔ جیسے حتی الامکان۔ عبد الباری جواب الجواب۔ عبد الحق۔ عبد الخالق۔ نور العین۔ عبد الغنی۔ بالفضل، عبد القادر۔ عبد الکریم۔ بالکل۔ حتی المقدور۔ عبد الوہاب، بوالہوس۔ طویل الید۔ اور اگر ت ث د ڈ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن کے اوّل میں ملائے جاویں تو یہ دونوں نہ پڑھے جاوینگے بلکہ ال کے بعد والے حروف پر تشدید پڑھی جاوے گی جیسے عند التاکید۔ نجم الثاقب۔ علیم الذات۔ غنی الذمن۔ عبد الرزاق۔ عدیم الزوال۔ عند السوال۔ عبد الشکور۔ بالصواب۔ بالضرور۔ میزان الطب۔ وسیلۃ الظفر۔ قائم اللیل۔ نصف النہار۔ وغیرہ۔

حرکات وسکنات ذیل کا استعمال

آواز	صورت	نام	آواز	صورت	نام
لن	ــًـ	تنوین دوزبر	ا	ـــ	مد
لن	ــٌـ	تنوین دوپیش	ن	ــٍـ	تنوین دوزیر
اسپر پچھلا حرف	ء	سکون	دوہرا حرف	ــّـ	تشدید
ٹھیر نا ہے	.	.	سکون کے بعد	.	وقف

مد کے قاعدے

یہ حرکت الف کے اوپر آتی ہے جیسے آج۔ آگ۔ آٹا۔ آرہ۔ آس۔ آل۔ آم۔ آن۔ آنت۔ آدھی۔ آری۔ آنچ۔ آندھی۔ آیا۔ آدم۔ آفت۔ آہٹ۔ آنو۔ آسمان۔ تنوین دوزبر یہ حرکت ہمیشہ الف کے ساتھ ہوتی ہے اور کبھی ت کے ساتھ بھی آتی ہے۔ جیسے معاً۔ فوراً۔ مثلاً۔ اتفاقاً۔ عمداً۔ سہواً۔ خصوصاً۔ عموماً۔ یقیناً کرہاً۔ جبراً۔ قہراً۔ لعنتہً۔ عداوۃً۔

تنوین دو زبر ـً جیسے یومئذٍ ـ حینئذٍ ـ
تنوین دو پیش ـٌ جیسے نورٌ ـ حورٌ ـ

تشدید کے قاعدے

یہ حرکت جس حرف پر ہوتی ہے وہ دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے جیسے اُلّو ـ چُلّو ـ کُلّو ـ لٹّو ـ بلّی ـ کتّا ـ بلّی ـ بدھّو ـ چکّی ـ لکڑ ـ لڈّو ـ سچّا ـ کچّا ـ پکّا ـ ہٹّا ـ پتّا ـ پتّو ـ پلّو ـ پلّا ـ پچھلّا ـ

سکون یا جزم کے قاعدے

اس کے معنی ٹھہرنے کے ہیں ـ اس سے پہلے حرف کو اسکے ساتھ ملا کر ٹھہر جاتے ہیں جس حرف پر یہ ہوتا ہے وہ ساکن کہلاتا ہے جیسے اِبْ ـ جَیبْ ـ دِلْ ـ دمْ ـ دسْ ـ رہْنا ـ اِسْ ملاسْ مگلْ

وقف کے قاعدے

یہ سکون کے بعد ہوتا ہے ـ جس حرف پر یہ ہوتا ہے موقوف کہلاتا ہے ـ جیسے اَبْرْ جَبْرْ ـ صَبْرْ ـ قبْرْ ـ علْمْ ـ دلْمْ ـ گوشْتْ ـ پوسْتْ ـ قہْرْ ـ مہْرْ ـ شہْرْ ـ بنْدْ ـ نرْمْ ـ سخْتْ ـ تخْتْ

خط لکھنے کے متعلق ضروری ہدایات

جب کسی کو خط لکھنا منظور ہو تو پہلے یہ خیال کر لو کہ وہ تم سے بڑا یا چھوٹا یا برابر جیسا درجہ کا آدمی ہو اُس کے موافق خط میں الفاظ لکھو ـ بڑوں کے خط کو والانامہ ـ سرفراز نامہ افتخار نامہ ـ کرامت نامہ ـ عزت نامہ ـ صحیفہ عالی ـ صحیفہ گرامی لکھتے ہیں ـ اور جو شخص بہت بڑا ہو تو اسکو آپکی جگہ آنجناب ـ جناب عالی ـ جناب والا ـ حضرت والا ـ حضرت عالی لکھتے ہیں ـ جیسے یہ لکھنا منظور ہو کہ آپ کا خط آیا تو یوں لکھینگے ـ جناب والا کا سرفراز نامہ آیا اور آیا کی جگہ یوں لکھتے ہیں ـ سرفراز نامہ صادر ہوا ـ سرفراز نامہ نے مشرف فرمایا اور چھوٹے کے خط کو مسرت نامہ ـ راحت نامہ لکھتے ہیں ـ اور برابر والے کے خط کو عنایت نامہ کرم نامہ لکھتے ہیں ـ اور خط لکھنے کا طریقہ یہ ہے مثلاً اگر باپ کو خط لکھو تو اس طرح لکھو ـ جناب والد صاحب مخدوم و معظم فرزندان دام ظلکم العالی ـ السلام علیکم ـ بعد تسلیم بصد آداب

تعظیم کے عرض یہ ہے کہ آپ کا نوازش نامہ آیا خیریت مزاج مبارک کے دریافت ہونے سے اطمینان ہوا۔ اسکے بعد اور جو کچھ مضمون لکھنا منظور ہو لکھدو۔ یہیں سے دام ظلکم العالی تک جو کچھ لکھا جاتا ہے اسکو القاب کہتے ہیں اور اس کے بعد سلام و دعا جو کچھ لکھا جاتا ہے اس کو آداب کہتے ہیں۔ اسکے بعد جو حال یا جو لکھو اس کو خط کا مضمون کہتے ہیں۔

بڑوں کے القاب و آداب

والد کے نام	جناب والد صاحب معظم و محترم فرزندان مخدوم و مطاع کمتریاں دام ظلکم العالی السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔
والد کے نام	جناب والد صاحب معظم و محترم دام ظلکم العالی۔ والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ بعد آداب و تسلیم بصد تعظیم عرض ہے کہ۔
ایضاً	جناب والد صاحب معظم و محترم دام ظلکم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ بعد آداب و تسلیم کے التماس ہے کہ۔
ایضاً	جناب والد صاحب معظمی و محترمی دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بعد آداب و تسلیم عرض ہے کہ۔
ایضاً	معظمی و محترمی دام ظلہم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بعد تسلیم کے عرض یہ کہ
چچا کے نام	معظم و محترم فرزندان مخدوم و مطاع خورداں دام ظلکم العالی السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بعد تسلیم بصد تعظیم عرض ہے۔
خالو کے نام	جناب خالو صاحب معظم و محترم خورداں دام ظلکم العالی السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔
ایضاً	جناب خالو صاحب مخدوم و مکرم کمتریاں دام ظلکم العالی السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔
والدہ کے نام	جناب والدہ صاحبہ مخدومہ و مکرمہ دام ظلہا۔ السلام علیکم

والدہ کے نام | جناب والدہ صاحبہ معظمہ و مکرمہ دام ظلہا۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
ایضاً | جناب والدہ صاحبہ معظمہ و محترمہ دام ظلہا۔ السلام علیکم و رحمۃ و برکاتہ
بڑی بہن | ہمشیرہ صاحبہ مخدومہ مکرمہ معظمہ و محترمہ دام ظلہا۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ
بڑے بھائی کو | جناب بھائی صاحب مخدوم و مکرم و معظم و محترم دام ظلکم تعالیٰ السلام علیکم

جو القاب والد کے ہیں دادا اور نانا اور چچا و ماموں اور خسر کے بھی وہی القاب ہیں۔ جو القاب والدہ کے ہیں خالہ، دادی، نانی اور چچی وغیرہ بڑے رشتوں کے بھی وہی القاب ہیں۔ والدہ صاحبہ کی جگہ خالہ صاحبہ مومانی صاحبہ لکھ دیا کریں۔ دیور اور جیٹھ سے جہاں تک ہو سکے خط و کتابت نہ رکھو زیادہ میل جول مت بڑھاؤ اگر کبھی ایسی ہی ضرورت آ پڑے تو لکھ دو اور اُن کو جناب بھائی صاحب کر کے لکھو۔ اب سب رشتوں کے القاب ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں۔

چھوٹوں کے آداب و القاب

بیٹا۔ پوتا۔ بھتیجا۔ برخوردار نورچشم راحت جان سعادت و اقبال نشان سلمہ العالی۔
نواسا وغیرہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ بعد دعائے زیادتی عمر و ترقی درجات کے واضح ہو
ایضاً | نور بصر لخت جگر طول عمرہٗ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ بعد دعائے درازیٔ عمر و حصول سعادت دارین کے واضح ہو کہ
ایضاً | فرزند دلبند جگر پیوند طال عمرہٗ السلام علیکم و رحمۃ اللہ بعد دعائے ترقی اقبال کے واضح ہو
چھوٹا بھائی۔ برادر عزیز جان سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ بعد دعا کے واضح ہو
بڑا بھائی۔ برادر جان برابر سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم و رحمۃ اللہ بعد دعائے سعادتمندی و نیک اطواری کے واضح ہو
چھوٹی بہن۔ ہمشیرہ عزیزہ نورچشمی صالحہ سلمہا اللہ تعالیٰ السلام علیکم و رحمۃ اللہ
بیٹیاں | خواہر نیک اختر طول عمرہا۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ

آداب سب کے ایک ہی طرح کے ہیں جس طرح جی چاہے لکھ دو۔

شوہر کے القاب و آداب

(۱) سردار من سلامت - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ بعد سلام کے بعد شوق ملاقات کے عرض ہے۔
(۲) محرم اسرار انیس غمگسار من سلامت - السلام علیکم و رحمۃ اللہ بعد سلام نیاز کے عرض ہے
(۳) واقف سوز ہمدم و ہمراز من سلامت السلام علیکم و رحمۃ اشتیاق ملاقات کے بعد عرض ہے

بیوی کے القاب آداب

(۱) محترمہ راز ہمدم و ہمساز من سلامت۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ بعد اشتیاق ملاقات کے واضح ہو۔
(۲) رونق خانہ و زیب کاشانہ من سلامت - السلام علیکم و رحمۃ اللہ بعد شوق ملاقات کے واضح ہو۔
(۳) انیس خاطر غمگین تسکین بخش دل اندوہگین سلامت السلام علیکم و رحمۃ اللہ بعد اشتیاق ملاقات کے واضح ہو۔

باپ کے نام خط

معظم و محترم فرزندان دام ظلہم - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ بعد تسلیم بصد تعظیم کے عرض ہے کہ عرصہ سے جناب کا کوئی سرفرازنامہ صادر نہیں ہوا اسلئے یہاں سب کو بہت تردد اور پریشانی ہے امید ہے کہ اپنے مزاج مبارک کی خیریت سے جلد ہی مطلع فرما کر سرفراز فرمائیں۔ ہمشیرہ عزیزہ مسماۃ زبیدہ خاتون خدا کے فضل سے اچھی ہے کل اسکا کلام مجید ختم ہو گیا اب آپ اس کے واسطے اردو کی کوئی کتاب زنانہ فرمائیے کہ شروع کرا دی جائے جو کتاب تعلیم الدین آپ نے میرے واسطے بھیجی تھی وہ بہت اچھی کتاب ہے سب بیبیوں نے اسکو پسند کیا اور اسکی طلبگار ہیں اسلئے اس کی چار پانچ جلدیں بھیج دیجئے باقی سب خیریت ہے۔ آپ اپنی خیریت سے جلد مطلع فرمائیے تاکہ رفع تردد ہو۔ والتسلیم۔ فقط

عریضہ ادب - حمیدہ خاتون از الہ آباد - ۱۲ محرم روز شنبہ

بیٹی کے نام خط

لخت جگر نیک اختر نور چشم راحت جان بی بی خدیجہ سلمہا اللہ تعالیٰ - السلام علیکم۔

ذہی سیکھے گی اور کمسنی (کمسن) ہی میں خوش اخلاق و بھلی مانس اور نیکبخت ہوگی کیونکہ
اُنکو ہر وقت تعلیم کرتی اور ٹوکتی رہیگی دیکھو یہ کتنا بڑا فائدہ ہے پانچویں یہ کہ جب علم
علم ہوگا تو ہر وقت اپنے ماں باپ خاوند عزیز اقارب کا رُتبہ پہچان کر اُنکے حقوق ادا کریگی
اسکی دُنیا اور عقبیٰ (آخرت) دونوں بنجاوینگی۔ ان سب کے علاوہ پڑھنا نہ جاننے میں
بڑی قباحت یہ ہے کہ گھر کی بات غیروں پر ظاہر کرنی پڑتی ہے یا اسکے چھپانے سے نقصان
عورتوں کی باتیں اکثر حیا و شرم کی ہوتی ہیں لیکن اپنی ماں بہن سے کبھی ظاہر کرنے کی
ہوتی ہے اور اتفاق سے ماں بہن وقت پر پاس نہیں ہوتیں ایسی صورت میں یا
کرنی پڑتی ہے اور دوسروں سے خط لکھوانا پڑتا ہے یا نہ کہنے سے بہت نقصان
ہے۔ اسکے علاوہ ہزاروں فائدے ہیں اور پڑھنا نہ جاننے میں جو قباحتیں ہیں ان کو
بیان کروں۔ دیکھو اب تم میری نصیحت یاد رکھنا اور پڑھنے لکھنے سے ہرگز جی نہ چرانا۔ زیاد

راقم عبد اللہ از بنارس ۲۸ رمضان۔ ر

بیٹی کی طرف سے خط کا جواب

معظم و محترم فرزندان دام ظلکم العالی السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ لیکن
کے عرض یہ ہے کہ صحیفہ والا نے صادر ہو کر مشرف فرمایا آپکے مزاج کی خیریت دریافت ہو
سب کو اطمینان ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپکی ذات بابرکات کو ہمارے سروں پر قائم دائم
رکھے جناب والا نے بندی کے پڑھنے لکھنے کی نسبت جو لکھا ہے اس سے مجھکو بہت
بیشک لوگوں کے کہنے سننے کی وجہ سے میرا دل اُچاٹ ہو گیا تھا۔ اب جس دن سے دا
ہے میں بہت دل لگا کر پڑھتی ہوں اور کچھ برا بھلا لکھنے بھی لگی ہوں۔ بیشک آپکا
بجا ہے کہ اسمیں بے انتہا فائدے ہیں اور جو عورتیں لکھنا پڑھنا نہیں جانتیں وہ
پچھتاتی ہیں کہ ہم نے کیوں نہ سیکھ لیا۔ پرسوں کی بات ہے کہ شکار صاحب کی بیوی
پردیس میں رہتی ہیں اُنکے ماموں کا خط آیا اور گھر میں آجکل کوئی مرد ہے نہیں بیچا
ایک ایک کی خوشامد میں کرتی پھریں کہ کوئی خط پڑھ دیوے یا کسی سے پڑھوا دے۔ رکہ

کیسی ہے سُنا گیا تھا کہ اُن کا بُرا حال ہے اسوجہ سے بیچاری گھبرا رہی تھیں دوپہر
خط دن بھر پڑا رہا اور کوئی پڑھنے والا نہ ملا مغرب کے بعد بیچاری میرے پاس آئیں تو
حال سُنایا تب اُنکا جی ٹھکانے ہوا تب سے میرے جی کو یہ بات لگ گئی کہ بیشک پڑھنے
بھی بڑی دولت ہے، اور اُنکے نہ جاننے سے بعضے وقت بڑی مُصیبت پڑتی ہے اور
ہوں کہ ہماری برادری میں پانچ بیبیاں خوب پڑھی لکھی ہیں اور جہاں جاتی ہیں
ت ہوتی ہے۔ جو بات خلاف شرع کسی سے ہو جاتی ہے یا بیاہ شادی میں کوئی بُری
تو اُسکو ٹوکتی ہیں منع کرتی ہیں خوب سمجھا کر نصیحت کرتی ہیں اور سب بیبیاں چُپکی
لگا کر سنتی رہتی ہیں جو کوئی بات پوچھنی ہوتی ہے اُنہی سے پوچھتی ہیں بیبیوں میں
رہی پوچھی جاتی ہیں۔ ساری بیبیاں اُنکی تعریفیں کرتی رہتی ہیں اسلئے میں ضرور
پڑھنا سیکھوں گی مجھ کو خود بڑا شوق ہو گیا ہے آپ بھی اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمایئے
تعالیٰ مجھ کو یہ دولت نصیب فرماوے باقی یہاں سب خیریت ہے۔ زیادہ حد ادب فقط

آپ کی لونڈی خدیجہ عفی عنہا از سہارنپور ۲۸ رمضان۔ دو شنبہ

بھانجی کے نام خط

راحت جان بی بی صدیقہ سلمہا اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد دعا کے
تمہارا مسرت نامہ آیا۔ حال معلوم ہونے سے تسلی ہوئی تمہارے پڑھنے کا حال سُنکر
خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ تمہاری عمر میں برکت دیوے اور تمہاری محنت کا پھل تم کو جلد
جس دن سے تم اپنے ہاتھ سے مجھے خط لکھو گی اُس دن میں تمکو پانچ روپیہ مٹھائی
کے روانہ کرونگا۔ اور ایک نصیحت تمکو اور کرتا ہوں میں نے سُنا ہے کہ تم شوخی بہت
اور کسی کا ادب لحاظ نہیں کرتی ہو اس بات سے مجھ کو بڑا افسوس ہوا کیونکہ آدمی
فقط لکھنے پڑھنے سے نہیں ہو گی جب تک ادب لحاظ نہ سیکھو گی لوگ تم سے ادب کے
اور پیار نہ کرینگے۔ پڑھنے لکھنے کے ساتھ سب سے اول لڑکے اور لڑکیوں کو لازم ہے
سیکھیں کیونکہ ادب سے آدمی ہر دلعزیز یعنی ہر ایک کو پیارا ہو جاتا ہے اور سب

اسکی خاطر کرتے ہیں۔ ادب کرنیوالا ہمیشہ خوش نصیب ہوتا ہے۔ چنانچہ کسی کا
ادب با نصیب۔ اب میں تمکو بتاتا ہوں کہ ادب کیا چیز ہے اور اسکا برتاؤ کیونکر
کبھی عمر میں یا رشتہ میں بڑا ہو اسکو بہت تعظیم سے سلام کرو اور اس
(بیہودہ) بات زبان سے مت نکالو۔ نہ اپنے برابر والوں سے اسکے سامنے
(مزاح) اور دل لگی مذاق نہ کرو۔ جب وہ کچھ پوچھے تو بہت نرم آواز سے جواب
تمکو کچھ دیوے تو سلام کرو اور جو نصیحت کی بات کہے خوب غور سے سنو
ہو تو بیچ سے اسکی بات مت کاٹو جہاں وہ بیٹھا ہو اس سے اونچی جگہ
سکا نام لیکر مت پکارو بلکہ اس سے رشتہ لگا کر بولو۔ نام بڑا اکر لیا کرو۔ جیسے
بان پھوپھی ماما تاتا جی آپا جان۔ اگر غصہ میں آکر وہ تمکو کچھ برا بھلا کہیں
اسکا جواب مت دو۔ الٹا ان کو کچھ نہ کہنا اسی کا نام ادب ہے اور یہ آدمی کے
ضروری ہے۔ فقط — محمد واجد حسین از فیض آباد

کسی برابر والے کو خط لکھنا ہو تو اس کے لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس کے
دائق اس طرح القاب لکھو۔

القاب

یت فرمائے سلامت۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ مشفقہ نسبتیغہ یا من رزقنا السلام علیکم
اللہ۔ پھر اس طرح آداب لکھو۔

بعد سلام مسنون کے عرض ہے۔ یا یوں لکھئے۔ بعد سلام وشوق ملاقات کے عرض
لکھئے۔ بعد سلام وشوق ملاقات کے عرض ہے۔ پھر خط کا مضمون لکھو اور یہ خیال
نہ تو اتنا بڑھا کر لکھو جس طرح کہ بڑوں کو لکھتے ہیں اور نہ اتنا گھٹا کر لکھو جیسے
ڈوں کو لکھتے ہیں بلکہ ہر بات میں برابر کا خیال رکھو۔

خط کا پتہ لکھنے کا طریقہ یہ ہے۔ نمونے کیلئے دو پتے لکھے جاتے ہیں
نام شہر لکھنؤ۔ محلہ امین آباد۔ قریب مکان عبد الغنی صاحب نائب تحصیلدار

بہت والا درجت قبلہ و کعبہ من جناب داروغہ حیدر الزماں صاحب دام ظلکم العالی --
بمقام فیض آباد چوک۔ بر دوکان لیاقت حسین صاحب سادہ کار۔ بمطالعہ بحضور
دت اطوار منشی محمد سعید الدین سلمہ اللہ تعالی در آید۔

گنتی

نام	صورت	نام	صورت	نام	صورت	نام	صورت
	١	اٹھارہ	١٨	پینتیس	٣٥	باون	٢
	٢	انیس	١٩	چھتیس	٣٦	ترپن	٣
	٣	بیس	٢٠	سینتیس	٣٧	چون	٤
	٤	اکیس	٢١	اڑتیس	٣٨	پچپن	٥
	٥	بائیس	٢٢	انتالیس	٣٩	چھپن	٦
	٦	تیئیس	٢٣	چالیس	٤٠	ستاون	٧
	٧	چوبیس	٢٤	اکتالیس	٤١	اٹھاون	٨
	٨	پچیس	٢٥	بیالیس	٤٢	انسٹھ	٩
	٩	چھبیس	٢٦	ترالیس	٤٣	ساٹھ	٦٠
	١٠	ستائیس	٢٧	چوالیس	٤٤	اکسٹھ	٦١
	١١	اٹھائیس	٢٨	پینتالیس	٤٥	باسٹھ	٦٢
	١٢	انتیس	٢٩	چھیالیس	٤٦	تریسٹھ	٦٣
	١٣	تیس	٣٠	سینتالیس	٤٧	چونسٹھ	٦٤
	١٤	اکتیس	٣١	اڑتالیس	٤٨	پینسٹھ	٦٥
	١٥	بتیس	٣٢	انچاس	٤٩	چھیاسٹھ	٦٦
	١٦	تینتیس	٣٣	پچاس	٥٠	سٹرسٹھ	٦٧
	١٧	چونتیس	٣٤	اکیاون	٥١	اڑسٹھ	٦٨

نام	صورت	نام	صورت	نام	صورت	نام
انہتر	۶۹	ستتر	۷۷	پچاسی	۸۵	ترانوے
ستر	۷۰	اٹھتر	۷۸	چھیاسی	۸۶	چورانوے
اکہتر	۷۱	نواسی	۷۹	ستاسی	۸۷	پچیانوے
بہتر	۷۲	اسی	۸۰	اٹھاسی	۸۸	چھیانوے
تہتر	۷۳	اکیاسی	۸۱	نواسی	۸۹	ستانوے
چوہتر	۷۴	بیاسی	۸۲	نوے	۹۰	اٹھانوے
پچہتر	۷۵	تراسی	۸۳	اکیانوے	۹۱	ننانوے
چھہتر	۷۶	چوراسی	۸۴	بانوے	۹۲	سو

سچی کہانیاں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص جنگل میں جا رہا تھا ایک
لی میں یہ آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی دے۔ اس آواز کے ساتھ وہ
ر ایک پتھریلی زمین میں خوب پانی برسا اور تمام پانی ایک نالے میں جمع ہو کر چل
ن کے پیچھے ہو گیا۔ دیکھتا کیا ہے کہ ایک شخص اپنے باغ میں کھڑا بیلچہ سے پا
ہے۔ اس نے اس باغ والے سے پوچھا اے بندۂ خدا تیرا کیا نام ہے اس نے
یا جو اس نے بادلی میں سنا تھا۔ پھر باغ والے نے پوچھا اے بندۂ خدا تو میرا
دریافت کرتا ہے اس نے کہا کہ میں نے اس بدلی میں جس کا یہ پانی ہے ایک
یرا نام لیکر کہا کہ اسکے باغ کو پانی دے تو ایسا کیا عمل کرتا ہے اس نے کہا کہ ج
چھا تو مجھ کو کہنا ہی پڑا۔ میں اسکی کل پیداوار کو دیکھتا ہوں اس میں ایک
خیرات کر دیتا ہوں ایک تہائی اپنے لئے اور بال بچوں کے لیے رکھ لیتا ہوں
باقی پھر اسی باغ میں لگا دیتا ہوں۔ **فائدہ** سبحان اللہ کیا خدا کی رحمت ہے
انا محنت کرتا ہے اسکے کام غیب سے اس طرح انجام ہو جاتے ہیں کہ اس کو خبر بھی
تی۔ بیشک سچ ہے جو اللہ کا ہو گیا اللہ اس کا ہو گیا۔

دوسری کہانی

(۱) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی دوسرا گنجا تیسرا اندھا خدا تعالیٰ نے اُنکو آزمانا چاہا اور ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا پہلے وہ کوڑھی کے پاس آیا اور پوچھا کہ تجھ کو کیا چیز پیاری ہے اُس نے کہا مجھے اچھی رنگت اور خوبصورت کھال مل جائے اور یہ بلا جاتی رہے جس سے لوگ مجھے اپنے پاس بیٹھنے نہیں دیتے اور گھن کرتے ہیں اس فرشتہ نے اپنا ہاتھ اسکے بدن پر پھیر دیا اسی وقت وہ چنگا ہو گیا اور اچھی کھال اور خوبصورت رنگت نکل آئی پھر پوچھا تجھکو کون سے مال سے رغبت زیادہ ہے اُس نے کہا اونٹ سے پس ایک گابھن اونٹنی اسکو دیدی اور کہا اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے پھر گنجے کے پاس آیا اور پوچھا کہ تجھ کو کونسی چیز پیاری ہے اُس نے کہا میرے بال اچھے نکل آئیں اور یہ بلا مجھ سے جاتی رہے لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں فرشتہ نے کہا اچھا اور اپنا ہاتھ اسکے سر پر پھیر دیا فوراً اچھا ہو گیا اور اچھے بال نکل آئے پھر پوچھا کہ تجھ کو کونسا مال پسند ہے اُس نے کہا گائے پس اسکو ایک گابھن گائے دیدی اور کہا اللہ تعالیٰ اسمیں برکت بخشے۔ پھر اندھے کے پاس آیا اور پوچھا کہ تجھ کو کیا چیز چاہیئے۔ کہا اللہ تعالیٰ میری نگاہ درست کر دے کہ سب آدمیوں کو دیکھوں اُس فرشتہ نے آنکھوں پر ہاتھ پھیر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اُسکی نگاہ درست کر دی پھر پوچھا تجھ کو کیا مال پیارا ہے کہا بکری پس اسکو ایک گابھن بکری دیدی تینوں کے جانوروں نے بچے دیئے تھوڑے دنوں میں اسکے اونٹوں سے جنگل بھر گیا اور اسکی گایوں سے اور اسکی بکریوں سے پھر وہ فرشتہ خدا کے حکم سے اپنی پہلی صورت میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہا کہ میں مسکین آدمی ہوں میرے سفر کا سب سامان ختم ہو گیا اور آج میرے پہنچنے کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے خدا کے اور پھر تیرا میں اس اللہ کے نام پر جس نے تجھے اچھی رنگت اور عمدہ کھال عنایت فرمائی ہے تجھ سے ایک اونٹ مانگتا ہوں کہ اس پر سوار ہو کر اپنے گھر پہنچ جاؤں وہ بولا کہ مجھ پر یہاں سے بہت اور بہت سے حقوق ادا کرنے ہیں تیرے دینے کی

اسمیں گنجائش نہیں فرشتہ نے کہا شاید مجھ کو تو میں پہچانتا ہوں کیا تو کوڑھی نہیں تھا لوگ تجھ سے گھن کرتے تھے اور کیا تو مفلس نہ تھا پھر تجھ کو خدائے پاک نے آسودگی عنایت فرمایا۔ اس نے کہا کیا خوب یہ مال تو میری پشتوں سے باپ دادا کے وقت چلا آتا ہے۔ فرشتہ نے کہا تو جھوٹا ہو تو خدا تجھے ویسا ہی کر دے جیسا پہلے تھا۔ پھر گنجے پاس گیا اس نے بھی کوڑھی کی طرح جواب دیا پھر اندھے کے پاس اپنی پہلی صورت میں آیا اور کہا میں مسافر ہوں بے سامان ہو گیا ہوں آج بجز خدا کے اور پھر تیرے کوئی وسیلہ نہیں ہے میں اسکے نام پر جس نے دوبارہ تجھے نگاہ بخشی ہے تجھ سے ایک بکری مانگتا ہوں کہ اس سے اپنی کارروائی کر کے سفر پورا کروں۔ اس نے کہا بیشک میں اندھا تھا خداوند تعالیٰ نے اپنی رحمت سے مجھے نگاہ بخشی جتنا تیرا جی چاہے لیجا اور جتنا چاہے چھوڑ جا اللہ کی قسم میں کسی چیز سے تجھکو منع نہیں کرتا فرشتے نے کہا کہ تو اپنا مال اپنے رکھ مجھکو نہیں چاہیئے فقط تم تینوں کی آزمائش منظور تھی سو ہو چکی خدا تجھ سے راضی اور ان دونوں سے ناراض فائدہ خیال کرنا چاہیئے کہ ان تینوں کو ناشکری کا کیا نتیجہ کہ تمام نعمت چھن گئی اور جیسے تھے ویسے ہی رہ گئے اور خدا ان سے ناراض ہوا دنیا و آخرت دونوں میں نامراد رہے اور اس شخص کو شکر کی وجہ سے کیا اجر ملا کہ نعمت بحال رہی اور خدا اس سے خوش ہوا اور وہ دُنیا اور آخرت میں شاد و بامراد ہوا۔

تیسری کہانی

ایکبار حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس کہیں سے کچھ گوشت آیا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بہت اچھا لگتا تھا اس لئے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خادمہ سے فرمایا کہ یہ گوشت طاق میں رکھدے شاید حضرت نوش فرمائیں۔ اس نے طاق میں رکھدیا اتنے میں ایک سائل آیا اور دروازہ پر کھڑے ہو کر آواز دی بھیجو اللہ کے خدا برکت کرے گھر میں سے جواب دیا خدا تجھے بھی برکت دے اس لفظ میں یہ اشارہ ہے کہ چیز دینے کی موجود نہیں ہے وہ سائل چلا گیا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تشریف لائے اور فرمایا اے ام سلمہ تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے۔ انھوں نے کہا ہاں ہے اور خادمہ سے کہا جا وہ گوشت آپکے واسطے لے آ۔ وہ گوشت لینے گئی دیکھتی ہے کہ وہاں گوشت کا نام بھی نہیں فقط ایک سفید پتھر کا ٹکڑا رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے سائل کو نہ دیا تھا اسلیئے وہ گوشت پتھر بن گیا۔ **فائدہ** غور کیجئے کہ خدا کے لیئے نہ دینے کی یہ نحوست ہوئی کہ اس گوشت کی صورت بگڑ گئی اور پتھر بن گیا اسی طرح سائل سے بہانہ کر کے جو شخص خود کھاتا ہے وہ پتھر کھاتا ہے جسکا اثر یہ ہے کہ سنگدلی اور دل کی سختی بڑھتی چلی جا رہی ہے چونکہ حضرت کے گھر والوں کے ساتھ خداوند کریم کی بڑی عنایت اور رحمت تھی اسلئے اس گوشت کی صورت بھی لوگا ہوں میں بدل دی تاکہ اس کے استعمال سے محفوظ رہیں۔

چوتھی کہانی

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریف تھی کہ فجر کی نماز پڑھ کر اپنے یار و اصحاب کیطرف متوجہ ہو کر فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب تو نہیں دیکھا؟ اگر کوئی دیکھتا تو عرض کر دیا کرتا تھا آپ کچھ تعبیر فرما دیا کرتے تھے۔ عادت کے موافق ایکبار سب سے پوچھا کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے سب نے عرض کیا کہ کوئی نہیں دیکھا ہے۔ آپنے فرمایا کہ میں نے آج رات خواب دیکھا ہے کہ دو شخص میرے پاس آئے میرا ہاتھ پکڑ کے ایک مقدس زمین کیطرف لے چلے۔ دیکھتا کیا ہوں کہ ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور دوسرا کھڑا ہوا ہے اور اسکے ہاتھ میں لوہے کا زنبور ہے اس بیٹھے ہوئے کے کلے اس کے چیر رہا ہے یہاں تک کہ گدی تک جا پہنچتا ہے پھر دوسرے کلے کے ساتھ بھی یہی معاملہ کرتا ہے اور وہ کلا اسکا درست ہو جاتا ہے پھر اسکے ساتھ ایسا ہی کرتا ہے میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے وہ دونوں شخص بولے آگے چلو ہم آگے چلے یہاں تک کہ ایک شخص پر گذر ہوا جو لیٹا ہوا ہے اور اُسکے سر پر ایک شخص بھاری پتھر لئے کھڑا ہے اس سے اسکا سر نہایت زور سے پھوڑتا ہے جب پتھر اسکے سر پر سے مارتا ہے پتھر لڑھک کر دور جا گرتا ہے جب وہ اسکو اٹھانے کیلئے جاتا ہے تو ابھی تک لوٹ کر اسکے پاس آنے نہیں پاتا کہ اسکا سر اچھا خاصا جیسا تھا ویسا ہی ہو جاتا ہے اور پھر اسکو اسی طرح پھوڑتا ہے میں نے پوچھا یہ کیا ہے وہ دونوں بولے آگے چلو یہاں تک کہ ہم ایک غار پر پہنچے جو مثل تنور کے تھا نیچے سے فراخ تھا اور اوپر سے

- تنگ اسمیں آگ جل رہی تھی اور اسمیں بہت سے ننگے مرد اور عورتیں بھرے ہوئے ہیں جسوقت وہ آگ
اوپر کو اٹھتی ہے اسکے ساتھ وہ سب اوپر اٹھ جاتے ہیں یہانتک کہ قریب نکلنے کے ہو جاتے ہیں پھر
جسوقت وہ بیٹھتی ہے وہ سب بھی نیچے چلے جاتے ہیں میں نے پوچھا یہ کیا ہے وہ دونوں بولے
آگے چلو ہم آگے چلے یہانتک کہ ایک خون کی نہر پر پہنچے اس کے بیچ میں ایک شخص کھڑا ہے اور نہر
کنارے پر ایک شخص کھڑا ہے اور اسکے سامنے بہت سے پتھر پڑے ہیں وہ نہر کے اندر والا شخص نہر کے
کنارے کیطرف آتا ہے جسوقت وہ نکلنا چاہتا ہے کنارے والا شخص اسکے منہ پر پتھر اٹھا کر ایسا مارتا ہے کہ
وہ پھر اپنی اصلی جگہ جا پہنچتا ہے پھر جب کبھی وہ کنارے کی طرف آنا چاہتا ہے اسی طرح پتھر مار کر ہٹا دیتا ہے
میں نے پوچھا یہ کیا ہے وہ دونوں بولے آگے چلو ہم آگے چلے یہانتک کہ ہم ایک ہرے بھرے باغ میں
پہنچے اسمیں ایک بڑا درخت ہے اور اسکے نیچے ایک بوڑھا آدمی اور بچے بیٹھے ہیں اور اس درخت کے قریب
ایک اور شخص بیٹھا ہوا ہے اور اسکے سامنے آگ جل رہی ہے اور اسکو دھونک رہا ہے پھر وہ دونوں
مجھکو چڑھا کر درخت کے اوپر لیگئے اور ایک گھر درخت کے نیچے نہایت عمدہ بنا ہوا تھا اسمیں
لیگئے میں نے ایسا گھر کبھی نہیں دیکھا اسمیں مرد بوڑھے جوان عورتیں اور بچے بہت تھے پھر انہوں نے
لاکر اور اوپر لیگئے وہاں ایک گھر پہلے گھر سے بھی عمدہ تھا اس میں لیگئے اس میں بوڑھے اور جوان
تھے میں نے ان دونوں شخصوں سے کہا کہ تم نے مجھکو تمام رات پھرایا اب بتاؤ کہ یہ سب کیا ہے
انھوں نے کہا کہ وہ شخص جو تم نے دیکھا تھا اسکے کلے چیرے جاتے تھے وہ شخص جھوٹا ہے کہ جھوٹی باتیں
کہا کرتا تھا اور وہ باتیں تمام جہان میں مشہور ہو جاتی تھیں اسکے ساتھ قیامت تک یونہی کرتے
رہینگے اور جس کا سر پھوڑتے ہوئے دیکھا وہ شخص ہے کہ اللہ تعالی نے اسکو علم قرآن دیا رات کو
اس سے غافل ہو کر سو رہا اور دن کو اس پر عمل نہ کیا قیامت تک اسکے ساتھ یہی معاملہ رہیگا
اور جنکو تم نے آگ کے غار میں دیکھا وہ زنا کرنیوالے لوگ ہیں اور درخت کے نیچے جو بوڑھے شخص تھے
وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے اردگرد جو بچے تھے وہ لوگوں کی نابالغ اولاد ہے
اور جو آگ دھونک رہا تھا وہ مالک داروغہ دوزخ کا ہے اور پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے
وہ عام مسلمانوں کا ہے اور یہ دوسرا گھر شہیدوں کا ہے اور میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل

ہیں۔ پھر بولے سر اوپر اٹھاؤ میں نے سر اٹھایا تو میرے اوپر ایک سفید بادل نظر آیا بولے
کہ یہ تمہارا گھر ہے میں نے کہا مجھ کو چھوڑ دیں اپنے گھر میں داخل ہوں بولے ابھی تمہاری عمر
باقی ہے پوری نہیں ہوئی اگر پوری ہو چکی ہوتی تو ابھی چلے جاتے **فائدہ** جاننا چاہیے کہ
انبیا کا خواب وحی ہوتا ہے۔ یہ تمام واقعے سچے ہیں اس حدیث سے کئی چیزوں کا حال معلوم ہوا
اوّل تو جھوٹ کا کہ کیسی سخت سزا ہے دوسرے عالم بے عمل کا تیسرے زنا کا چوتھے سود کا
خدا سب مسلمانوں کو ان کاموں سے محفوظ رکھے۔

عقیدوں کا بیان

عقیدہ ۱ تمام عالم بالکل ناپید تھا پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے موجود ہوا **عقیدہ** ۲
اللہ ایک ہے وہ کسی کا محتاج نہیں نہ اس نے کسی کو جنا ہے نہ وہ کسی سے جنا گیا نہ اسکی کوئی بی بی
ہے کوئی اس کے مقابل نہیں **عقیدہ** ۳ وہ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہیگا **عقیدہ** ۴ کوئی چیز اسکے
مثل نہیں وہ سب سے نرالا ہے **عقیدہ** ۵ وہ زندہ ہے ہر چیز پر اسکو قدرت ہے کوئی چیز اسکے علم سے باہر
نہیں وہ سب کچھ دیکھتا ہے سنتا ہے کلام فرماتا ہے لیکن اسکا کلام ہم لوگوں کے کلام کی طرح نہیں
جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اسکو روک ٹوک کرنیوالا نہیں وہی پوجنے کے قابل ہے اسکا کوئی ساجھی
نہیں اپنے بندوں پر مہربان ہے بادشاہ ہے سب عیبوں سے پاک ہے وہی اپنے بندوں کو سب
آفتوں سے بچاتا ہے وہی عزت والا ہے بڑائی والا ہے ساری چیزوں کو پیدا کرنیوالا ہے
اسکا کوئی پیدا کرنیوالا نہیں گناہوں کا بخشنے والا ہے زبردست ہے بہت دینے والا ہے روزی
پہنچانیوالا ہے جسکی روزی چاہے تنگ کردے اور جسکی چاہے زیادہ کرے جسکو چاہے بلند کردے جسکو
چاہے عزت دے جسکو چاہے ذلت دے۔ انصاف والا ہے بڑے تحمل اور برداشت والا ہے خدمت اور
عبادت کی قدر کرنیوالا ہے دعا کو قبول کرنیوالا ہے سمائی والا ہے وہ سب پر حاکم ہے اسپر کوئی
حاکم نہیں اسکا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں وہ سب کا کام بنانیوالا ہے اسی نے سبکو پیدا کیا ہے وہی
قیامت میں پھر پیدا کریگا وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے اسکو نشانیوں اور صفتوں سے سب
جانتے ہیں اسکی ذات کی باریکیوں کو کوئی نہیں جان سکتا گنہگاروں کی توبہ کو قبول کرتا ہے جو سزا

کے قابل ہیں انکو سزا دیتا ہے وہی ہدایت کرتا ہے جہاں میں جو کچھ ہوتا ہے اسی کے حکم سے ہوتا ہے
بے اسکے حکم کے ذرہ نہیں ہلتا نہ وہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہے وہ تمام عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں
وہی چیزوں کو تھامے ہوئے ہے اسی طرح تمام اچھی اور کمال کی صفتیں اسکو حاصل ہیں اور بڑائی اور
نقصان کی صفت اس میں نہیں نہ اسمیں کوئی عیب ہے عقیدہ اس کی سب صفتیں ہمیشہ سے
ہیں اور ہمیشہ رہینگی اور اسکی کوئی صفت کبھی نہیں جا سکتی عقیدہ مخلوق کی صفتوں سے
وہ پاک ہے اور قرآن و حدیث میں بعض جگہ جو ایسی باتوں کی خبر دیگئی ہے انکے معانی اللہ کے
حوالے کریں کہ وہی اسکی حقیقت جانتا ہے اور یقین کرتے ہیں کہ جو کچھ اسکا مطلب ہے ٹھیک اور
حق ہے یہی بات بہتر یا اسکے کچھ معنی لگالیں جس سے وہ سمجھ میں آجائے عقیدہ عالم میں جو کچھ برا
بھلا ہوتا ہے سب کو خدا تعالی اسکے ہونے سے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اپنے جاننے کے موافق اسکو
پیدا کرتا ہے تقدیر اسی کا نام ہے اور بری چیزوں کے پیدا کرنے میں بہت سے بھید ہیں جنکو ہر ایک نہیں
جانتا عقیدہ بندوں کو اللہ تعالی نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے
اختیار سے کرتے ہیں مگر بندوں کو کسی کام کے کرنے کی قدرت پیدا نہیں ہے۔ گناہ کے کام سے اللہ
میاں ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں عقیدہ اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو ایسے کام کا حکم
نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہوسکے عقیدہ بہت سے پیغمبر اللہ تعالی کے بھیجے ہوئے بندوں کو
سیدھا راہ بتانے آئے وہ سب گناہوں سے پاک ہیں گنتی انکی پوری طرح خدا تعالی ہی کو معلوم ہے انکی
سچائی بتانے کو اللہ تعالی نے انکے ہاتھوں ایسی نئی اور مشکل باتیں ظاہر کیں جو اور لوگ نہیں کرسکتے
ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں انمیں سب سے پہلے آدم علیہ السلام تھے اور سب کے بعد محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور باقی درمیان میں ہوئے انمیں بعضے بہت مشہور ہیں جیسے حضرت نوح
علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام اسمٰعیل علیہ السلام یعقوب علیہ السلام یوسف علیہ السلام داؤد علیہ السلام
سلیمان علیہ السلام ایوب علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام ہارون علیہ السلام ذکریا علیہ السلام یحیی علیہ السلام
عیسیٰ علیہ السلام الیاس علیہ السلام الیسع علیہ السلام یونس علیہ السلام لوط علیہ السلام ادریس علیہ السلام
ذوالکفل علیہ السلام ہود علیہ السلام صالح علیہ السلام شعیب علیہ السلام عقیدہ سب پیغمبروں

کی گنتی اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتائی اسلئے یُوں عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے جتنے بھی پیغمبر ہیں اِن سب پر ایمان لائے جو ہم کو معلوم ہیں انپر بھی اور جو ہم کو معلوم نہیں اُن پر بھی عقیدہ پیغمبروں میں بعضوں کا مرتبہ بعضوں سے بڑا ہے سب سے زیادہ مرتبہ ہمارے پیغمبر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور آپکے بعد کوئی نیا پیغمبر نہیں آسکتا قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہونگے آپ اُن سب کے پیغمبر ہیں عقیدہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکہ سے بیت المقدس میں اور وہاں سے ساتوں آسمان پر اور وہاں سے جہانتک اللہ کو منظور ہوا پہنچایا اور پھر مکہ میں پہنچادیا اسکو معراج کہتے ہیں عقیدہ اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات کو نور سے پیدا کرکے اُنکو ہماری نظروں سے چھپادیا ہے انکو فرشتہ کہتا ہے بہت سے کام اِنکے حوالے ہیں وہ کبھی کوئی کام اللہ کے حکم کے خلاف نہیں کرتے ہیں جس کام میں لگادیا ہے اسی میں لگے ہوئے ہیں اِن میں چار فرشتے بھی بہت مشہور ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت میکائیل علیہ السلام حضرت اسرافیل علیہ السلام حضرت عزرائیل علیہ السلام۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق آگ سے بنائی ہے وہ بھی ہمکو دکھائی نہیں دیتی اُنکو جن کہتے ہیں اُن میں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں اُنکے اولاد بھی ہوتی ہے انمیں سب سے زیادہ مشہور جن ابلیس یعنی شیطان ہے عقیدہ مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے اور دُنیا سے محبت نہیں کرتا اور پیغمبر علیہ السلام کی ہر طرح تابعداری کرتا ہے تو اللہ کا دوست اور پیارا ہوجاتا ہے ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں اس شخص سے بھی ایسی باتیں ہونے لگتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہوسکتی ہیں ان باتوں کو کرامت کہتے ہیں عقیدہ ولی کتنے ہی بڑے درجے کو پہنچ جائے مگر نبی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا عقیدہ خدا کا کیسا ہی پیارا ہوجائے مگر جب تک ہوش و حواس باقی ہوں شرع کا پابند رہنا فرض ہے نماز روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی اور جو گناہ کی باتیں ہیں وہ اسکے لئے معاف نہیں ہوجاتیں عقیدہ جو شخص شریعت کے خلاف ہو وہ خدا کا دوست نہیں ہوتا اگر اسکے ہاتھ سے کوئی اچنبھے کی بات دکھائی دے یا تو وہ جادو ہے یا نفسانی یا

شیطانی دھندا ہے اس سے عقیدت نہ رکھنا چاہیئے عقیدہ ۱۰ ولی لوگوں کو بعض بھید کی باتیں سوتے یا جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں اسکو کشف اور الہام کہتے ہیں اگر وہ شرع کے موافق ہے تو قبول کرو اور اگر شرع کے خلاف ہے تو وہ ہے عقیدہ ۱۱ اللہ و رسول نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بندوں کو بتا دیں اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں ایسی نئی بات کو بدعت کہتے ہیں عقیدہ ۱۲ اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرئیل علیہ السلام کی معرفت بہت سی پیغمبروں پر اتاریں تاکہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں سنائیں ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی زبور حضرت داؤد علیہ السلام کو انجیل عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن مجید ہمارے پیغمبر محمد مصطفےٰ علیہ وسلم کو اور قرآن مجید آخری کتاب ہے اب کوئی کتاب آسمان سے نہ آئیگی قیامت تک قرآن مجید کا ہی حکم چلتا رہے گا۔ دوسری کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا مگر قرآن مجید کی نگہبانی کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے اسکو کوئی نہیں بدل سکتا عقیدہ ۱۳ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جن مسلمانوں نے دیکھا ہے انکو صحابی کہتے ہیں انکی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں ان سب سے محبت اور اچھا گمان رکھنا چاہیئے اگر انکے آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا سننے میں آئے تو اسکو بھول چوک سمجھے انکی کوئی برائی نہ کرے ان میں سب سے بڑے چار صحابی ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ پیغمبر صاحب کے بعد انکی جگہ بیٹھے اور دین کا بندوبست کیا اس لیئے یہ اوّل خلیفہ کہلاتے ہیں تمام امت میں یہ سب سے بہتر ہیں ان سے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دوسرے خلیفہ ہیں ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ تیسرے خلیفہ ہیں انکے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ چوتھے خلیفہ ہیں عقیدہ ۱۴ صحابی کا اتنا بڑا رتبہ ہے کہ بڑے سے بڑا ولی بھی ادنیٰ درجہ کے صحابی کے برابر مرتبہ میں نہیں پہنچ سکتا عقیدہ ۱۵ پیغمبر صاحب کی اولاد اور بیبیاں سب تعظیم کے لائق ہیں اور اولاد میں سب سے بڑا رتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے اور بیبیوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے عقیدہ ۱۶ ایمان جب

درست ہوتا ہے کہ جب اللہ رسول کو سب باتوں میں اچھا سمجھے اور ان سب کو مان لے اللہ رسول کی کسی بات میں شک کرنا یا اس کو جھٹلانا یا اسمیں عیب نکالنا یا اسکے ساتھ مذاق اُڑانا ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے **عقیدہ** قرآن و حدیث کے کھلے کھلے مطلب کو نہ ماننا اور اینچ پینچ کر کے اپنے مطلب بنانے کو معنی گھڑنا بد دینی کی بات ہے **عقیدہ** گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے **عقیدہ** گناہ چاہے کتنا بڑا ہو جب تک اسکو بُرا سمجھتا رہیگا ایمان نہیں جاتا البتہ کمزور ہو جاتا ہے کیونکہ اس سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو جھٹلایا **عقیدہ** اللہ تعالیٰ سے نڈر ہو جانا کفر **عقیدہ** کسی سے غیب کی باتیں پوچھنا اور اسکا یقین کر لینا کفر ہے **عقیدہ** غیب کا حال سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا اللہ نبیوں کو وحی سے اور ولیوں کو کشف اور الہام سے اور عام لوگوں کو نشانیوں سے بعضی باتیں معلوم ہو جاتی ہیں **عقیدہ** کسی کا نام لیکر کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہے ہاں یوں کہہ سکتے ہیں ظالموں پر لعنت جھوٹوں پر لعنت مگر جنکا نام لیکر رسول نے لعنت کی ہے یا ان کے کافر ہونیکی خبر دی ہے انکو کافر ملعون کہنا گناہ نہیں **عقیدہ** جب آدمی مرجاتا ہے اگر گاڑا جائے تو گاڑنے کے بعد اور اگر نہ گاڑا جاوے تو جس حال میں ہو اسکے پاس دو فرشتے جن میں سے ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہیں آکر پوچھتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے تیرا دین کیا ہے حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں اگر مُردہ ایماندار ہو تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے پھر اسکے لیے سب طرح کی چین ہے جنت کی طرف کی کھڑکی کھول دیتے ہیں جس سے ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے اور وہ مزے میں پڑکر سو رہتا ہے اور اگر مردہ ایماندار نہ ہو تو وہ سب باتوں میں یہی کہتا ہے کہ مجھے کچھ خبر نہیں پھر اس پر بڑی سختی اور عذاب قیامت تک ہوتا رہتا ہے اور بعضوں کو اللہ تعالیٰ اس امتحان سے معاف کر دیتا ہے مگر سب مردہ کو معلوم ہوتی ہیں تم لوگ نہیں دیکھتے جیسے سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے اور جاگتا آدمی اس کے پاس بے خبر بیٹھا رہتا ہے **عقیدہ** مرنیکے بعد ہر دن صبح اور شام کے وقت مُردے کا جو ٹھکانا ہے

دکھلا دیا جاتا ہے جنتی کو جنت دکھلا کر خوشخبری دیتے ہیں اور دوزخی کو دوزخ دکھلا کر اور حسرت
بڑھاتے ہیں عقیدہ مُردے کیلئے دعا کرنے سے کچھ خیرات دیکر بخشنے سے اس کو ثواب پہنچتا ہے
اور اُسکو اس سے بڑا فائدہ ہوتا ہے عقیدہ اللہ تعالیٰ اور رسول نے جتنی نشانیاں قیامت
کی بتائی ہیں سب ضرور ہونی ہیں۔ امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہونگے اور خوب انصاف سے بادشاہی
کرینگے۔ کانا دجّال نکلے گا اور دُنیا میں بہت فساد مچاویگا اُسکے مار ڈالنے کے واسطے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُترینگے اور اُسکو مار ڈالینگے یاجوج ماجوج دو بڑے زبردست
لوگ ہیں وہ تمام زمین پر پھیل پڑینگے اور بڑا اودھم مچائینگے اور پھر خدا کے قہر سے ہلاک ہونگے
ایک عجیب قسم کا جانور زمین سے نکلے گا اور آدمیوں سے باتیں کریگا۔ اور مغرب کی طرف
سے آفتاب نکلے گا قرآن شریف اُٹھ جائینگے اور تھوڑے دنوں میں سارے مسلمان مرجائینگے
اور تمام دُنیا کافروں سے بھر جائے گی اور اس کے سوا اور بہت سی باتیں ہونگی عقیدہ
جب ساری نشانیاں پوری ہو جائینگی تو قیامت کا سامان شروع ہوگا حضرت اسرافیل علیہ السلام
خدا کے حکم سے صور پھونکیں گے یہ صور ایک بہت بڑی چیز سینگ کی شکل ہے اس صور کے پھونکنے
سے تمام زمین اور آسمان پھٹ کر ٹکڑے ہو جائینگے تمام مخلوقات مرجائینگی عقیدہ پھر جب
اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ تمام عالم پھر پیدا ہو جائے تو دوسری بار پھر صور پھونکا جائیگا
اس سے پھر سارا عالم پیدا ہو جائے گا مردے زندہ ہو جائینگے اور قیامت کے میدان میں
سب اکٹھے ہونگے اور وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جائینگے
آخر ہمارے پیغمبر صاحب سفارش کرینگے ترازو کھڑی کیجائیگی بھلے بُرے اعمال تولے جائینگے ان
کا حساب ہوگا بعض بے حساب جنت میں جائینگے نیکیوں کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں
اور بدی کا بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کو حوض کوثر کا
پانی پلائینگے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ پل صراط پر چلنا ہوگا
جو نیک لوگ ہیں وہ اس سے پار ہو کر بہشت میں پہنچ جائینگے جو بد ہیں وہ اس سے گر کر
دوزخ میں جا پڑینگے عقیدہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے اُس میں سانپ بچھو اور طرح طرح کے عذاب ہیں

دوزخیوں میں سے جنمیں ذرا بھی ایمان ہوگا وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور بزرگوں کی سفارش سے جنت میں داخل ہونگے خواہ وہ کتنے ہی بڑے گنہگار ہوں اور جو کافر و مشرک ہیں وہ ہمیشہ اس میں پڑے رہینگے اور انکو موت بھی نہ آئیگی عقیدہ بہشت بھی پیدا ہوچکی ہے اور اسمیں طرح طرح کے چین اور نعمتیں ہیں بہشتیوں کو کسیطرح کا ڈر اور غم نہ ہوگا اور اسمیں ہمیشہ رہینگے نہ اس سے نکلینگے اور نہ وہاں مرینگے عقیدہ اللہ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دیدے یا بڑے سے بڑے گناہ کو اپنی مہربانی سے معاف کردے اور اسپر بالکل سزا نہ دے عقیدہ جن لوگوں کا نام لیکر اللہ و رسول نے انکا بہشتی ہونا بتلادیا ہے انکے سوا اور کسی کے بہشتی ہونیکا حکم نہیں لگا سکتے۔ البتہ اچھی نشانیاں دیکھکر اچھا گمان رکھنا اور اسکی رحمت سے امید رکھنا ضروری ہے عقیدہ بہشت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جو بہشتیوں کو نصیب ہوگا اسکی لذت میں تمام نعمتیں ہیچ معلوم ہونگی عقیدہ دنیا میں جاگتے ہوئے اللہ کو ان آنکھوں سے کسی نے نہیں دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے عقیدہ عمر بھر کوئی کیسا ہی بھلا برا ہو مگر جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے اسی کے موافق اسکو اچھا یا برا بدلہ ملتا ہے عقیدہ آدمی عمر بھر میں جب کبھی کسی قسم کی توبہ کرے یا مسلمان ہو اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہے البتہ مرتے وقت جب دم ٹوٹنے لگے اور عذاب کے فرشتے دکھائی دینے لگیں اسوقت نہ توبہ قبول ہوتی ہے نہ ایمان۔

فصل

اس کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعضے برے عقیدے اور بری رسمیں اور بعضے بڑے بڑے گناہ جو اکثر ہوتے رہتے ہیں جن سے ایمان میں نقص آجاتا ہے بیان کردیئے جائیں تاکہ لوگ ان سے بچتے رہیں ان میں بعضے بالکل کفر اور شرک ہیں اور بعضے بدعت و گمراہی اور بعضے فقط گناہ غرض سب سے بچنا ضروری ہے پھر جب ان ضروری کا بیان ہوچکیگا تو ہم کے گناہوں سے جو دنیا کا نقصان ہوتا ہے اور طاعت سے جو دنیا کا نفع ہوتا ہے کچھ تھوڑا سا اس کو بیان کرینگے کیونکہ دنیا کے نفع و نقصان کا لوگ زیادہ خیال کرتے ہیں شاید اسی خیال سے کچھ نیک کام کی توفیق اور گناہ سے پرہیز ہو۔

کفر اور شرک کی باتوں کا بیان

کفر کو پسند کرنا کفر کی باتوں کو اچھا جاننا کسی دوسرے سے کوئی کفر کی بات کرانا کسی وجہ سے ا
پر پشیمان ہونا کہ اگر مسلمان نہ ہوتے تو فلانی بات حاصل ہو جاتی اولاد وغیرہ کسی کے مر جانے
پر رنج میں اس قسم کی باتیں کہنا خدا کو بس اسی کا مارنا تھا دنیا بھر میں مارنے کیلئے
تھا خدا کو ایسا نہ کہنا چاہیے۔ ایسا ظلم کوئی نہیں کرتا جیسا تو نے کیا خدا و ر
اسمیں عیب نکالنا کسی نبی یا فرشتے کی حقارت کرنا انکو عیب لگانا کسی بزرگ یا پیر کے سا
عقیدہ رکھنا کہ ہمارے سب حال کی اس کو ہر وقت ضرور خبر رہتی ہے نجومی پنڈت یا
جن چڑھا ہو اس سے غیب کی خبریں پوچھنا یا فال کھلوانا پھر اس کو سچ جاننا کسی بزرگ کے کلا
فال دیکھ کر اسکو یقینی سمجھنا کسی سے مرادیں مانگنا روزی اور اولاد مانگنا کسی کے نام کا روزہ ر
کسیکو سجدہ کرنا کسی کے نام کا جانور چھوڑنا چڑھاوا چڑھانا کسی کے نام کی منت ماننا کسی کی قبر یا
مکان کا طواف کرنا خدا کے حکم کے مقابلہ میں کسی دوسری بات یا رسم کو مقدم رکھنا کسی کے سامنے جھ
یا تصویر کی طرح کھڑا رہنا توپ پر بکرا چڑھانا کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا بچے کے
کو پوجنا کسی کی دہائی دینا کسی جگہ کا کعبے کے برابر ادب و تعظیم کرنا کسی کے نام پر بچے کے کان ناک چھ
بالی و بلاق پہنانا کسی کے نام کا بازو پر پیسہ باندھنا یا گلے میں ناڑا ڈالنا سہرا باندھنا چو
رکھنا۔ بدھی پہنانا فقیر بنانا۔ علی بخش حسین بخش۔ عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا کسی جانور پر کسی بز
کا نام لگا کر اسکا ادب کرنا عالم کے کاروبار کو ستاروں کی تاثیر سے سمجھنا اچھی بری تاریخ او
دن کا پوچھنا۔ شگون لینا۔ کسی مہینے یا تاریخ کو منحوس سمجھنا کسی بزرگ کا نام بطور وظیفہ
جپنا یوں کہنا کہ خدا و رسول چاہے گا تو فلاں کام ہو جاویگا کسی کے نام یا سر کی قسم کھا
رکھنا خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کیلئے رکھنا اور اس کی تعظیم کرنا کعبہ کی یا
کی قسم کھانا یہ بھی بڑا گناہ ہے۔

بدعتوں اور بری رسموں اور بری عادتوں کا بیان

قبروں پر دھوم دھام سے میلہ کرنا۔ بتی جلانا عورتوں کا وہاں جانا چادریں چڑھانا پختہ

نا بزرگوں کے راضی کرنیکو قبروں کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا تعزیہ یا قبر کو چومنا چاٹنا خاک ملنا
ف سجدہ کرنا قبروں کی طرف نماز پڑھنا مٹھائی چاول گلگلے وغیرہ چڑھانا تعزیہ علم وغیرہ
منا اس پر حلوہ مالیدہ چڑھانا یا اسکو سلام کرنا کسی چیز کو اچھوتی سمجھنا محرم کے مہینے میں
ن نہ کھانا مہندی مسّی نہ لگانا مردے کے پاس رہنا لال کپڑا نہ پہننا بی بی کی صحنک مردوں کو نہ
انے دینا تیجا چالیسواں وغیرہ کو ضروری سمجھ کر کرنا باوجود ضرورت کے عورت کے دوسرے
اح کو معیوب سمجھنا۔ نکاح۔ ختنہ۔ بسم اللہ وغیرہ میں اگر وسعت نہ ہو ساری خاندانی رسمیں
خصوصاً قرض۔ دام لیکر ناچ رنگ وغیرہ کرنا دیوالی ہولی کی رسمیں کرنا سلام کی جگہ بندگی
یرہ کرنا صرف سر پر ہاتھ رکھکر جھک جانا دیور جیٹھ پھوپی زاد بھائی کے سامنے بے حجابا آنا یا
ی اور نامحرم کے سامنے آنا گھڑا دریا سے گاتے بجاتے لانا راگ باجا گانا سننا ڈومنیوں وغیرہ
بچانا اور دیکھنا اسپر خوش ہو کر انکو انعام دینا۔ نسب پر فخر کرنا یا کسی بزرگ سے ہونے کو نجات
لئے کافی سمجھنا حد سے زیادہ کسی کی تعریف کرنا شادیوں میں فضول خرچی اور خرافات باتیں کرنا
ہندوؤں کی رسمیں کرنا۔ دولہا کو خلاف شرع پوشاک پہنانا۔ کنگنا سہرا باندھنا مہندی لگانا
آتشبازی ٹٹیوں وغیرہ کا سامان کرنا فضول آرائش کرنا گھر کے اندر عورتوں کے درمیان دولہا
نا اور سامنے آجانا۔ تاک جھانک کر اسکو دیکھنا۔ سیانی سمجھدار سالیوں وغیرہ کا سامنے آنا
ے ہنسی دل لگی کرنا۔ چوتھی کھیلنا جس جگہ دولہا دولہن لیٹے ہوں اسکے گرد جمع ہو کر باتیں
تا جھانکنا تاکنا اگر کوئی بات معلوم ہو جائے تو اس سے اوروں سے کہنا مانجھے بٹھانا اور ریا
م کرنا جس سے نمازیں قضا ہو جائیں۔ شیخی سے مہر زیادہ مقرر کرنا غمی میں چلا کر رونا منہ
پیٹنا بلبلا کر کے رونا استعمالی گھڑے توڑ ڈالنا جو جو کپڑے اسکے بدن سے لگے ہوں سب کا
دھونا برس روز تک یا کچھ کم زیادہ اس گھر میں اچار نہ پڑنا کوئی خوشی کی تقریب نہ کرنا مخصوص
ینوں میں پھر غم کا تازہ کرنا حد سے زیادہ زیب زینت میں مشغول ہونا سادی وضع کو حقیر
نا گھر میں لتے پردے لگانا خاصدان عطردان سرمہ دانی سلائی وغیرہ چاندی سونے کی استعمال
ا۔ بہت باریک کپڑا پہننا یا بجتا زیور پہننا۔ لہنگا پہننا مردوں کے مجمع میں جانا خصوصاً تعزیہ

دیکھنے اور میلوں میں جانا اور مردوں کی وضع اختیار کرنا ابٹن لگوانا۔ جدائی رات کرنا۔ ٹوٹکہ کر
محض زیب زینت کیلئے دیوار گیری چھت گیری لگانا۔ سفر کو جاتے وقت یا لوٹتے وقت غیر محرم
کے گلے لگنا۔ جینے کیلئے لڑکے کے کان یا ناک چھیدنا۔ لڑکے کو بالا یا بلاق پہنانا۔ ریشمی یا کسم
یا زعفران کا رنگا ہوا یا ہنسلی یا گھونگرو یا اور کوئی زیور پہنانا۔ کم رونے کیلئے افیون کھلانا
کسی بیماری میں شیر کا دودھ یا اسکا گوشت کھلانا اس قسم کی اور بہت سی باتیں ہیں بطور
نمونہ کے اتنی بیان کردی گئی ہیں۔

بعضے بڑے گناہوں کا بیان جن پر بہت سختی آئی ہے

خدا سے شرک کرنا ناحق خون کرنا وہ عورتیں جنکے اولاد نہیں ہوتی کسی کی جلن میں بعضے
ٹوٹکے کرتی ہیں کہ یہ بچہ مر جائے اور ہمارے اولاد ہو یہ بھی اسی خون میں داخل ہے۔ ماں
کو ستانا زنا کرنا یتیموں کا مال کھانا جیسے اکثر عورتیں خاوند کے تمام مال دبا کر
چھوٹے بچوں کا حصہ اڑاتی ہیں۔ لڑکیوں کو حصہ میراث نہ دینا۔ کسی عورت کو زنا کے شبہ
کی تہمت لگانا کسیکو اسکے پیچھے بدی سے یاد کرنا خدا کی رحمت سے ناامید ہونا وعدہ
کرنا امانت میں خیانت کرنا خدا کو کوئی فرض مثل نماز روزہ حج زکوٰۃ چھوڑ دینا قرآن
بھلا دینا جھوٹ بولنا خصوصاً جھوٹی قسم کھانا خدا کے سوا اور کسی کی قسم کھانا یا اس
کھانا کہ مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو ایمان پر خاتمہ نہ ہو۔ خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا
قضا کر دینا کسی مسلمان کو کافر یا بے ایمان یا خدا کی مار خدا کی پھٹکار خدا کا دشمن وغیرہ کہنا کسی کی گلہ
سننا چوری کرنا بیاج کی کمائی سے خوش ہونا مول چکا کر پیچھے زبردستی سے کم دینا غیر محرم کے پاس تنہا
بیٹھنا۔ جوا کھیلنا بعض لڑکے اور لڑکیاں بدبد کے گٹے یا اور کوئی کھیل کھیلتی ہیں یہ
بھی جوا ہے کافروں کی رسمیں پسند کرنا کھانے کو برا کہنا ناچ دیکھنا راگ یا باجہ سننا قدرت ہوتے
نہ کرنا کسی سے مسخرا پن کرکے بے حرمت اور شرمندہ کرنا۔ کسی کا عیب نکالنا۔

گناہوں سے بعضے دنیا کے نقصانوں کا بیان

علم سے محروم رہنا۔ روزی کم ہو جانا۔ خدا کی یاد سے وحشت ہونا آدمیوں سے وحشت ہونا

اٹھانا سکر نیک آدمیوں سے اکثر کاموں میں مشکل پڑ جانا دل میں صفائی نہ رہنا دلمیں اور بعض دفعہ
تمام بدن میں کمزوری ہو جانا طاعت سے محروم رہنا عمر گھٹ جانا توبہ کی توفیق نہ ہونا کچھ
دنوں میں گناہ کی برائی دل سے جاتی رہنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہونا دوسری مخلوق
کو اس کا نقصان پہنچانا اور اسوجہ سے اس پر لعنت کرنا۔ عقل میں فتور ہو جانا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس پر لعنت ہونا فرشتوں کی دعا سے محروم رہنا پیداوار میں
کمی ہونا شرم و غیرت کا جاتا رہنا اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اسکے دل سے نکل جانا نعمتوں کا چھن
جانا۔ بلاؤں کا ہجوم ہونا۔ اس پر شیطانوں کا مقرر ہونا دل کا پریشان رہنا مرتے وقت منہ سے
کلمہ نہ نکلنا۔ خدا کی رحمت سے مایوس ہونا اور اس وجہ سے بے توبہ مر جانا۔

عبادت سے بعضے دنیا کے فائدوں کا بیان

روزی بڑھنا طرح طرح کی برکت ہونا تکلیف اور پریشانی دور ہونا مرادوں کے پورے ہونے میں
آسانی ہونا لطف کی زندگی ہونا۔ بارش ہونا ہر قسم کی بلا کا ٹل جانا۔ اللہ تعالیٰ کا مہربان اور
مددگار رہنا فرشتوں کو حکم ہوتا کہ اسکا دل مضبوط رکھو عزت و آبرو ملنا مرتبے بلند ہونا
سب کے دلوں میں اسکی محبت ہونا دن بدن نعمت میں ترقی ہونا مال بڑھنا۔ دلمیں راحت اور
تسلی رہنا آئندہ نسل میں یہ نفع پہنچنا زندگی میں غیبی بشارتیں نصیب ہونا مرتے وقت فرشتوں
کا خوشخبری سنانا مبارکباد ہوتا عمر بڑھ جانا افلاس اور فاقہ سے بچا رہنا تھوڑی چیز میں زیادہ
برکت ہونا۔ اللہ تعالیٰ کا غصہ جاتا رہنا۔

وضو کا بیان

وضو کرنیوالے کو چاہیئے کہ وضو کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے کسی اونچی جگہ بیٹھے کہ چھینٹیں اڑ کر
اوپر نہ پڑیں اور وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ کہے اور سب سے پہلے تین دفعہ گٹوں تک ہاتھ
دھونا پھر تین دفعہ کلی کرے اور مسواک کرے۔ اگر مسواک نہ ہو تو کسی موٹے کپڑے یا صرف
انگلی سے اپنے دانت صاف کر لے کہ سب میل کچیل جاتا رہے اور اگر روزہ دار نہ ہو تو غرارہ کر
لے کہ شاید کچھ پانی حلق میں چلا جاوے پھر تین بار ناک میں پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف

بھرے لیکن جسکا رعنہ ہو تو وہ جتنی دور تک نرم گوشت ہے اس پر اور پانی نہ پہنچے پھر تین
منھ دھوئے سر کے بالوں سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک اور اس کان کی لو سے اس کان کی لو تک
جگہ پانی بہہ جائے دونوں ابروؤں کے نیچے بھی پانی پہنچ جائے کہیں سوکھا نہ رہے پھر تین بار
ہاتھ کہنی سمیت دھوئے پھر بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین دفعہ دھوئے اور ایک ہاتھ
کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر خلال کرے اور انگوٹھی چھلا چوڑی جو کچھ ہاتھ
ہلا لیوے کہ کہیں سوکھا نہ رہ جاوے پھر ایک مرتبہ سارے سر کا مسح کرے اندر کی طرف کان کا
انگلی سے اور کان کے اوپر کی طرف کا انگوٹھے سے مسح کرے لیکن گلے کا مسح نہ کرے بلکہ یہ
منع ہے۔ کان کے مسح کیلئے نیا پانی لینے کی ضرورت نہیں ہے سر کے مسح سے جو بچا ہوا پانی
میں لگا ہے وہی کافی ہے اور تین بار داہنا پاؤں ٹخنے سمیت دھووے پھر بایاں پاؤں
سمیت تین دفعہ دھووے اور بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے پیر کی انگلیوں کا خلال کرے پیر کی
داہنی چھنگلی سے شروع کرے اور بائیں چھنگلی پر ختم کرے۔ یہ وضو کرنیکا طریقہ ہے لیکن
بعضی چیزیں ایسی ہیں کہ اگر اس میں سے ایک چھوٹ جاوے یا کمی رہ جاوے تو وضو نہیں
ہوتا جیسے پہلے بے وضو تھی اب بھی بے وضو رہیگی ایسی چیزوں کو فرض کہتے ہیں اور بعضی باتیں
ایسی ہیں کہ انکے چھوٹ جانے سے وضو تو ہو جاتا ہے لیکن ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے
اور شریعت میں اُن کے کرنے کی تاکید بھی آئی ہے سو اگر کوئی اکثر چھوڑ دیا کرے تو گناہ
ایسی چیزوں کو سنت کہتے ہیں اور بعضی چیزیں ایسی ہیں کہ کرنے سے ثواب ملتا ہے اور نہ کرنے سے
نہیں ہوتا اور شرع میں انکے کرنے کی تاکید بھی نہیں ہے ایسی باتوں کو مستحب
مسئلہ وضو میں فرض فقط چار چیزیں ہیں ایک مرتبہ سارا منھ دھونا ایک ایک دفعہ کہنیوں
سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔ ایک مرتبہ چوتھائی سر کا مسح کرنا ایک ایک دفعہ ٹخنوں سمیت
دونوں پاؤں دھونا بس فرض اتنا ہی ہے ان میں سے اگر ایک چیز بھی چھوٹ جاوے یا
جگہ بال برابر بھی سوکھی رہجائیگی تو وضو نہ ہوگا **مسئلہ** جب یہ چار عضو جن کا
دھل جاوینگے تو وضو ہو جاویگا چاہے وضو کا قصد ہو یا نہ ہو جیسے کوئی

بدن پر پانی بہا لیوے اور وضو نہ کرے یا حوض میں گر پڑے یا پانی برستے میں باہر کھڑی ہو جاوے اور وضو کے یہ اعضا دھل جاویں تو وضو ہو جاویگا لیکن ثواب وضو کا نہ ملیگا **مسئلہ** سنت یہی ہے کہ اسی طرح سے وضو کرے جس طرح ہم نے اوپر بیان کیا ہے اگر کوئی الٹا وضو کرے کہ پہلے پاؤں دھو ڈالے پھر مسح کرے۔ پھر دونوں ہاتھ دھوے پھر منھ دھو ڈالے یا اور کسی طرح الٹ پلٹ کر وضو کرے تو بھی وضو ہو جاتا ہے۔ لیکن سنت کے موافق وضو نہیں ہوتا اور گناہ کا خوف ہے **مسئلہ** ایک عضو کو دھو کر دوسرے عضو کو دھونے میں اتنی دیر نہ لگائیے کہ پہلا عضو سوکھ جاوے بلکہ اسکے سوکھنے سے پہلے پہلے دوسرا عضو دھو ڈالئے اگر پہلا عضو سوکھ گیا تب دوسرا عضو دھویا تو وضو ہو جائیگا لیکن یہ بات سنت کے خلاف ہے **مسئلہ** ہر عضو کے دھوتے وقت یہ بھی سنت ہے کہ اس پر ہاتھ بھی پھیر لیوے تاکہ کوئی جگہ سوکھی نہ رہے سب جگہ پانی پہنچ جائے **مسئلہ** وقت آنے سے پہلے ہی وضو کا سامان اور تیاری کرنا بہتر اور مستحب ہے **مسئلہ** جب تک کوئی مجبوری نہ ہو خود اپنے ہاتھ سے وضو کرے کسی اور سے پانی نہ ڈلوائے اور وضو کرتے میں دنیا کی کوئی بات چیت نہ کرے بلکہ ہر عضو کے دھوتے وقت بسم اللہ اور کلمہ پڑھا کرے اور پانی کتنا ہی فراغت کا کیوں نہ ہو جائے دریا کے کنارے پر ہو لیکن پانی تب بھی ضرورت سے زیادہ خرچ نہ کرے اور نہ پانی میں بہت کمی کرے کہ اچھی طرح دھونے میں دقت ہو نہ کسی عضو کو تین مرتبہ سے زیادہ دھوے اور نہ پھٹکار مار کر چھینٹے اڑا دے اور اپنے منھ اور آنکھوں کو بہت زور سے بند نہ کرے کہ یہ سب باتیں مکروہ اور منع ہیں اگر آنکھ یا منھ زور سے بند کیا اور پلک یا ہونٹ پر کچھ سوکھا رہ گیا یا آنکھ کے کوئے میں پانی نہیں پہنچا تو وضو نہ ہوا۔ **مسئلہ** انگوٹھی چھلے چوڑی کنگن وغیرہ ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی انکے نیچے پانی پہنچ جائے تب بھی ان کا ہلا لینا مستحب ہے اور اگر ایسے تنگ ہوں کہ بغیر ہلائے پانی نہ پہنچنے کا گمان ہو تو اس کو ہلا کر اچھی طرح پانی پہنچا دینا ضروری اور واجب ہے۔ نتھ کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر سوراخ ڈھیلا ہے اسوقت تو ہلانا مستحب ہے اور جب تنگ ہو کہ بے پھرائے

اور بلا یا پانی نہ پہنچیگا تو منھ دھوتے وقت گھما کر اور ہلا کر پانی اندر پہنچانا واجب
کے ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا اور اسکے نیچے پانی نہیں پہنچا تو وضو نہیں ہوا جب یاد آئے
اور آٹا دیکھے تو چھڑا کر پانی ڈال دے اور اگر پانی پہنچانے سے پہلے کوئی نماز پڑھلی تو اسکو
لوٹا دے اور پھر سے پڑھے مسئلہ کسی ماتھے پر افشاں چنی ہو اور اوپر سے پانی بہا لیوے
افشاں چھوٹنے پائے تو وضو نہیں ہوتا ماتھے کا سب گوند چھڑا کر منھ دھونا چاہیئے
مسئلہ جب وضو کر چکے تو سورہ انا انزلنا اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ
التَّوَّابِیْنَ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ
وَجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ہ تر
اے اللہ کر دے مجھکو توبہ کرنیوالوں میں سے اور کر دے مجھکو گناہوں سے پاک ہونیوالوں سے اور
کر دے مجھکو نیک بندوں میں سے اور کر دے مجھکو ان لوگوں میں سے جن کا دنوں ڈر اور
کچھ خوف نہیں۔ مسئلہ جب وضو کر چکے تو بہتر ہے کہ دو رکعت نماز پڑھے اس نماز کو جو
وضو کے بعد پڑھی جاتی ہے تحیۃ الوضو کہتے ہیں حدیث شریف میں اسکا بڑا ثواب آیا
مسئلہ اگر ایک دفعہ وضو کیا تھا پھر دوسرا وقت آگیا اور ابھی وضو لوٹا نہیں تو اسی
وضو سے نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر تازہ وضو کرے تو بہت ثواب ملتا ہے مسئلہ اگر ایک
وقت وضو کیا تھا ابھی وہ لوٹا نہیں تو جب تک اس وضو سے کوئی عبادت نہ کرے اس
وقت تک دوسرا وضو کرنا مکروہ اور منع ہے اگر نہاتے وقت کسی نے وضو کیا ہے تو اسی
وضو سے نماز پڑھنا چاہیئے بغیر اسکے ٹوٹے دوسرا وضو نہ کرے ہاں اگر کم سے کم دو ہی رکعت
نماز اس وضو سے پڑھ چکی ہو تو دوسرا وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ ثواب ہے مسئلہ کسی کے
ہاتھ پاؤں پھٹ گئے اور اسمیں موم روغن یا اور کوئی دوا بھر لی اور اسکے نکالنے سے ضرر ہو
تو اگر بے اسکے نکالے اوپر ہی اوپر پانی بہا دیا تو وضو درست ہے مسئلہ وضو کرتے وقت
ایڑی پر یا کسی اور جگہ پانی نہیں پہنچا اور جب پورا وضو ہو چکا تو معلوم ہوا کہ فلاں جگہ سوکھی
ہے تو وہاں پر فقط ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں ہے بلکہ پانی بہا دینا چاہیئے مسئلہ اگر ہاتھ

پاؤں وغیرہ میں کوئی پھوڑا ہے یا کوئی ایسی بیماری ہے کہ اس پر پانی ڈالنے سے نقصان ہوتا ہے تو
پانی نہ ڈالے وضو کرتے وقت صرف بھیگا ہاتھ پھیر لیوے اسکو مسح کہتے ہیں اور اگر یہ
بھی نقصان دہ ہو تو ہاتھ بھی نہ پھیرے اتنی جگہ چھوڑ دے مسئلہ اگر زخم پر پٹی بندھی ہو
اور پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنے سے نقصان ہو یا پٹی کھولنے باندھنے میں بڑی دقت اور
تکلیف ہو تو پٹی کے اوپر مسح کر لینا درست ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو پٹی پر مسح کرنا درست نہیں پٹی
کھول کر زخم پر مسح کرنا چاہیئے مسئلہ اگر پوری پٹی کے نیچے زخم نہیں ہے تو اگر پٹی کھول کر زخم کے
کو چھوڑ کر اور سب جگہ دھو سکے تو دھونا چاہیئے اور اگر پٹی نہ کھول سکے تو ساری پٹی پر مسح کر لیو
جہاں زخم ہے وہاں بھی اور جہاں زخم نہیں ہے وہاں بھی مسئلہ ہڈی کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے بانس
کی کھپچیاں رکھ کے کھپچی بنا کر باندھتے ہیں اسکا بھی یہی حکم ہے کہ جبتک کھپچی نہ کھلے اوپر ہاتھ پھیر لیا
کیے اور فصد کی پٹی کھول کر کپڑے کی گدی پر مسح کرے اور اگر کوئی کھولنے باندھنے والا نہ ملے تو
پٹی ہی پر مسح کیے مسئلہ کھپچی اور پٹی وغیرہ میں بہتر تو یہ ہے کہ ساری کھپچی پر مسح کیا اور اگر ساری
پر نہ کرے بلکہ آدھی سے زائد پر کرے تو بھی جائز ہے اگر فقط آدھی یا آدھی سے کم پر کیے تو جائز نہیں
مسئلہ اگر کھپچی یا پٹی کھل کر گر پڑے اور زخم ابھی اچھا نہیں ہو تو پھر باندھ لیوے اور وہی پہلا
مسح باقی ہے پھر مسح کرنیکی ضرورت نہیں ہے اور اگر زخم اچھا ہو گیا کہ اب باندھنے کی ضرورت
نہیں ہے تو مسح ٹوٹ گیا اب اتنی جگہ دھو کر نماز پڑھے وضو دہرانا ضروری نہیں۔

وضو توڑنیوالی چیزوں کا بیان

مسئلہ پاخانہ پیشاب اور ہوا جو پیچھے سے نکلے اُس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اگر آگے کی راہ سے
ہوا نکلے جیسا کہ کبھی بیماری سے ہو جاتا ہے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا اور اگر آگے یا پیچھے سے
کوئی کیڑا جیسے کیچوا یا کنکری وغیرہ نکلے تو بھی وضو ٹوٹ گیا مسئلہ اگر کسی کے کوئی زخم ہو اس
میں سے کیڑا نکلے یا کان سے نکلا یا زخم میں سے کچھ گوشت کٹ کر گر پڑا اور خون نہیں نکلا تو اس سے
وضو نہیں ٹوٹتا مسئلہ اگر کسی نے کوئی فصد کھولی یا نکسیر پھوٹی یا چوٹ لگی اور خون نکل آیا
یا پھوڑے پھنسی سے یا بدن بھر میں اور کہیں سے خون نکلا یا پیپ نکلی تو وضو جاتا رہا البتہ اگر زخم

کے منھ پر ہے زخم کے منھ سے آگے نہ بڑھے تو وضو نہیں گیا اور اگر کسی کے سوئی چبھ گئی اور خون نکل آیا اور بہا نہیں ہے تو وضو نہیں ٹوٹا اور اگر ذرا بھی بہ پڑا تو وضو ٹوٹ گیا مسئلہ اگر کسی نے ناک سنکی اور اس میں جمے ہوئے خون کی پھٹکیاں نکلیں تو وضو نہیں گیا وضو جب ٹوٹتا ہے کہ پتلا خون نکلے اور بہ پڑے اگر کسی نے اپنی ناک میں انگلی ڈالی پھر جب اسکو نکالا تو اسی میں خون کا دھبہ معلوم ہوا لیکن وہ خون بس اتنا ہی ہے کہ انگلی میں تو ذرا سا لگ جاتا ہے لیکن بہتا نہیں تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا مسئلہ اگر کسی کی آنکھ کے اندر کوئی دانہ وغیرہ تھا وہ ٹوٹ گیا یا خود اس نے توڑ دیا اور اسکا پانی بہہ کر آنکھ میں پھیل گیا لیکن آنکھ کے باہر نہیں نکلا تو اسکا وضو نہیں ٹوٹا اور اگر آنکھ کے باہر پانی نکل گیا تو وضو ٹوٹ گیا اسی طرح اگر کان کے اندر دانہ ہو اور ٹوٹ جائے تو جب تک خون پیپ سوراخ کے اندر اس جگہ تک رہے جہاں پانی پہنچانا غسل کرتے وقت فرض نہیں تب تک وضو نہیں جاتا اور جب ایسی جگہ پر آ جائے جہاں پانی پہنچانا فرض ہے تو وضو ٹوٹ جائیگا مسئلہ کسی نے اپنے پھوڑے یا چھالے کے اوپر کا چھلکا نوچ ڈالا اور اسکے نیچے خون یا پیپ دکھائی دینے لگا لیکن وہ خون پیپ اپنی جگہ پر ٹھیرا ہوا ہے کسی طرف نکل کر تو وضو نہیں ٹوٹا اور اگر بہ پڑا تو وضو ٹوٹ گیا مسئلہ کسی کے پھوڑے میں بڑا گہرا گھاؤ ہو گیا تو جب تک خون پیپ اس سوراخ کے اندر ہی اندر ہے باہر نکل کر بدن پر نہ آوے اسوقت تک وضو نہیں ٹوٹتا مسئلہ اگر پھوڑے پھنسی کا خون آپ سے نہیں نکلا بلکہ اس نے دبا کے نکالا تب بھی وضو ٹوٹ جائیگا جبکہ وہ خون بہہ جائے مسئلہ کسی کے زخم سے ذرا سا خون نکلنے لگا اس نے اس پر مٹی ڈالدی یا کپڑے سے پونچھ لیا پھر ذرا سا نکلا پھر اس نے پونچھ ڈالا اسی طرح کئی دفعہ کیا کہ خون بہنے نہ پایا تو دل میں سوچے اگر ایسا معلوم ہو کہ اگر پونچھا نہ جاتا تو بہ پڑتا تو وضو ٹوٹ جائیگا اور اگر ایسا ہو کہ پونچھا نہ جاتا تب بھی نہ بہتا تو وضو نہ ٹوٹے گا مسئلہ کسی کے تھوک میں خون معلوم ہوا تو اگر خون تھوڑا ہے اور تھوک کا رنگ سپیدی یا زردی مائل ہے تو وضو نہیں گیا اور اگر خون زیادہ یا برابر ہے اور اگر رنگ سرخی مائل ہے تو وضو ٹوٹ گیا مسئلہ اگر دانت سے کوئی چیز کاٹی اور اس

چیز پر خون کا دھبہ معلوم ہوا یا دانت میں خلال کی اور خلال میں خون کی سرخی دکھائی دی
لیکن تھوک میں بالکل خون کا رنگ معلوم نہیں ہوتا تو وضو نہیں ٹوٹا **مسئلہ** کسی نے
جونک لگوائی اور جونک میں اتنا خون بھر گیا کہ اگر بیچ سے کاٹ دو تو خون بہہ پڑے تو
وضو جاتا رہے اور جو اتنا نہ پیا ہو بلکہ بہت کم پیا ہو تو وضو نہیں ٹوٹا **مسئلہ** کسی کے
کان میں درد ہوتا ہے اور پانی نکلا کرتا ہے تو یہ پانی جو کان سے بہتا ہے نجس ہے اگر
کچھ پھوڑا یا پھنسی نہ معلوم ہوتی ہو پس اسکے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائیگا جب کان کے سوراخ
سے نکل کر اس جگہ تک آجائے جس کا دھونا غسل کرتے وقت فرض ہے اسی طرح اگر ناف سے
پانی نکلے اور درد بھی ہوتا ہو تو اس سے بھی وضو ٹوٹ جائیگا ایسے ہی اگر آنکھیں دکھنی آویں
اور کھٹکتی ہوں تو پانی بہنے اور آنسو نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر آنکھیں دکھتی
ہوں نہ اسمیں کچھ کھٹک ہو تو آنسو نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا **مسئلہ** اگر چھاتی سے پانی نکلتا
ہے اور درد بھی ہوتا ہے تو وہ بھی نجس ہے اس سے وضو جاتا رہیگا اور اگر درد نہیں ہے تو
نجس نہیں ہے اور اس سے وضو بھی نہ ٹوٹیگا **مسئلہ** اگر قے ہوئی اور اس میں کھانا یا پانی
یا پت گرے تو اگر بھر منھ قے ہوئی ہو تو وضو ٹوٹ گیا اور بھر منھ قے نہ ہوئی تو وضو نہیں
ٹوٹا اور بھر منھ ہونیکا یہ مطلب ہے کہ مشکل سے منھ میں رکے اور اگر قے میں نرا بلغم گرا تو وضو نہیں
گیا چاہے جتنا ہو بھر منھ ہو چاہے نہ ہو سب کا ایک حکم ہے اور اگر قے میں خون گرے تو اگر پتلا
اور بہتا ہوا ہو تو وضو ٹوٹ جاویگا چاہے کم ہو چاہے زیادہ بھر منھ قے ہو یا نہ ہو اگر جما ہوا
ٹکڑے ٹکڑے گرے اور بھر منھ ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر کم ہو تو وضو نہ جائے گا۔
مسئلہ اگر تھوڑی تھوڑی کر کے کئی دفعہ قے ہو لیکن سب ملا کر اتنی ہے کہ اگر دفعہ میں گرتی
تو بھر منھ ہو جاتی تو اگر ایک ہی متلی برابر باقی رہی اور تھوڑی تھوڑی قے ہوتی رہی تو وضو
ٹوٹ گیا اور ایک ہی متلی برابر نہیں رہی بلکہ پہلی دفعہ کی متلی جاتی رہی تھی اور جی اچھا ہو گیا تھا
پھر دوبارہ متلی شروع ہوئی اور تھوڑی سے قے شروع ہو گئی پھر جب متلی جاتی رہی تو تیسری
دفعہ پھر متلی شروع ہو کر قے ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹا **مسئلہ** بیٹھے لیٹے آنکھ لگ گئی یا کسی چیز

سے ٹیک لگا کر بیٹھے بیٹھے سو گئی اور ایسی غفلت ہو گئی کہ اگر وہ ٹیک نہ ہوتی تو گر پڑتی تو وضو
جاتا رہا اور اگر نماز میں بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے سو جائے تو وضو نہیں گیا اور اگر سجدے
میں سو جائے تو وضو ٹوٹ جاویگا۔ مسئلہ اگر نماز سے باہر بیٹھے بیٹھے سووے اور اپنا
چوتڑ ایڑی سے دبا لیوے اور دیوار وغیرہ کسی چیز سے ٹیک لگا دے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔
مسئلہ بیٹھے ہوئے نیند کا ایسا جھونکا آیا کہ گر پڑی تو اگر گر کے فوراً ہی آنکھ کھل گئی ہو
تو وضو نہیں ٹوٹا اور جو گرنے کے بعد آنکھ کھلی ہو تو وضو جاتا رہا اور اگر بیٹھی جھومتی
رہی گری نہیں تب بھی وضو نہیں گیا مسئلہ اگر بے ہوشی ہو گئی یا جنون سے عقل جاتی رہی
تو وضو جاتا رہا چاہے بے ہوشی اور جنون تھوڑی ہی دیر رہا ہو ایسے ہی اگر تمباکو وغیرہ کوئی
نشے کی چیز کھا لی اور اتنا نشہ ہو گیا کہ اچھی طرح چلا نہیں جاتا اور قدم اِدھر اُدھر بہکتا اور
ڈگمگاتا ہے تو بھی وضو جاتا رہا مسئلہ اگر نماز میں اتنے زور سے ہنسی نکل گئی کہ اس نے
آپ بھی اپنی آواز سن لی اور آس پاس والیوں نے بھی سب نے سن لی جیسے کھل کھلا کر ہنسنے
میں سب پاس والی سن لیتی ہیں اس سے بھی وضو ٹوٹ گیا اور نماز بھی ٹوٹ گئی اور اگر ایسا
ہو کہ اپنے کو تو آواز سنائی دیوے مگر سب پاس والیاں نہ سن سکیں اگرچہ بہت ہی پاس
والی سن لے اس سے نماز ٹوٹ جاوے گی وضو نہ ٹوٹے گا اور اگر ہنسی میں فقط دانت
کھل گئے آواز بالکل نہیں نکلی تو نہ وضو ٹوٹا نہ نماز گئی البتہ چھوٹی لڑکی جو ابھی
جوان نہ ہوئی زور سے نماز میں ہنسے یا سجدۂ تلاوت میں بڑی عورت کو ہنسی آ جاوے تو
وضو نہیں جاتا ہاں وہ سجدہ اور نماز جاتی رہیگی جس میں ہنسی آئی۔ مسئلہ وضو کے بعد
ناخن کٹائے یا زخم کے اوپر کی مردار کھال نوچ ڈالی تو وضو میں کوئی نقصان نہیں آیا نہ وضو
کے دہرانے کی ضرورت ہے اور نہ اتنی جگہ پھر تر کرنے کا حکم ہے۔ مسئلہ وضو کے بعد کسی کا
ستر دیکھ لیا یا اپنا ستر کھل گیا یا ننگی ہو کر نہائی اور ننگے ہی وضو کیا تو اس کا وضو
درست ہے پھر وضو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے البتہ بدون لاچاری کے کسی کا ستر
دیکھنا یا اپنا دکھانا گناہ کی بات ہے مسئلہ جس چیز کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

وہ چیز نجس ہوتی ہے اور جس سے وضو نہیں ٹوٹتا وہ نجس بھی نہیں تو اگر ذرا سا خون نکلا
کہ زخم کے منہ سے بہا نہیں یا ذرا سی قے ہوئی بھر منہ نہیں ہوئی اور اس میں کھانا یا پانی
یا پت جما ہوا خون نکلا تو یہ خون اور قے نجس نہیں ہے اگر کپڑے یا بدن میں لگ جاوے
اسکا دھونا واجب نہیں اور اگر منہ بھر قے ہوئی اور خون زخم سے بہ گیا تو وہ نجس ہے
اور اس کا دھونا واجب ہے اور اگر اتنی قے کر کے کٹورے یا لوٹے کو منہ لگا کے کلی کے واسطے
پانی لیا تو وہ برتن ناپاک ہو جاوے گا اسلئے چلو سے پانی لینا چاہیے مسئلہ چھوٹا لڑکا جو
دودھ ڈالتا ہے اسکا بھی یہی حکم ہے اگر منہ بھر نہ ہو تو نجس نہیں ہے اور جب منہ بھر
ہو تو نجس ہے اور اگر بے اسکے دھوئے نماز پڑھے گی تو نماز نہ ہوگی مسئلہ اگر وضو کرنا
تو یاد ہے اور اسکے بعد وضو ٹوٹنا اچھی طرح یاد نہیں کہ ٹوٹا ہے یا نہیں ٹوٹا تو اسکا وضو
باقی سمجھا جائیگا اسی سے نماز درست ہے لیکن پھر کر لینا بہتر ہے مسئلہ جس کو وضو کرنے
میں شک ہوا کہ فلانا عضو دھویا یا نہیں تو وہ عضو بھی دھو لینا چاہیئے اور اگر وضو
ہو گیا البتہ اگر یقین ہو جاوے کہ فلانی بات رہ گئی ہے تو اسکو کر لیوے مسئلہ بے وضو
قرآن مجید کا چھونا درست نہیں ہے ہاں اگر ایسے کپڑے سے چھوئے جو بدن سے جدا ہو
تو درست ہے دوپٹہ یا کرتے کے دامن سے جب کہ پہنے اوڑھے ہو چھونا درست نہیں
ہاں اگر اترا ہوا ہو تو اس سے چھونا درست ہے اور اگر کلام مجید کھلا ہوا رکھا ہے اور اسے
دیکھ دیکھ کے پڑھا لیکن ہاتھ نہیں لگایا یہ بھی درست ہے اسی طرح بے وضو ایسے تعویذ
اور ایسی طشتری کا چھونا بھی ہرگز درست اور مناسب نہیں ہے جس میں قرآن مجید کی آیتا
لکھی ہوئی ہو ان باتوں کو خوب اچھی طرح یاد رکھو۔

معذور کے احکام

جس کو ایسی نکسیر پھوٹی ہو کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی یا کوئی ایسا زخم ہے کہ برابر
بہتا رہتا ہے کسی وقت بہنا بند نہیں ہوتا یا پیشاب کی بیماری ہے کہ ہر وقت قطرہ آتا رہتا
ہے۔ اتنا وقت نہیں ملتا کہ وضو سے نماز پڑھ سکے تو ایسے شخص کو معذور کہتے ہیں اسکا حکم یہ

کہ ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے جبتک وہ وقت رہیگا تب تک اُسکا وضو باقی رہیگا البتہ جس بیماری میں مبتلا ہے اُس کے سوا کوئی ایسی بیماری پائی جاوے جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو وضو جاتا رہے اور پھر کرنا پڑیگا اُس کی مثال یہ ہے کہ کسی کو ایک نکسیر پھوٹی کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی اس نے ظہر کے وقت وضو کر لیا تو جبتک ظہر کا وقت رہیگا نکسیر کے خون کیوجہ سے اسکا وضو نہ ٹوٹے گا البتہ اگر پاخانہ پیشاب گئی یا سُوئی چبھ گئی اس سے خون نکل پڑا تو وضو جاتا رہا پھر وضو کرے جب یہ وقت چلا گیا دوسری نماز کا وقت آ گیا تو اب دوسرے وقت دوسرا وضو کرنا چاہیئے۔ اسی طرح ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے اور اس وضو سے فرض نفل جو نماز چاہے پڑھے مسئلہ اگر فجر کے وقت وضو کیا تو آفتاب نکلنے کے بعد اس وضو سے نماز نہیں پڑھ سکتی دوسرا وضو کرنا چاہیئے اور جب آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو اس وضو سے ظہر کی نماز پڑھنا درست ہے ظہر کے وقت نیا وضو کرنیکی ضرورت نہیں ہے جب عصر کا وقت آویگا تب نیا وضو کرنا پڑیگا ہاں اگر کسی اور وجہ سے ٹوٹ جاوے تو اور بات ہے مسئلہ کسی کے ایسا زخم تھا جو برابر بہا کرتا تھا اس نے وضو کیا پھر دوسرا زخم پیدا ہو گیا اور بہنے لگا تو وضو ٹوٹ گیا پھر سے وضو کرے مسئلہ آدمی معذور جب بنتا ہے اور یہ حکم اُسوقت لگاتے ہیں کہ پورا ایک وقت اسی طرح گزر جاوے کہ خون برابر بہا کرے اور اتنا بھی وقت نہ ملے کہ اُسوقت کی نماز وضو سے پڑھ سکے اگر اتنا وقت مل گیا کہ اس میں وضو سے نماز پڑھ سکتی ہے تو اسکو معذور نہیں گے اور جو حکم ابھی بیان ہوا ہے اس پر نہ لگاوینگے البتہ جب پورا ایک وقت اسی طرح گذر گیا کہ اسکو وضو سے نماز پڑھنے کا موقع نہیں ملا یہ معذوری ہو گئی اب اسکا یہی حکم ہے کہ ہر وقت نیا وضو کر لیا کرے پھر جب دوسرا وقت آوے تو اس میں ہر وقت خون کا بہنا شرط نہیں ہے بلکہ وقت بھر میں اگر ایک دفعہ بھی خون آ جایا کرے اور سارے وقت بند رہے تو بھی معذور باقی رہیگی ہاں اس کے بعد ایک پورا وقت ایسا گزر جاوے جس میں خون بالکل نہ آوے تو اب معذور نہیں رہی اب اسکا حکم یہ ہے کہ جتنے دفعہ خون نکلیگا

وضو ٹوٹ جاویگا خوب اچھی طرح سمجھ لو **مسئلہ** ظہر کا وقت ہو لیا تھا تب زخم وغیرہ کا خون بہنا شروع ہوا تو اخیر وقت تک انتظار کرے اگر بند ہو جائے تو خیر نہیں تو وضو کرکے نماز پڑھ لے پھر اگر عصر کے پورے وقت میں اسی طرح بہا کیا کہ نماز پڑھنے کی مہلت نہیں تو اب عصر کا وقت گزرنے کے بعد معذور ہونے کا حکم لگا دینگے اور اگر عصر کے وقت کے اندر ہی بند ہو گیا تو وہ معذور نہیں جو نمازیں اتنے وقت میں پڑھی ہیں وہ درست نہیں ہوئیں پھر سے پڑھے **مسئلہ** ایسی معذور نے پیشاب یا پاخانہ کی وجہ سے وضو کیا اور جس وقت وضو کیا تھا اسوقت خون بند تھا جب وضو کر چکی تو خون آیا تو اس خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جائیگا۔ البتہ جو وضو نکسیر وغیرہ کے سبب کیا ہے خاص وہ وضو نکسیر کی وجہ سے نہیں ٹوٹتا۔ **مسئلہ** اگر یہ خون وغیرہ کپڑے میں لگ جاوے تو دیکھو اگر ایسا ہو کہ نماز ختم کرنے سے پہلے ہی لگ جاویگا تو اسکا دھونا واجب نہیں ہے اور اگر یہ معلوم ہو کہ اتنی جلدی نہ بھرے گا بلکہ وضو سے نماز ادا ہو جاوے گی تو دھو ڈالنا واجب ہے۔ اگر ایک روپے سے بڑھ جائے تو بے دھوئے ہوئے نماز نہ ہوگی۔

غسل کا بیان

مسئلہ غسل کرنیوالی کو چاہیئے کہ پہلے گٹے تک دونوں ہاتھ دھوئے پھر استنجے کی جگہ دھوئے ہاتھ اور استنجے کی جگہ نجاست ہو تب بھی اور نہ ہو تب بھی ہر حال میں ان دونوں کو پہلے دھونا چاہیئے پھر جہاں بدن پر نجاست لگی ہو پاک کرے پھر وضو کرتے وقت پیر بھی دھو لیوے اور اگر ایسی جگہ ہے کہ پیر بھر جا دینگے اور غسل کے بعد پھر دھونے پڑینگے تو سارا وضو کرے مگر پیر نہ دھوے پھر وضو کے بعد تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالے۔ پھر تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالے۔ پھر تین مرتبہ اپنے داہنے کندھے پر پھر تین بار بائیں کندھے پر پانی ڈالے اسی طرح کہ سارے بدن پر پانی بہ جاوے پھر اس جگہ سے ہٹ کر پاک جگہ میں آئے اور پیر دھوئے اور اگر وضو کے وقت پیر دھو لئے ہوں تو اب دھونے کی حاجت نہیں۔ **مسئلہ** پہلے سارے بدن پر اچھی طرح ہاتھ پھیر لیوے تب پانی بہاوے تاکہ سب کہیں پانی

اچھی طرح کہیں پہنچ جاوے کہیں سوکھا نہ رہے مسئلہ غسل کا طریقہ جو ابھی بیان کیا سنت کے
موافق ہے۔ ان میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ بغیر انکے غسل درست نہیں ہوتا آدمی ناپاک رہتا
ہے اور بعض چیزیں سنت ہیں کہ ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور اگر نہ کرے تو بھی غسل ہو جاتا
ہے فرض غسل میں فقط تین چیزیں ہیں اسی طرح کلی کرنا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ جائے ناک میں پانی
ڈالنا جہاں تک نرم ہے سارے بدن پر پانی پہنچانا مسئلہ غسل کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ
کرے اور پانی بہت زیادہ نہ پھینکے اور نہ بہت کم لیوے کہ اچھی طرح غسل نہ کر سکے اور ایسی
جگہ غسل کرے کہ اسکو کوئی نہ دیکھے اور غسل کرتے وقت باتیں نہ کرے اور غسل کے بعد کسی
کپڑے سے اپنا بدن پونچھ ڈالے اور بدن ڈھکنے میں بہت جلدی کرے یہاں تک کہ اگر وضو
کرتے وقت پیر نہ دھوئے ہوں تو غسل کی جگہ سے ہٹ کر پہلے اپنا بدن ڈھکے پھر دونوں پیر
دھوئے مسئلہ اگر تنہائی کی جگہ ہو جہاں کوئی نہ دیکھ پائے تو ننگے ہو کر نہانا بھی درست ہے
چاہے کھڑی ہو کر نہائے چاہے بیٹھ کر اور چاہے غسل خانے کی چھت پٹی ہو یا نہ پٹی ہو لیکن
بیٹھ کر نہانا بہتر ہے کیونکہ اسمیں پردہ زیادہ ہے اور ناف سے لیکر گھٹنے کے نیچے تک دوسری
عورت کے سامنے بدن کھولنا بھی گناہ ہے اکثر عورتیں دوسری کے سامنے بالکل ننگی ہو کر
نہاتی ہیں یہ بڑی بری اور بے غیرتی کی بات ہے مسئلہ جب سارے بدن پر پانی پڑ جاوے اور کلی
کر لے اور ناک میں پانی ڈال لے تو غسل ہو جاویگا چاہے غسل کرنیکا ارادہ ہو یا نہ ہو تو اگر
پانی برستے میں ٹھنڈی ہونے کی غرض سے کھڑی ہو گئی یا حوض وغیرہ میں گر پڑی اور سب
بدن بھیگ گیا اور کلی بھی کر لی اور ناک میں پانی ڈال لیا تو غسل ہو گیا اسی طرح غسل کرتے
وقت کلمہ پڑھنا یا پڑھ کر دم کرنا بھی ضروری نہیں ہے چاہے کلمہ پڑھے یا نہ پڑھے مسئلہ اگر ذرہ
بھر میں بال برابر بھی جگہ سوکھی رہ جائیگی تو غسل نہ ہوگا۔ اسی طرح غسل کرتے وقت کلی کرنا
بھول گئی یا ناک میں پانی نہیں ڈالا تو بھی غسل نہیں ہوا مسئلہ اگر غسل کے بعد یاد آوے
کہ فلانی جگہ سوکھی رہ گئی تھی تو پھر سے نہانا واجب نہیں بلکہ جہاں سوکھا رہ گیا تھا اسی کو دھو
لیوے بھیگا ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں ہے بلکہ تھوڑا پانی لیکر اس جگہ بہانا چاہیے اور اگر کلی نہ

بھول گئی ہو تو اب کر لے اگر ناک میں پانی نہ ڈالا ہو تو اب ڈال لے غرضیکہ جو چیز رہ گئی ہو
اب اسکو کر لے نئے سرے سے غسل کرنیکی ضرورت نہیں ہے مسئلہ اگر کسی بیماری کیوجہ سے
سر پر پانی ڈالنا نقصان کرے اور چھوڑ کر سارا بدن دھو لیوے تب بھی غسل درست
ہو گیا لیکن جب اچھی طرح ہو جاوے تو اب سر دھو ڈالے پھر سے نہانیکی ضرورت نہیں ہے
مسئلہ اگر سر کے بال گندھے ہوئے نہ ہوں تو سب بال بھگونا اور ساری جڑوں میں
پانی پہنچانا فرض ہے ایک بال بھی سوکھا رہ گیا یا ایک بال کی جڑ میں پانی نہیں پہونچا تو
غسل نہ ہوگا اور اگر بال گندھے ہوئے ہوں تو بالوں کو بھگونا معاف ہے البتہ سب
جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے ایک جڑ بھی سوکھی نہ رہنے پائے۔ اگر بے کھولے سب جڑوں
میں پانی نہ پہنچ سکے تو کھول ڈالے اور بالوں کو بھی بھگو دے مسئلہ نتھ بالیوں اور انگوٹھی
چھلوں کو خوب ہلا لیوے کہ پانی سوراخوں میں پہنچ جاوے اور اگر بالیاں نہ پہنے ہو تب بھی قصد
کر کے سوراخوں میں پانی ڈال لے ایسا نہ ہو کہ پانی نہ پہنچے اور غسل صحیح نہ ہو البتہ اگر انگوٹھی چھلے
ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی پانی پہنچ جاوے تو ہلانا واجب نہیں لیکن ہلا لینا اب بھی مستحب ہے
مسئلہ اگر ناخون میں آٹا لگ کر سوکھ گیا اور اسکے نیچے پانی نہیں پہنچا تو غسل نہیں ہوا جب
یاد آوے اور آٹا دیکھے تو آٹا چھڑا کر پانی ڈال لے اور اگر پانی پہنچانے سے پہلے کوئی نماز
پڑھ لی ہو تو اسکو لوٹاوے مسئلہ ہاتھ پیر پھٹ گئے اور اسمیں موم روغن یا اور کوئی دوا بھر لی
تو اسکے اوپر سے پانی بہا لینا درست ہے مسئلہ کان اور ناف میں بھی خیال کر کے پانی پہنچانا چاہیئے
پانی نہ پہنچے گا تو غسل نہ ہوگا مسئلہ اگر نہاتے وقت کلی نہیں کی لیکن خوب منہ بھر کے پانی
پی لیا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ گیا تو بھی غسل ہو گیا کیونکہ مطلب تو سارے منہ میں پانی
پہنچ جانے سے ہے کلی کرے یا نہ کرے البتہ اگر اس طرح پانی پیوے کہ سارے منہ بھر میں پانی
نہ پہنچے تو یہ پینا کافی نہیں ہے کلی کر لینا چاہیئے مسئلہ اگر بالوں میں یا ہاتھ پیروں میں تیل
لگا ہوا ہے کہ بدن پر پانی اچھی طرح ٹھیرتا نہیں ہے بلکہ پڑتے ہی ڈھلک جاتا ہے تو اسکا
کوئی حرج نہیں ہے جب سارے بدن پر پانی ڈال لیا غسل ہو گیا مسئلہ اگر دانتوں کے بیچ

منہ چھالی کا ٹکڑا پھنس گیا تو اسکو خلال سے نکال ڈالے اگر اسکی جگہ سے دانتوں کے بیچ میں پانی
نہ پہنچے گا تو غسل نہ ہوگا مسئلہ ماتھے پر افشاں چنی ہے یا بالوں میں اتنا گوند لگا ہے کہ بال
اچھی طرح نہ بھیگیں گے تو گوند کے نیچے پانی نہ پہنچے گا اوپر ہی اوپر سے بہہ جاویگا تو غسل
نہ ہوگا مسئلہ اگر مسی کی دھڑی جمائی ہے تو اسکو چھڑا کر کلی کرے نہیں تو غسل نہ ہوگا
مسئلہ کسی کی آنکھیں دکھتی ہوں اسلئے اسکی آنکھوں سے کیچڑ بہت نکلا اور ایسا سوکھ گیا
کہ اگر اس کو نہ چھڑاوے گی تو اس کے نیچے آنکھ کے کوئے پر پانی نہ پہنچیگا تو اسکا چھڑا ڈالنا
واجب ہے بے اسکے چھڑائے نہ وضو درست ہے اور نہ غسل درست ہے خوب اچھی طرح یاد رکھنا چاہیے

کس پانی سے وضو کرنا اور نہانا درست ہے اور کس پانی سے وضو درست نہیں

مسئلہ آسمان سے برسے ہوئے پانی اور ندی نالے چشمے کنوئیں تالاب اور دریاؤں کے پانی
سے وضو کرنا درست ہے چاہے میٹھا پانی ہو یا کھاری ہو مسئلہ کسی پھل یا درخت یا پتوں سے
نچوڑے ہوئے عرق سے وضو کرنا درست نہیں اسی طرح جو پانی تربوز سے نکلتا ہے اس سے اور گنے
وغیرہ کے رس سے وضو اور غسل درست نہیں ہے مسئلہ جس پانی میں کوئی اور چیز مل گئی یا پانی
میں کوئی چیز پکائی گئی اور ایسا ہو گیا کہ اب بول چال میں اسکو پانی نہیں کہتے بلکہ اسکا کچھ
اور نام ہو گیا تو اس سے وضو اور غسل جائز نہیں جیسے شربت شیرہ اور شوربا اور سرکہ اور گلاب
اور عرق گاؤزبان وغیرہ کہ ان سے وضو درست نہیں ہے مسئلہ جس پانی میں کوئی چیز پڑ گئی اور
پانی کے رنگ یا مزے میں کچھ فرق آ گیا لیکن وہ چیز پانی میں پکائی نہیں گئی نہ پانی کے پتلے پن میں
کچھ فرق آیا جیسے کہ بہتے ہوئے پانی میں کچھ ریت ملی ہوئی ہوتی ہے یا پانی میں زعفران پڑ گیا اور
اس کا بہت خفیف سا رنگ آ گیا یا صابون پڑ گیا اسی طرح کوئی اور چیز پڑ گئی تو ان سب صورتوں
میں وضو اور غسل درست ہے مسئلہ اور اگر کوئی چیز پانی میں ڈال کر پکائی گئی اس سے رنگ یا
مزہ وغیرہ بدل گیا تو اس پانی میں وضو درست نہیں۔ البتہ اگر ایسی چیز پکائی گئی جس سے میل کچیل
خوب صاف ہو جاتا ہے اور اس کے پکانے سے پانی گاڑھا نہ ہو جاوے تو اس سے وضو ہو جاتا ہے
مردہ نہلانے کیلئے بیری کی پتیاں پکاتے ہیں تو اس سے کچھ حرج نہیں البتہ اگر اس قدر زیادہ

الدین کہ پانی گاڑھا ہوگیا اس سے وضو اور غسل درست نہیں مسئلہ کپڑا رنگنے کیلئے
عفران گھولا گیا یا پڑیا گھولی تو اس سے وضو درست نہیں مسئلہ اگر پانی میں دودھ مل گیا
اگر دودھ کا رنگ اچھی طرح پانی میں آگیا ہے تو وضو درست نہیں اور اگر دودھ بہت
تھا کہ رنگ نہیں آیا تو وضو درست ہے مسئلہ جنگل میں اگر کہیں تھوڑا پانی ملا تو جبتک
سکی نجاست کا یقین نہ ہو جائے تب تک اس سے وضو کرے فقط اس وہم پر نہ چھوڑے کہ شاید
بس ہو اگر اسکے ہوتے ہوئے تیمم کریگی تو تیمم نہ ہوگا مسئلہ کسی کنوئیں وغیرہ میں درخت کے پتے گر
ہے اور پانی میں بدبو آنے لگی اور رنگ اور مزہ بھی بدل گیا تو بھی اس سے وضو درست ہے
نک کہ پانی اسی طرح پتلا باقی رہے مسئلہ جس پانی میں نجاست پڑ جائے اس سے وضو غسل
کچھ بھی درست نہیں ہے چاہے وہ نجاست تھوڑی ہو یا بہت البتہ اگر بہتا ہوا پانی ہو تو وہ
است کے پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک کہ اسکے رنگ یا مزے یا بو میں فرق نہ آوے اور
ب نجاست کی وجہ سے رنگ یا مزہ بدل گیا یا بو آنے لگی تو بہتا ہوا پانی بھی نجس ہو جائیگا
اس سے وضو درست نہیں اور جو پانی گھاس تنکے پتے وغیرہ کو بہا لیجائے وہ بہتا پانی ہے
ہے کتنا ہی آہستہ آہستہ بہتا ہو۔ مسئلہ بڑا بھاری حوض جو دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ
ڑا ہو اور اتنا گہرا ہو کہ اگر چلو سے پانی اٹھاویں تو زمین نہ کھلے یہ بھی بہتے ہوئے پانی کا
ا ہے ایسے حوض کو دہ دردہ کہتے ہیں اگر اسمیں ایسی نجاست پڑ جاوے جو پڑ جانے کے
د دکھائی نہیں دیتی جیسے پیشاب خون شراب وغیرہ تو چاروں طرف وضو درست ہے
پھر چاہے وضو کرے اور اگر ایسی نجاست پڑ جاوے جو دکھائی دیتی ہے جیسے مردہ کتا
مر پڑا ہو تو اس طرف وضو نہ کرے اسکے سوا جس طرف چاہے کرے البتہ اگر اتنے بڑے حوض میں
نجاست پڑ جاوے کہ رنگ یا مزہ بدل جاوے یا بدبو آنے لگے تو نجس ہو جائیگا مسئلہ اگر بیس
ور پانچ ہاتھ چوڑا یا پچیس ہاتھ لمبا اور چار ہاتھ چوڑا ہو وہ حوض بھی دہ دردہ کے مثل ہے
سئلہ چھت پر نجاست پڑی ہے اور پانی برسا اور پرنالہ چلا تو اگر آدھی یا آدھی سے زیادہ
ت ناپاک ہو تو وہ پانی نجس ہے اور اگر چھت آدھی سے کم ناپاک ہے تو وہ پانی پاک ہے

اور اگر نجاست پرنالے کے پاس ہی ہو اور اتنی ہو کہ سب پانی اس سے ملکر آ
پانی نجس ہے مسئلہ اگر پانی آہستہ آہستہ بہتا ہو تو بہت جلدی جلدی وضو نہ کرے تاکہ
جو دھوون گرتا ہے وہی ہاتھ میں نہ آجاوے مسئلہ دہ در دہ حوض میں جہاں پر دھوون
گرا ہے اگر وہیں سے پانی اٹھا لیوے تو بھی جائز ہے مسئلہ اگر کوئی کافر یا لڑکا بچہ اپنا ہاتھ
پانی میں ڈالدے تو پانی نجس نہیں ہوتا البتہ اگر معلوم ہو جاوے کہ اسکے ہاتھ میں نجاست
لگی تھی تو ناپاک ہو جاویگا لیکن چونکہ چھوٹے بچوں کا کچھ اعتبار نہیں اسلئے جبتک
اور پانی ملے اس کے ہاتھ ڈالے ہوئے پانی سے وضو نہ کرنا بہتر ہے مسئلہ جس پانی میں
ایسی جاندار چیز مر جاوے جس کے بہتا ہوا خون نہیں ہوتا یا باہر مر کر پانی میں گر پڑے
پانی نجس نہیں ہوتا جیسے مکھی مچھر بھڑ تتیا بچھو شہد کی مکھی یا اس قسم کی کوئی اور چیز
مسئلہ جس چیز کی پیدائش پانی کی ہو اور ہر دم پانی ہی میں رہا کرتی ہو اسکے مر جانے
سے پانی خراب نہیں ہوتا جیسے مچھلی مینڈک کچھوا کیکڑا وغیرہ اور اگر پانی کے سوا کسی اور
چیز میں مر جاوے جیسے سرکہ شیرہ دودھ وغیرہ تو وہ بھی ناپاک نہیں ہوتا اور خشکی کا مینڈک
اور پانی کا مینڈک اور دونوں کا حکم ایک ہے یعنی نہ اسکے مرنے سے پانی نجس ہوتا ہے نہ اسکے
مرنے سے لیکن اگر خشکی کے کسی مینڈک میں خون ہوتا ہو تو اسکے مرنے سے پانی وغیرہ
چیز ناپاک ہو جاویگی فائدہ دریائی مینڈک کی پہچان یہ ہے کہ اسکی انگلیوں کے بیچ
میں جھلی لگی ہوتی ہے اور خشکی کے مینڈک کی انگلیاں الگ الگ ہوتی
رہتی ہیں لیکن اس کی پیدائش پانی کی نہ ہو اس کے مرنے سے پانی خراب ہو جاتا ہے
جیسے بطخ اور مرغابی اسی طرح اگر مر کر پانی میں گر پڑے تو بھی نجس ہو جاتا ہے
مینڈک کچھوا وغیرہ اگر پانی میں مر کر بالکل گل جاوے اور ریزہ ریزہ ہو کر پانی میں
تو بھی پانی پاک ہے لیکن اسکا پینا اور اس سے کھانا پکانا درست نہیں البتہ
غسل اس سے کر سکتے ہیں مسئلہ دھوپ میں جلے ہوئے پانی سے سفید داغ ہو جاتا ہے
اس لئے اس سے وضو غسل نہ کرنا چاہیے مسئلہ مردار کی کھال کو جب دھوپ میں

کچھ دوا وغیرہ لگا کر درست کر لیں کہ پانی مر جاوے اور رکھنے سے خراب نہ ہو تو پاک ہو جاتی ہے
اس پر نماز پڑھنا درست ہے اور مشک وغیرہ بنا کر اس میں پانی رکھنا بھی درست ہے لیکن سور
کی کھال پاک نہیں ہوتی اور سب کھالیں پاک ہو جاتی ہیں مگر آدمی کی کھال سے کام لینا
اور برتنا بہت گناہ ہے مسئلہ کتا بندر بلی شیر وغیرہ جن کی کھال بنانے سے پاک ہو جاتی ہے
بسم اللہ کہہ کر ذبح کرنے سے بھی کھال پاک ہو جاتی ہے چاہے بنائی ہو یا بے بنائی ہو البتہ
ذبح کرنے سے ان کا گوشت پاک نہیں ہوتا اور ان کا کھانا درست نہیں مسئلہ مردار کے بال اور
سینگ اور ہڈی اور دانت یہ سب چیزیں پاک ہیں اگر پانی میں پڑ جاویں تو نجس نہ ہوگا البتہ
اگر ہڈی اور دانت وغیرہ پر اس مردار جانور کی کچھ چکنائی وغیرہ لگی ہو تو وہ نجس ہے اور
پانی بھی نجس ہو جاویگا۔ مسئلہ آدمی کی ہڈی اور بال پاک ہیں لیکن ان کو برتنا اور کام میں
لانا جائز نہیں بلکہ عزت سے کسی جگہ گاڑ دینا چاہئے۔

کنویں کا بیان

مسئلہ جب کنویں میں کچھ نجاست گر پڑے تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے اور پانی کھینچ ڈالنے سے
پاک ہو جاتا ہے چاہے تھوڑی نجاست گرے یا بہت سارا پانی نکالنا چاہئے جب سارا پانی
نکل جاویگا کنویں کے اندر کنکر دیوار وغیرہ کے دھونے کی ضرورت نہیں وہ سب بھی
پاک ہو جاوینگے اسی طرح رسی ڈول جس سے پانی نکالا ہے کنویں کے پاک ہونے سے آپ
ہی آپ پاک ہو جاویگا ان دونوں کے بھی دھونے کی ضرورت نہیں فائدہ سارا پانی نکالنے کا
یہ مطلب ہے کہ اتنا نکالیں کہ پانی ٹوٹ جاوے اور آدھا ڈول بھی نہ بھرے مسئلہ کنویں
میں کبوتر یا گوریا یعنی چڑیا کی بیٹ گر پڑی تو نجس نہیں ہوا اور مرغی اور بطخ کی بیٹ کر
نجس ہو جاتا ہے اور سارا پانی نکالنا واجب ہے مسئلہ کتا بلی گائے بکری پیشاب کر دیوے یا
کوئی اور نجاست گرے تو سب پانی نکالا جاوے مسئلہ اگر آدمی یا کتا یا بکری یا اسی کے
برابر کوئی اور جانور گر کے مر جائے تو سارا پانی نکالا جاوے اور اگر باہر مرے پھر کنویں میں
گر پڑے تب بھی یہی حکم ہے کہ سب پانی نکالا جاوے مسئلہ اگر کوئی جاندار چیز کنویں میں

مر جاوے اور پھول جاوے یا پھٹ جاوے تب بھی سب پانی نکا
ہو جاتا ہے بڑا تو اگر چوہا یا گوریا مر کر پھول جاوے یا پھٹ جاوے تو سب پانی
مسئلہ اگر چوہا یا گوریا یا اسی کے برابر کوئی چیز گر کر مر گئی لیکن پھولی پھٹی نہیں تو بیس
نکالنا واجب ہے اور تیس ڈول نکال ڈالیں تو بہتر ہے لیکن پہلے چوہا نکال لیں تب پانی
شروع کریں اگر چوہا نہ نکالا تو اس پانی نکالنے کا کچھ اعتبار نہیں چوہا نکالنے کے بعد پھر از
پانی نکالنا پڑیگا مسئلہ بڑی چھپکلی جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہو اس کا حکم بھی یہی
کہ اگر مر جاوے اور پھولے پھٹے نہیں تو بیس ڈول نکالنا چاہیئے اور تیس ڈول نکالنا بہتر
اور جس میں بہتا ہوا خون نہ ہوتا ہو اسکے مرنے سے ناپاک نہیں ہوتا مسئلہ اگر کبوتر مرغی یا
اسی کے برابر کوئی چیز گر کر مر جاوے اور پھولے پھٹے نہیں تو چالیس ڈول نکالنا واجب ہے او
ڈول نکال دینا بہتر ہے مسئلہ جس کنوئیں پر جو ڈول پڑا رہتا ہے اسی کے حساب سے نکا
چاہیئے اور اگر اتنے بڑے ڈول سے نکالا جس میں بہت پانی سماتا ہے تو اسکا حساب
چاہیئے اگر اس میں دو ڈول پانی سماتا ہے تو دو ڈول سمجھیں اور اگر چار ڈول سماتا ہو تو چا
ڈول سمجھنا چاہیئے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جے ڈول پانی آتا ہوگا اسی کے حساب سے کھینچا جا
مسئلہ اگر کنوئیں میں اتنا بڑا سوت ہے کہ سب پانی نہیں نکل سکتا جیسے جیسے پانی نکالتے
ویسے ویسے اسمیں سے اور نکلتا آتا ہے۔ تو جتنا پانی اسمیں اس وقت موجود ہے اندازہ کر
اسی قدر نکال ڈالیں فائدہ پانی کا اندازہ کرنیکی کئی صورتیں ہیں ایک یہ کہ مثلاً پانچ ہاتھ
ہے تو ایکدم لگاتار سو ڈول پانی نکالکر دیکھو کہ کتنا پانی کم ہوا تو اسی حساب سے لگا لو سو
ڈول میں ایک ہاتھ پانی گھٹا تو پانچ ہاتھ پانی پانسو ڈول میں نکل جاویگا دوسرے
جن لوگوں کو پانی کی پہچان ہو اور اسکا اندازہ آتا ہو ایسے دو دیندار مسلمانوں سے اند
کرا لو جتنا وہ کہیں نکلوا دو اور جہاں یہ دونوں باتیں مشکل معلوم ہوں تو تین سو ڈول نکال
مسئلہ کنوئیں میں مرا ہوا چوہا یا اور کوئی جانور نکلا اور یہ معلوم نہیں کہ کب سے گرا ہے
ابھی تک پھولا پھٹا بھی نہیں ہے تو جن لوگوں نے اس کوئیں سے وضو کیا ہے ایک دن رات

نمازیں دہرا لیں اور اس پانی سے جو کپڑے دھوئے ہیں پھر انکو دھونا چاہیئے اور اگر
پھول گیا ہے یا پھٹ گیا ہے تو تین دن تین رات کی نمازیں دہرانا چاہئیں البتہ
جن لوگوں نے اس پانی سے وضو نہیں کیا ہے وہ نہ دہرائیں یہ بات تو احتیاط کی ہے اور بعضے
عالموں نے یہ کہا ہے کہ جسوقت کنوئیں کا ناپاک ہونا معلوم ہوا ہے اسیوقت سے ناپاک سمجھینگے
اس سے پہلے کی نماز وضو سب درست ہے اگر کوئی اسپر عمل کرے تب بھی درست ہے
مسئلہ جسکو نہانے کی ضرورت تھی وہ ڈول ڈھونڈنے کیواسطے کنوئیں میں اترا اور اسکے
بدن اور کپڑے پر کچھ نجاست نہیں ہے تو کنواں ناپاک نہیں ہوگا ایسے ہی اگر کافر
اترے اور اسکے کپڑے اور بدن پر نجاست نہ ہو تب بھی کنواں پاک ہے البتہ اگر نجاست
لگی ہو تو ناپاک ہو جاویگا اور سب پانی نکالنا پڑیگا اور اگر شک ہو کہ معلوم نہیں کپڑا پاک
ہے یا ناپاک ہے تب بھی کنواں پاک سمجھا جائیگا لیکن اگر دل کی تسلی کیلئے بیس یا تیس
ڈول نکلوا دیں تب بھی کوئی حرج نہیں مسئلہ کنوئیں میں بکری یا چوہا گر گیا اور زندہ نکل آیا
تو پانی پاک ہے کچھ نہ نکالا جائے مسئلہ چوہے کو بلی نے پکڑا اور اسکے دانت لگنے سے زخمی
ہو گیا پھر اس نے چھوڑ دیا اسی طرح خون میں بھرا ہوا کنوئیں میں گر پڑا تو سارا پانی نکالا جاوے
مسئلہ چوہا نالدان میں سے نکل کر بھاگا اور اسکے جسم میں نجاست بھر گئی پھر کنوئیں میں گر
پڑا تب پانی نکالا جاویگا چاہے کنوئیں میں مر جائے یا زندہ نکلے مسئلہ چوہے کی دم کٹ کر
گر پڑی تو سارا پانی نکالا جاوے اسی طرح وہ چھپکلی جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہو اسکی
دم گر پڑنے سے بھی سارا پانی نکالا جاتا ہے مسئلہ جس چیز کے گرنے سے کنواں ناپاک ہوا ہے
اگر وہ چیز باوجود کوشش کے نہ نکل سکے تو دیکھنا چاہیئے کہ وہ چیز کیسی ہے اگر وہ چیز ایسی ہے
کہ خود تو پاک ہوتی ہے لیکن ناپاکی لگنے سے ناپاک ہو گئی ہے جیسے ناپاک کپڑا ناپاک گیند یا
جوتہ تب تو اسکا نہ نکالنا معاف ہے ویسے ہی پانی نکال ڈالیں اور اگر وہ چیز ایسی ہے
کہ خود ناپاک ہے جیسے مردہ جانور چوہا وغیرہ تو جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ یہ گل سڑ کر مٹی
ہو گیا ہے تو اسوقت تک کنواں پاک نہیں ہو سکتا اور جب یہ یقین ہو جائے اسوقت سارا

پانی نکالدیں کنواں پاک ہوجائیگا **مسئلہ** جتنا پانی کنوئیں میں سے نکالنا ہے نکالیں چاہے تھوڑا تھوڑا کرکے کئی دفعہ نکالیں ہر طرح پاک ہوجاویگا۔

جانوروں کے جھوٹے کا بیان

مسئلہ آدمی کا جھوٹا پاک ہے چاہے بیدین ہو یا حیض سے ہو یا ناپاک ہو یا نفاس ہو ہر حال میں پاک ہے اسی طرح پسینہ بھی ان سب کا پاک ہے البتہ اگر اس کے ہاتھ یا منہ میں کوئی ناپاکی لگی ہو تو اس سے وہ جھوٹا اور پسینہ ناپاک ہوجائیگا **مسئلہ** کتے کا جھوٹا نجس ہے اگر کسی برتن میں منہ ڈالدے تو تین مرتبہ دھونے سے پاک ہوجاویگا چاہے مٹی کا برتن ہو چاہے تانبے وغیرہ کا دھونے سے سب پاک ہوجاتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ سات مرتبہ دھوئے اور ایک مرتبہ مٹی لگا کر مانجھ بھی ڈالے اور خوب صاف ہوجاوے **مسئلہ** سور کا جھوٹا بھی نجس ہے اسی طرح شیر بھیڑیا بندر گیدڑ وغیرہ جتنے پھاڑ چیر کر کھانیوالے جانور ہیں سب کا جھوٹا نجس ہے **مسئلہ** بلی کا جھوٹا پاک تو ہے لیکن مکروہ ہے تو اور پانی ہوتے ہوئے اس سے وضو نہ کرے البتہ اگر کوئی اور پانی نہ ملے تو اس سے وضو کرلے **مسئلہ** دودھ سالن وغیرہ میں بلی نے منہ ڈالدیا ہو تو اگر اللہ نے سب کچھ دیا ہو تو اسے نہ کھاوے اور اگر غریب آدمی ہو تو کھالیوے اسمیں کچھ حرج اور گناہ نہیں ہے بلکہ ایسے شخص کے واسطے مکروہ بھی نہیں ہے **مسئلہ** بلی نے چوہا کھایا اور فوراً آکر برتن میں منہ ڈالدیا تو وہ نجس ہوجاویگا اور جو تھوڑی دیر ٹھہر کر منہ ڈالے کہ اپنا منہ زبان سے چاٹ چکی ہو تو نجس نہ ہوگا بلکہ مکروہ ہی رہیگا **مسئلہ** کھلی ہوئی مرغی جو ادھر ادھر گندی پلید چیزیں کھاتی پھرتی ہے اسکا جھوٹا مکروہ ہے اور جو مرغی بند رہتی ہے اسکا جھوٹا مکروہ نہیں بلکہ پاک ہے **مسئلہ** شکار کرنیوالے پرندے جیسے شکرہ باز وغیرہ انکا جھوٹا مکروہ ہے لیکن جو پالتو ہو اور مردار نہ کھانے پاوے اور اسکی چونچ میں نجاست کے لگے ہونے کا شبہ نہ ہو اور اسکا جھوٹا پاک ہے **مسئلہ** حلال جانور جیسے مینڈھا بکری بھیڑ بھینس ہرنی وغیرہ اور حلال چڑیاں جیسے مینا طوطا فاختہ گوریا ان سب کا جھوٹا پاک ہے اسی طرح گھوڑے کا جھوٹا بھی پاک ہے **مسئلہ** جو چیزیں گھروں میں رہا کرتی ہیں جیسے بناں کھا

چوہا چھپکلی وغیرہ ان کا جھوٹا مکروہ ہے **مسئلہ** اگر جھوٹا چھوٹی کنر کر کھاوے تو بہتر ہے اُس جگہ سے
ذرا سی توڑ ڈالے تب کھاوے **مسئلہ** گدھے اور خچر کا جھوٹا پاک ہے لیکن وضو ہونے میں
شک ہے، سو اگر کہیں فقط گدھے اور خچر کا جھوٹا پانی ملے اور اسکے سوا اور پانی نہ ملے تو وضو بھی
کرے اور تیمم بھی کرے اور چاہے پہلے وضو کرے چاہے تیمم کرے دونوں اختیار ہیں **مسئلہ** جن جانوروں
کا جھوٹا نجس ہے ان کا پسینہ بھی نجس ہے اور جن کا جھوٹا پاک ہے اُن کا پسینہ بھی پاک ہے
اور جن کا جھوٹا مکروہ ہے ان کا پسینہ بھی مکروہ ہے اور گدھے اور خچر کا پسینہ پاک ہے کپڑے اور
بدن پر لگ جاوے تو دھونا واجب نہیں لیکن دھو ڈالنا بہتر ہے **مسئلہ** کسی نے بلّی پالی وہ
پاس آ کر بیٹھتی ہے اور ہاتھ وغیرہ چاٹتی ہے تو جہاں چاٹے اسکا لعاب لگے تو اسکو دھو ڈالنا چاہیئے
اگر نہ دھویا اور یونہی رہنے دیا تو مکروہ اور بُرا کیا **مسئلہ** غیر مرد کا جھوٹا کھانا اور پانی عورت
کیلئے مکروہ ہے جبکہ جانتی ہو کہ یہ اس کا جھوٹا ہے اور اگر معلوم نہ ہو تو مکروہ نہیں۔

تیمم کا بیان

مسئلہ اگر کوئی جنگل میں ہے اور بالکل معلوم نہیں کہ پانی کہاں ہے نہ وہاں کوئی ایسا آدمی
ہے جس سے دریافت کرے تو ایسے وقت میں تیمم کر لیوے اور اگر کوئی آدمی مل گیا تو اس نے
ایک میل شرعی کے اندر اندر پانی کا پتہ بتایا اور گمان غالب ہوا کہ یہ سچا ہے یا آدمی تو نہیں
ملا لیکن کسی نشانی سے خود اسکا جی کہتا ہے کہ یہاں ایک میل شرعی کے اندر اندر کہیں پانی ضرور
ہے تو پانی کا اسقدر تلاش کرنا کہ اسکو اسکے ساتھیوں کو کسی قسم کی تکلیف اور حرج نہ ہو ضروری
ہے بے ڈھونڈے تیمم کرنا درست نہیں ہے اور اگر خوب یقین ہے کہ پانی ایک میل شرعی کے اندر
ہے تو پانی لانا واجب ہے **فائدہ** میل شرعی میل انگریزی سے ذرا زیادہ ہوتا ہے یعنی انگریزی
ایک میل پورا اور اسکا آٹھواں حصہ یہ سب ملکر ایک میل شرعی کا ہوتا ہے **مسئلہ** اگر پانی کا پتہ
چل گیا لیکن ایک میل سے دور ہے تو اتنی دور جا کر پانی لانا واجب نہیں ہے بلکہ تیمم کر لینا درست ہے
مسئلہ اگر کوئی آبادی سے ایک میل کے فاصلہ پر ہو اور ایک میل سے قریب کہیں پانی نہ ملے تو بھی تیمم
کر لینا درست ہے چاہے مسافر ہو یا نہ ہو تھوڑی دور جانے کیلئے نکلی ہو **مسئلہ** اگر راہ میں کنواں تو مل گیا

مگر لوٹا ڈور پاس نہیں ہے اسلئے کنوئیں سے پانی نکال نہیں سکتی نہ کسی اور سے مانگے مل سکتا ہے تو
بھی تیمم درست ہے، مسئلہ اگر کہیں پانی مل گیا لیکن بہت تھوڑا ہے تو اگر اتنا ہو کہ ایک ایک دفعہ منہ اور
دونوں ہاتھ اور دونوں پیر دھو سکے تو تیمم کرنا درست نہیں ہے بلکہ ایک ایک دفعہ ان چیزوں کو دھوئے
اور سر کا مسح کر لیوے اور کلی وغیرہ کرنا یعنی وضو کی سنتیں چھوڑ دے اور اگر اتنا بھی نہ ہو تو تیمم کر لیوے
مسئلہ اگر بیماری کیوجہ سے پانی نقصان کرتا ہو کہ اگر وضو یا غسل کریگی تو بیمار پڑ جاوے گی یا دیر میں
اچھی ہوگی تب بھی تیمم درست ہے لیکن اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہو اور گرم پانی نقصان نہ کرے
تو گرم پانی سے غسل کرنا واجب ہے، البتہ اگر ایسی جگہ ہے کہ گرم پانی نہیں مل سکتا تو تیمم کرنا درست
ہے مسئلہ اگر پانی قریب ہے، یعنی یقیناً ایک میل سے کم دور ہے تو تیمم کرنا درست نہیں جا کر
پانی لانا اور وضو کرنا واجب ہے مردوں سے شرم کی وجہ سے یا پردہ کیوجہ سے پانی لینے کو
جانا اور تیمم کر لینا درست نہیں ایسا پردہ جس میں شریعت کا کوئی حکم چھوٹ جاوے ناجائز
اور حرام ہے برقع اوڑھ کر یا سارے بدن سے چادر لپیٹ کر جانا واجب ہے البتہ لوگوں کے
سامنے بیٹھ کر وضو نہ کرے اور انکے سامنے ہاتھ منہ نہ کھولے مسئلہ جبتک پانی سے وضو
کر سکے برابر تیمم کرتی رہے چاہے جتنے دن گذر جائیں کچھ خیال وسوسہ نہ لاوے جتنی پاکی وضو اور
غسل کر لینے سے ہوتی ہے اتنی ہی پاکی تیمم سے بھی ہو جاتی ہے یہ نہ سمجھے کہ تیمم سے اچھی طرح پاکی
نہیں ہوتی مسئلہ اگر پانی مول بکتا ہے تو اگر اسکے پاس دام نہ ہوں تو تیمم کر لینا درست ہے اور
اگر دام پاس ہوں اور رستہ میں کرایہ بھاڑے کی جتنی ضرورت پڑیگی اس سے زیادہ بھی ہے تو
خریدنا واجب ہے البتہ اگر اتنا گراں بیچے کہ اتنے دام کوئی لگا نہیں سکتا تو خریدنا واجب
نہیں تیمم کر لینا درست ہے اور اگر کرایہ وغیرہ رستہ کے خرچ سے زیادہ دام نہیں ہیں تو بھی خریدنا
واجب نہیں تیمم کر لینا درست ہے، مسئلہ اگر کسی کے آدھے سے زیادہ بدن پر زخم ہوں یا چیچک
نکلی ہوں تو نہانا واجب نہیں بلکہ تیمم کر لیوے مسئلہ اگر کسی میدان میں تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور
پانی وہاں سے قریب ہی تھا لیکن اسکو خبر نہ تھی تو تیمم اور نماز دونوں درست ہیں جب معلوم ہوا تو
دہرانا ضروری نہیں مسئلہ اگر سفر میں کسی اور کے پاس پانی ہو اور اپنے جی کو دیکھے کہ اگر مانگے

دل کہتا ہو کہ اگر میں پانی مانگونگی تو پانی مل جاویگا تو بے مانگے ہوئے تیمم کر لینا درست نہیں اور
اگر اندر سے دل یہ کہتا ہو کہ مانگنے سے وہ شخص پانی نہ دیویگا تو بے مانگے بھی تیمم کر کے نماز پڑھ
لینا درست ہے لیکن اگر نماز کے بعد اُس سے پانی مانگا اور اُس نے دیدیا تو نماز کو دہرانا
پڑیگا مسئلہ اگر زمزم کا پانی زمزمی میں بھرا ہوا ہے تو تیمم کرنا درست نہیں زمزمیوں کو
کھولکر اُس پانی سے نہانا اور وضو کرنا واجب ہے مسئلہ کسی کے پاس پانی تو ہے لیکن راستہ
خراب ہے کہ کہیں پانی نہیں مل سکتا اسلئے راہ میں پیاس کے مارے تکلیف اور ہلاکت کا خوف ہے
تو وضو نہ کرے تیمم کر لینا درست ہے مسئلہ اگر غسل کرنا نقصان کرتا ہو اور وضو نقصان نہ
کرے تو غسل کی جگہ تیمم کرے پھر اگر غسل کے تیمم کے بعد وضو ٹوٹ جائے تو وضو کیلئے تیمم نہ
کرے بلکہ وضو کی جگہ وضو کرنا چاہیئے اور اگر تیمم غسل کا کیا ہو تو یہی تیمم غسل و وضو دونو
کیلئے کافی ہے مسئلہ تیمم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ پاک زمین پر مارے اور سارے
منھ کو مل لیوے پھر دوسری مرتبہ زمین پر دونوں ہاتھ مارے اور دونوں ہاتھوں پر کہنی سمیت
ملے چوڑیوں اور کنگن وغیرہ کے درمیان اچھی طرح ملے اگر اسکے گمان میں ناخن برابر بھی کوئی
جگہ چھوٹ جاویگی تو تیمم نہ ہوگا انگوٹھی چھلے اُتار ڈالے اگر کوئی جگہ چھوٹ جاویگی تو تیمم
نہ ہوگا اسلئے انگوٹھی چھلے اتار ڈالے تاکہ کوئی جگہ چھوٹ نہ جاوے اور انگلیوں میں خلال
کر لیوے جب یہ دونوں کر لیں تو تیمم ہو گیا مسئلہ مٹی پر ہاتھ مار کے ہاتھ جھاڑ ڈالے تاکہ ہاتھ
اور منھ پر بھبوت نہ لگ جاوے اور صورت نہ بگڑے مسئلہ زمین کے سوا اور جو چیز مٹی کی قسم سے ہو اس
پر بھی تیمم درست ہے، جیسے مٹی ریت پتھر گچ چونا ہڑتال سرمہ گیرو وغیرہ اور جو چیز مٹی کی قسم سے نہ ہو
اس سے تیمم درست نہیں جیسے سونا چاندی رانگا گیہوں لکڑی کپڑا اور اناج وغیرہ ہاں اگر
ان چیزوں پر گرد اور مٹی لگی ہو اسوقت البتہ ان پر تیمم درست ہے مسئلہ جو چیز نہ تو آگ میں
جلے اور نہ گلے وہ چیز مٹی کی قسم سے ہے اسپر تیمم درست ہے جو چیز جل کر راکھ ہو جاوے یا گل
جاوے اُسپر تیمم درست نہیں اسی طرح راکھ پر بھی تیمم درست نہیں مسئلہ تانبے کے برتن تکیے اور
گدے وغیرہ کپڑے پر تیمم کرنا درست نہیں البتہ اگر اسپر اتنی گرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے خوب اُڑتی ہے

اور تھپیڑ نہیں خوب اچھی طرح لگ جاتی ہے تو تیمم درست ہے اور اگر ہاتھ مارنے سے ذرا ذرا گرد اڑتی
ہو تو بھی اس پر تیمم درست نہیں ہے اور مٹی کے گھڑے بدھنے پر تیمم درست ہے چاہے اس میں پانی
بھرا ہو یا پانی نہ ہو لیکن اگر اسپر لک چڑھا ہوا ہو تو تیمم درست نہیں مسئلہ اگر پتھر پر بالکل گرد
نہ ہو تب بھی تیمم درست ہے بلکہ اگر پانی سے خوب دھلا ہوا ہو تو بھی درست ہے ہاتھ پر گرد
کا لگنا کچھ ضروری نہیں اسی طرح پکی اینٹ پر بھی تیمم درست ہے چاہے اس پر کچھ گرد ہو چاہے نہ ہو
مسئلہ کیچڑ سے تیمم کرنا گو درست ہے مگر مناسب نہیں اگر کہیں کیچڑ کے سوا اور کوئی چیز نہ ملے تو
ترکیب کرے کہ اپنے کپڑے میں کیچڑ بھر لے جب سوکھ جائے تو اس سے تیمم کر لے البتہ اگر نماز کا وقت
ہی نکلا جاتا ہو تو اسوقت جس طرح بن پڑے تر سے یا خشک سے تیمم کر لے نماز قضا نہ ہونے دے
مسئلہ اگر زمین پر پیشاب وغیرہ کوئی نجاست پڑ گئی اور دھوپ سے سوکھ گئی اور بدبو بھی جاتی
رہی تو وہ زمین پاک ہو گئی اس پر نماز درست ہے۔ لیکن اس زمین پر تیمم کرنا درست نہیں
جب معلوم ہو کہ یہ زمین ایسی ہے اور اگر معلوم نہ ہو تو وہم نہ کرے مسئلہ جس طرح وضو کی جگہ
تیمم درست اسی طرح غسل کی جگہ بھی مجبوری کے وقت تیمم درست ہے ایسے ہی جو عورت حیض
و نفاس سے پاک ہوئی ہو مجبوری کے وقت اس کو بھی تیمم درست ہے وضو اور غسل کے
تیمم میں کوئی فرق نہیں دونوں کا ایک ہی طریقہ ہے مسئلہ اگر کسی کو بتلانے کیلئے تیمم کر کے
دکھلایا لیکن دلمیں اپنے تیمم کرنیکی نیت نہیں بلکہ اسکو فقط دکھلانا مقصود ہے تو تیمم نہ ہوگا
کیونکہ تیمم درست ہونے میں تیمم کرنیکا ارادہ ہونا ضروری ہے تو جب تیمم کرنے کا ارادہ نہ ہو
فقط دوسرے کو بتلانا اور دکھلانا مقصود ہو تو تیمم نہ ہوگا۔ مسئلہ تیمم کرتے وقت اپنے
دلمیں اتنا ارادہ کر لے کہ میں پاک ہونے کیلئے تیمم کرتی ہوں یا نماز پڑھنے کیلئے تیمم کرتی ہوں
تو تیمم ہو جائیگا اور یہ ارادہ کرنا کہ میں وضو کا تیمم کرتی ہوں یا غسل کا کچھ ضروری نہیں
مسئلہ اگر قرآن مجید کے چھونے کیلئے تیمم کیا تو اس سے نماز پڑھنا درست نہیں ہے اور ایک نماز
کیلئے تیمم کیا دوسرے وقت کی نماز بھی اس سے پڑھنا درست ہے اور قرآن مجید کا چھونا بھی
اس تیمم سے درست ہے مسئلہ کسی کو نہانے کی بھی ضرورت ہے اور وضو بھی نہیں ہے تو ایک

ہی تیمم کرے دونوں کیلئے الگ الگ تیمم کرنے کی ضرورت نہیں ہے مسئلہ کسی نے تیمم کر کے نماز
پڑھ لی پھر پانی مل گیا اور وقت بھی ہے تو نماز کا دہرانا واجب نہیں وہی نماز تیمم سے درست ہو گئی
مسئلہ اگر پانی ایک میل شرعی سے دور نہیں لیکن وقت بہت تنگ ہے کہ اگر پانی لینے کو جائیگی
تو وقت جاتا رہیگا تو بھی تیمم درست نہیں ہے پانی لاوے اور قضا پڑھے مسئلہ پانی موجود
ہوتے وقت قرآن کو چھونے کیلئے تیمم درست نہیں مسئلہ اگر پانی آگے چلکر ملنے کی امید ہو تو
بہتر ہے کہ اول وقت نماز نہیں پڑھے بلکہ پانی کا انتظار کرے لیکن اتنی دیر نہ لگاوے کہ
وقت مکروہ ہو جاوے اور اگر پانی کا انتظار نہ کیا اول ہی وقت نماز پڑھ لی تب بھی درست ہے
مسئلہ اگر پانی پاس ہے لیکن یہ ڈر ہے کہ اگر ریل سے اترے گی تو ریل چلدیگی تب بھی
تیمم درست ہے یا سانپ وغیرہ کوئی جانور پانی کے پاس ہے جس سے پانی نہیں مل سکتا
تو بھی تیمم درست ہے۔ مسئلہ اسباب کے ساتھ پانی بندھا تھا لیکن یاد نہیں رہا اور تیمم کر کے
نماز پڑھ لی پھر یاد آیا کہ میرے اسباب میں تو پانی بندھا ہے تو اب نماز کا دہرانا واجب نہیں
مسئلہ جتنی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی مل جانے
سے بھی ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح اگر تیمم کر کے آگے چلی اور پانی ایک میل شرعی سے کم فاصلہ پر
رہ گیا تو بھی ٹوٹ گیا مسئلہ اگر وضو کا تیمم ہے تو وضو کے موافق پانی ملنے سے تیمم ٹوٹیگا
اور اگر غسل کا تیمم ہے تو جب غسل کے موافق پانی ملیگا تب تیمم ٹوٹیگا اگر پانی کم ملا تو تیمم
نہیں ٹوٹا مسئلہ اگر رستہ میں پانی ملا لیکن اسکو پانی کی کچھ خبر نہ ہوئی اور معلوم نہ ہوا کہ یہاں
پانی ہے تو بھی تیمم نہیں ٹوٹا اسی طرح اگر رستہ میں پانی ملا اور معلوم بھی ہو گیا لیکن ریل پر سے
اتر نہ سکی تو بھی تیمم نہیں ٹوٹا مسئلہ اگر بیماری کی وجہ سے تیمم کیا تو جب بیماری جاتی رہیگی کہ
وضو اور غسل نقصان نہیں کرے تو تیمم ٹوٹ جاویگا اب وضو کرنا اور غسل کرنا واجب ہے
مسئلہ پانی نہیں ملا اسوجہ سے تیمم کر لیا پھر ایسی بیماری ہو گئی جس سے پانی نقصان کرتا ہے
پھر بیماری کے بعد پانی مل گیا تو اب وہ تیمم باقی نہیں رہا جو پانی نہ ملنے کی وجہ سے کیا تھا۔
پھر سے تیمم کرے مسئلہ اگر نہانے کی ضرورت تھی اس لئے غسل کیا لیکن ذرا سا بدن سوکھا رہ گیا

اور پانی ختم ہو گیا تو ابھی وہ پاک نہیں ہوئی اسلئے کہ تیمم کر لینا چاہیے جب کہیں پانی ملے تو اتنی سوکھی جگہ دھو لیوے پھر سے نہانے کی ضرورت نہیں ہے مسئلہ اگر ایسے وقت پانی ملا کہ وضو بھی ٹوٹ گیا تو اس سوکھی جگہ کو پہلے دھو لیوے اور وضو کیلئے تیمم کرے اور اگر پانی اتنا کم ہے کہ وضو تو ہو سکتا ہے لیکن وہ سوکھی جگہ اتنے پانی میں نہیں دھل سکتی تو وضو کر لے اور اس سوکھی جگہ کے واسطے غسل کا تیمم کرے ہاں اگر اس غسل کا تیمم پہلے کر چکی ہو تو اب پھر تیمم کرنے کی ضرورت نہیں وہی پہلا تیمم باقی ہے مسئلہ کسی کا کپڑا یا بدن بھی نجس ہے اور وضو کی بھی ضرورت ہے اور پانی تھوڑا ہے تو بدن اور کپڑا دھو لیوے اور وضو کے عوض تیمم کرے۔

موزوں پر مسح کرنیکا بیان

مسئلہ اگر چمڑے کے موزے وضو کر کے پہن لیے اور پھر وضو ٹوٹ جاوے تو پھر وضو کرتے وقت موزوں پر مسح کر لینا درست ہے اور اگر موزہ اتار کر پھر دھو لیا کرے تو سب سے بہتر ہے مسئلہ اگر موزا اتنا چھوٹا ہو کہ ٹخنے موزے کے اندر چھپے ہوئے نہیں تو اس پر مسح درست نہیں اسی طرح اگر بغیر وضو کئے موزہ پہن لیا تو اس پر بھی مسح درست نہیں اتار کر پھر دھونا چاہیے مسئلہ مسافرت میں تین دن رات تک موزوں پر مسح درست ہے اور جو سفر میں نہ ہو اسکو ایک دن اور ایک رات اور جس وقت وضو ٹوٹا ہے اسوقت سے ایک دن رات یا تین دن رات کا حساب کیا جاوے گا جسوقت موزہ پہنا ہے اس کا اعتبار نہ کرینگے جیسے کسی نے ظہر کے وقت وضو کر کے موزہ پہنا پھر سورج ڈوبنے تک مسح کرنا درست ہے اور مسافرت میں تیسرے دن کے سورج ڈوبنے تک جب سورج ڈوب گیا تو اب مسح کرنا درست نہیں ہا مسئلہ اگر کوئی ایسی بات ہو گئی جس سے نہانا واجب ہو گیا تو موزہ اتار کر نہاوے غسل کے ساتھ موزے پر مسح کرنا درست نہیں مسئلہ موزہ پر مسح کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کی انگلیاں تر کر کے آگے کی طرف رکھے انگلیاں تو سموچی موزے پر رکھ دیوے اور ہتھیلی موزے سے الگ

رکھے پھر ان کو کھینچکر ٹخنے کی طرف لیجاوے تو بھی درست ہے مسئلہ اگر کوئی اُلٹا مسح کرے یعنی ٹخنے کی طرف کھینچکر اُنگلیوں کی طرف لاوے تو بھی جائز ہے لیکن مستحب کے خلاف ہے ایسے ہی اگر لمباؤ میں مسح نہ کرے بلکہ موزے کے چوڑان میں مسح کرے تو بھی درست ہے لیکن مستحب کے خلاف ہے مسئلہ اگر تلوے کی طرف یا ایڑی پر موزے کے اغل بغل مسح کرے تو یہ مسح درست نہیں ہوا مسئلہ اگر پوری اُنگلیوں کو موزہ پر نہیں رکھا بلکہ فقط انگلیوں کا سرا موزے پر رکھ دیا اور اُنگلیوں کو کھڑی رکھیں تو مسح درست نہیں ہوا البتہ اگر اُنگلیوں سے پانی برابر ٹپک رہا ہو جس سے بھر کر تینوں انگلیوں کے برابر پانی موزہ کو لگجاوے تو درست ہو جاویگا مسئلہ مسح میں مستحب تو یہی ہے کہ ہاتھ کی ہتھیلی کی طرف سے مسح کرے اور اگر کوئی ہتھیلی کے اوپر کی طرف سے مسح کرے تو بھی درست ہے مسئلہ اگر کسی نے موزہ پر مسح نہیں کیا لیکن پانی برستے وقت باہر نکلی یا بھیگی گھاس پر چلی جس سے موزہ بھیگ گیا تو مسح ہو گیا مسئلہ ہاتھ کی تین اُنگلیوں بھر ہر موزہ پر مسح فرض ہے اس سے کم میں مسح درست نہ ہوگا مسئلہ جو چیز وضو توڑ دیتی ہے اس سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے تو اگر کسی کا وضو تو نہیں ٹوٹا لیکن اس نے موزے اُتار ڈالے تو مسح جاتا رہا اب دونوں پیر دھولیوے پھر سے وضو کرلینے کی ضرورت نہیں ہے مسئلہ اگر ایک موزہ اُتار ڈالا تو دوسرا موزہ بھی اُتار کر دونوں پاؤں دھونا واجب ہے مسئلہ اگر مسح کی مدت پوری ہو گئی تو بھی مسح جاتا رہا اگر وضو نہ ٹوٹا ہو تو موزہ اُتار کر دونوں پاؤں دھوئے پورے وضو کا دہرانا واجب نہیں اور اگر وضو ٹوٹ گیا ہو تو موزے اُتار کر وضو کرے مسئلہ موزے پر مسح کر لینے کے بعد کہیں پانی میں پیر پڑ گیا اور موزہ ڈھیلا تھا اسلئے موزے کے اندر پانی چلا گیا اور سارا پاؤں یا آدھے سے زیادہ پاؤں بھیگ گیا تو بھی مسح جاتا رہا دوسرا موزہ بھی اُتار دیوے اور دونوں پیر اچھی طرح سے دھووے مسئلہ جو موزہ اتنا پھٹ گیا ہو کہ چلنے میں پیر کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر کھل جاتا ہے تو اس پر مسح درست نہیں اور اگر اس سے کم کھلتا ہو تو مسح درست ہے مسئلہ اگر موزہ کی سیون کھل گئی لیکن اس میں سے پیر نہیں دکھلائی دیتا تو مسح درست ہے

اور اگر ایسا ہو کہ چلتے وقت تین اُنگلیوں کے برابر دکھلائی دیتا ہے یوں نہیں دکھلائی دیتا تو
مسح درست نہیں۔ مسئلہ اگر ایک موزہ میں دو انگلیوں کے برابر پیر کھلتا ہے اور دوسرے
موزے میں ایک اُنگلی کے برابر ہو تو کچھ حرج نہیں مسح جائز ہے اور اگر ایک ہی موزہ کئی
جگہ سے پھٹا ہے اور سب ملا کر تین اُنگلیوں کے برابر کھل جاتا ہے تو مسح جائز نہیں اور اگر
اتنا کم ہو کہ سب کو ملا کر بھی پوری تین اُنگلیوں کے برابر نہیں ہوتا تو مسح درست ہے مسئلہ
کسی نے موزہ پر مسح کرنا شروع کیا اور ابھی ایک دن رات گزرنے نہ پایا تھا کہ مسافر ہو گئی
تو تین دن تین رات تک مسح کرتی رہی اور اگر سفر سے پہلے ہی ایک دن رات گذر جاوے
تو مدت ختم ہو چکی پیر دھو کر پھر سے موزے پہنے مسئلہ اور اگر مسافرت میں مسح کرتی تھی پھر
گھر پہنچ گئی تو اگر ایک دن رات پورا ہو چکا ہے تو اب موزہ اُتار دے اب اس پر مسح
درست نہیں اور اگر ابھی ایک دن رات بھی نہیں گزرا ہے تو ایک دن رات پورا کرے۔
اس سے زیادہ مسح درست نہیں مسئلہ اگر جراب کے اوپر موزے پہنے ہیں تب بھی موزوں پر
مسح درست ہے مسئلہ جرابوں پر مسح کرنا درست نہیں البتہ اگر ان پر چمڑا چڑھا دیا گیا
ہو بلکہ مردانے جوتے کی شکل پر چمڑا چڑھا دیا گیا ہو یا بہت سنگین اور
سخت ہوں کہ بغیر کسی چیز سے باندھے ہوئے آپ ہی آپ ٹھہرے رہتے ہوں اور ان کو
پہن کر تین چار میل رستہ بھی چل سکتی ہو تو ان صورتوں میں جراب پر مسح درست ہے
مسئلہ برقع اور دستانوں پر مسح درست نہیں۔

تمام شد

حصہ دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نجاست پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ نجاست کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جس کی نجاست زیادہ سخت ہے تھوڑی سی لگ جائے
تب بھی دھونے کا حکم ہے اس کو نجاست غلیظہ کہتے ہیں دوسری وہ جسکی نجاست ذرا
کم اور ہلکی ہے اس کو نجاست خفیفہ کہتے ہیں مسئلہ خون اور آدمی کا پاخانہ پیشاب اور
منی اور شراب اور کتے کا پاخانہ پیشاب اور سور کا گوشت اور اسکے بال ہڈی وغیرہ
اسکی ساری چیزیں اور گھوڑے گدھے کی لید اور گائے بھینس وغیرہ کا گوبر اور بکری اور
بھیڑ کی مینگنی غرضیکہ سب جانوروں کا پاخانہ اور مرغی بطخ اور مرغابی کی بیٹ اور گدھے
خچر اور سب حرام جانوروں کا پیشاب یہ سب چیزیں نجاست غلیظہ ہیں مسئلہ
دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاخانہ بھی نجاست غلیظہ ہے مسئلہ حرام پرندوں کی بیٹ
اور حلال جانوروں کا پیشاب نجاست خفیفہ ہے مسئلہ مرغی بطخ مرغابی کے سوا اور حلال
پرندوں کی بیٹ پاک ہے جیسے کبوتر گولا چڑیا مینا وغیرہ اور چمگادڑ کا پیشاب
اور بیٹ بھی پاک ہے مسئلہ نجاست غلیظہ میں سے اگر پتلی اور بہنے والی چیز کپڑے یا
بدن میں لگ جائے تو اگر پھیلاؤ میں روپے کے برابر یا اس سے کم ہو تو معاف ہے اس کے
بے دھوئے اگر نماز پڑھ لیوے تو نماز ہو جائے لیکن نہ دھونا اور اسی طرح نماز پڑھتے
رہنا مکروہ اور برا ہے اور اگر روپے سے زیادہ ہو تو وہ معاف نہیں ہے اسکے دھوئے
بغیر نہیں ہوگی اور اگر نجاست غلیظہ میں سے گاڑھی چیز لگ جائے جیسے پاخانہ اور مرغی
وغیرہ کی بیٹ تو اگر وزن میں ساڑھے چار ماشہ یا اس سے کم ہو تو بے دھوئے نماز
درست ہے اور اگر اس سے زیادہ لگ جائے تو بے دھوئے نماز درست نہیں ہے
مسئلہ اگر نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن میں لگ جائے تو جس حصہ میں لگی ہے اگر اسکے چوتھائی

جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے پھر دھوئے پھر جب پانی ٹپکنا موقوف ہو تب پھر دھوئے اسی
طرح تین دفعہ دھو لے تو وہ چیز پاک ہو جائیگی مسئلہ پانی کی طرح ہر چیز پتلی اور پاک چیز سے بھی
نجاست کا دھونا درست ہے اگر کوئی گلاب یا عرق گاؤ زبان یا کسی اور عرق سے
یا سرکے سے دھوئے تو بھی چیز پاک ہو جائیگی لیکن گھی یا تیل اور دودھ وغیرہ ایسی چیز سے
دھونا درست نہیں جس میں چکنائی ہو وہ چیز ناپاک رہیگی مسئلہ بدن میں یا کپڑے میں منی
لگ کر سوکھ گئی ہو تو کھرچ کر اور مل ڈالنے سے پاک ہو جاویگا اور اگر ابھی سوکھی نہ ہو تو
فقط دھونے سے پاک ہوگا۔ لیکن اگر کسی نے پیشاب کر کے استنجا نہیں کیا تھا ایسے وقت
منی نکلی تو وہ ملنے سے پاک نہ ہوگی اسکو دھونا چاہیے مسئلہ جوتے اور چمڑے کے موزے میں
اگر دلدار نجاست لگ کر سوکھ جائے جیسے گوبر پاخانہ خون منی وغیرہ تو زمین پر خوب گھس کر
نجاست چھڑا ڈالنے سے پاک ہو جاتا ہے یا کھرچ ڈالنے سے بھی پاک ہو جاتا ہے اور
اگر سوکھی نہ ہو تب بھی اگر اتنا رگڑ ڈالے اور گھس ڈالے کہ نجاست کا نام و نشان باقی نہ
رہے تو پاک ہو جاویگا۔ مسئلہ اور اگر پیشاب کی طرح کوئی نجاست جوتے یا چمڑے کے موزے میں
لگ گئی ہو جو دلدار نہیں ہے تو بے دھوئے پاک نہ ہوگا۔ مسئلہ کپڑا اور بدن فقط دھونے ہی سے
پاک ہوتا ہے چاہے دلدار نجاست لگے یا پتلی کسی اور طرح پاک نہیں ہوتا ہے مسئلہ آئینہ
اور شیشہ اور چھری چاقو چاندی سونے کے زیور پیتل لوہے گلٹ شیشہ وغیرہ کی چیزیں
اگر نجس ہو جاویں تو خوب پونچھ ڈالے اور رگڑ دینے یا مٹی سے مانجھ ڈالنے سے پاک ہو جاتی
ہیں لیکن نقشی چیزیں ہوں تو بے دھوئے پاک نہ ہونگی مسئلہ زمین پر نجاست پڑ گئی پھر ایسی
سوکھ گئی کہ نجاست کا نشان بالکل جاتا رہا نہ تو نجاست کا دھبہ ہے نہ بو آتی ہے تو
اس طرح سوکھ جانے سے زمین پاک ہو جاتی ہے لیکن ایسی زمین پر تیمم کرنا درست نہیں البتہ
نماز پڑھنا درست ہے جو اینٹیں یا پتھر چونے یا گارے سے زمین میں خوب جما دئیے گئے ہیں جیسے
کھرنجے زمین سے جڑا ہو سکھیا ان کا بھی یہی حکم ہے کہ سوکھ جانے اور نجاست کا نشان
دور ہونے سے پاک ہو جاویں گے مسئلہ جو اینٹیں فقط زمین پر بچھا دی گئیں ہیں چونہ یا گارے سے

انکی جو ترائی نہیں لگی ہے وہ سوکھنے سے پاک نہ ہوگی ان کو دھونا پڑے ۔ مسئلہ زمین پر
جو گھاس جمی ہوئی ہو گھاس بھی سوکھنے اور نجاست کا نشان جاتے رہنے سے پاک ہو جاتی ہے اگر
کٹی ہوئی گھاس ہو تو بے دھوئے پاک نہ ہوگی ۔ مسئلہ نجس چاقو چھری یا مٹی اور تانبے
وغیرہ کے برتن اگر دہکتی آگ میں ڈال دیے جائیں تو بھی پاک ہو جاتے ہیں ۔ مسئلہ ہاتھ میں
کوئی نجس چیز لگی تھی اسکو کسی نے زبان سے تین مرتبہ چاٹ لیا تو بھی پاک ہو جائے گا
مگر چاٹنا منع ہے یا چھاتی پر بچے کی قے کا دودھ لگ گیا پھر بچے نے تین دفعہ چوس کر پی لیا
تو پاک ہو گیا ۔ مسئلہ اگر کوئی کورا برتن نجس ہو جاوے اور وہ برتن نجاست کو چوس لیوے
تو فقط دھونے سے پاک نہ ہوگا بلکہ اس میں پانی بھر دیوے پھر نجاست کا اثر پانی میں آجاوے
تو گرا کر پھر بھر دیوے اسی طرح برابر کرتی رہے جب نجاست کا نام و نشان بالکل
جاتا رہے نہ رنگ باقی رہے نہ بدبو تب پاک ہوگا ۔ مسئلہ نجس مٹی سے جو برتن کمہار نے
بنائے تو جب تک وہ کچے ہیں ناپاک ہیں جب پکا لیے گئے تو پاک ہو گئے ۔ مسئلہ شہد
شیرہ یا گھی تیل ناپاک ہو گیا ہو تو جتنا تیل وغیرہ ہو اتنا یا اس سے زیادہ پانی ڈال کر
پکاوے جب پانی جل جائے تو پھر پانی ڈال کر جلاوے اسی طرح تین دفعہ کرنے سے
پاک ہو جاوے گا یا یوں کرو کہ جتنا گھی تیل ہو اتنا پانی ڈال کر ہلاؤ جب وہ پانی کے
اوپر آجائے تو کسی طرح اٹھا لو اسی طرح تین دفعہ پانی ملا کر اٹھاؤ تو پاک ہو جاوے گا
اور اگر گھی جم گیا ہو تو پانی ڈال کر آگ پر رکھ دو جب پگھل جائے تو اس کو نکال لو
تین مرتبہ اسی طرح کرو ۔ مسئلہ نجس رنگ میں کپڑا رنگا تو اتنا دھوئے کہ پانی صاف
آنے لگے تو پاک ہو جاویگا چاہے کپڑے سے رنگ چھوٹے یا نہ چھوٹے ۔
مسئلہ گوبر کے کنڈے اور لید وغیرہ نجس چیزوں کی راکھ پاک ہے اور ان کا دھواں
بھی پاک ہے ۔ روٹی میں لگ جاوے تو کچھ حرج نہیں ۔ مسئلہ بچھونے کا ایک کونا نجس
ہے اور باقی سب پاک ہے تو پاک کونے میں نماز پڑھنا درست ہے ۔ مسئلہ جس زمین کو
گوبر سے لیپا ہو وہ نجس ہے اس پر بغیر کوئی پاک چیز بچھائے نماز درست نہیں ۔ مسئلہ گوبر

لپی ہوئی زمین اگر سوکھ گئی ہو تو اس پر گیلا کپڑا بچھا کر بھی نماز پڑھنا درست ہے لیکن
وہ اتنا گیلا نہ ہو کہ اس زمین کو کچھ مٹی چھوٹ کر کپڑے میں بھر جائے مسئلہ پیر دھو کر
ناپاک زمین پر چلی اور پیر کا نشان زمین پر بن گیا تو اس سے پیر ناپاک نہ ہوگا ہاں اگر پیر
کے پانی سے زمین اتنی بھیگ جاوے کہ زمین کی کچھ مٹی یا نجس پانی پیر میں لگ جاوے تو
نجس ہو جاویگا مسئلہ نجس مہندی ہاتھ پیروں میں لگائی تو تین دفعہ خوب دھو ڈالنے
سے ہاتھ پیر پاک ہو جاوینگے رنگ کا چھڑانا واجب نہیں مسئلہ نجس سرمہ یا کاجل آنکھوں
میں لگایا تو اس کا پونچھنا واجب نہیں ہاں اگر پھیل کر باہر آنکھ کے آ گیا ہو تو دھونا
واجب ہے مسئلہ نجس تیل سر میں ڈال لیا یا بدن میں لگا لیا تو قاعدے کے موافق
تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاویگا کھلی ڈال کر یا صابن لگا کر تیل کا چھڑانا واجب
نہیں ہے مسئلہ کتے نے آٹے میں منہ ڈال دیا یا بندر نے جھوٹا کر دیا تو اگر آٹا گندھا
ہوا ہو تو جہاں منہ ڈالا ہے اتنا نکال ڈالے باقی کا کھانا درست ہے اور اگر سوکھا آٹا ہو
تو جہاں جہاں اسکے منہ کا لعاب لگا ہو نکال ڈالے باقی سب پاک ہے مسئلہ کتے کا
لعاب نجس ہے اور خود کتا نجس نہیں۔ سو اگر کتا کسی کے کپڑے یا بدن سے چھو جائے تو
نجس نہیں ہوتا چاہے کتے کا بدن سوکھا ہو یا گیلا ہاں اگر کتے کے بدن پر کوئی نجاست
لگی ہو تو اور بات ہے مسئلہ روبالی بھیگی ہونے کے وقت ہوا نکلے تو اس سے کپڑا نجس
نہیں ہوا مسئلہ نجس پانی میں جو کپڑا بھیگ گیا تھا اسکے ساتھ پاک کپڑے کو لپیٹ کر
رکھ دیا اور اس کی تری اس پاک کپڑے میں آ گئی لیکن نہ تو اس میں نجاست کا کچھ رنگ آیا
نہ بو آئی تو اگر یہ پاک کپڑا اتنا بھیگ گیا کہ نچوڑنے سے ایک آدھ قطرہ ٹپک پڑے یا نچوڑتے
وقت ہاتھ بھیگ جاوے تو وہ پاک کپڑا بھی نجس ہو جائیگا اور اگر اتنا نہ بھیگا ہو تو
پاک رہیگا اور اگر پیشاب وغیرہ خاص نجاست کے بھیگے ہوئے کپڑے کے ساتھ لپیٹ دیا تو
جب پاک کپڑے میں ذرا بھی اسکی نمی اور دھبا آ گیا تو نجس ہو جاویگا مسئلہ اگر لکڑی
کا تختہ ایک طرف سے نجس ہے اور دوسری طرف سے پاک ہے تو اگر اتنا موٹا ہے کہ بیچ سے

جو سکتا ہے تو اس کو پلٹ کر دوسری طرف نماز پڑھنا درست ہے اور اگر اتنا موٹا نہ ہو
تو درست نہیں مسئلہ دو تہہ کا کوئی کپڑا ہے اور ایک تہہ نجس ہے اور دوسری پاک
ہے اگر دونوں تہیں سلی ہوئی نہ ہوں تو پاک تہ کی طرف نماز پڑھنا درست ہے اور اگر
سلی ہوئی ہوں تو پاک تہہ پر بھی نماز پڑھنا درست نہیں۔

استنجے کا بیان

مسئلہ جب سو کر اٹھے تو جب تک گٹے تک ہاتھ نہ دھو لے اس وقت تک ہاتھ پانی میں
نہ ڈالے چاہے ہاتھ پاک ہو اور چاہے ناپاک ہو اگر پانی چھوٹے
برتن میں رکھا ہو جیسے لوٹا آبخورہ تو اس کو بائیں ہاتھ سے اٹھا کر داہنا ہاتھ پر ڈالے
اور تین دفعہ دھو لے پھر برتن داہنے ہاتھ میں لے بایاں ہاتھ تین دفعہ دھوئے اور
اگر چھوٹے برتن میں پانی نہ ہو بڑے مٹکے وغیرہ میں ہو تو کسی آبخورہ وغیرہ سے نکال لے
لیکن جس انگلیاں پانی میں نہ ڈوبنے پاویں اور اگر آبخورہ وغیرہ کچھ نہ ہو تو بائیں ہاتھ کی
انگلیوں سے چلو بنا کر پانی نکالے اور جہاں تک ہو سکے پانی میں انگلیاں کم ڈالے اور پانی
نکالنے کے پہلے داہنا ہاتھ دھوئے جب وہ ہاتھ دھل جائے تو داہنا ہاتھ جتنا چاہے ڈال
دے اور پانی نکال کر بایاں ہاتھ دھوئے اور یہ ترکیب ہاتھ دھونے کی اس وقت ہے کہ
ہاتھ ناپاک نہ ہوں اور اگر ناپاک ہوں تو ہرگز مٹکے میں ہاتھ نہ ڈالے بلکہ کسی اور ترکیب سے
پانی نکالے کہ نجس نہ ہونے پائے مثلاً پاک رومال ڈال کے نکالے اور جو پانی کی دھار
رومال سے بہے اس سے ہاتھ پاک کرے یا اور جس طرح ممکن ہو۔ درمختار صفحہ ۱۵۶ ج ۱
مسئلہ جو نجاست آگے یا پیچھے کی راہ سے نکلے اس کا استنجا کرنا سنت ہے۔ درمختار
ص ۲۲۶ ج ۱ مسئلہ اگر نجاست بالکل ادھر ادھر نہ لگے اس لئے پانی سے استنجا
نہ کرے بلکہ پاک پتھر یا ڈھیلے سے استنجا کرے اور اسی سے پونچھ ڈالے کہ نجاست جاتی
رہے اور بدن صاف ہو جائے تو بھی جائز ہے لیکن یہ بات صفائی مزاج کے بالکل خلاف
ہے البتہ اگر پانی نہ ہو یا کم ہو تو مجبوری ہے درمختار صفحہ ۲۲۷ ج ۱ مسئلہ ڈھیلے

استنجا کرنے کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے بس اتنا خیال رکھے کہ نجاست ادھر ادھر پھیلنے
نہ پائے اور بدن خوب صاف ہو جائے درمختار صفحہ ۲۴۴ ج ۱ مسئلہ ڈھیلے سے استنجا
کرنے کے بعد پانی سے استنجا کرنا سنت ہے۔ لیکن اگر نجاست ہتھیلی کے گہراؤ یعنی روپے
کے اندازے سے زیادہ پھیل جاوے تو ایسے وقت پانی سے دھونا واجب ہے بے دھوئے
نماز نہ ہوگی اور اگر نجاست پھیلی نہ ہو تو فقط ڈھیلے سے پاک کر کے بھی نماز درست ہے
لیکن سنت کے خلاف ہے درمختار صفحہ ۲۵۰ ج ۱ مسئلہ پانی سے استنجا کرے
تو پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھولیوے پھر تنہائی کی جگہ جا کر بدن ڈھیلا کر کے بیٹھے
اور اتنا دھوے کہ دل کہنے لگے کہ اب بدن پاک ہو گیا البتہ اگر کوئی شکی مزاج ہو کر
پانی بہت پھینکتا ہو پھر بھی دل کو اچھی طرح اطمینان نہیں ہوتا تو اسکو یہ حکم ہے کہ
تین دفعہ یا سات دفعہ دھولیوے بس اس سے زیادہ نہ دھوئے درمختار صفحہ
۲۴۹ ج ۱ مسئلہ اگر کہیں تنہائی کا موقع نہ ملے تو پانی سے استنجا کرنے کیلئے کسی
کے سامنے اپنے بدن کو کھولنا درست نہیں نہ مرد کے سامنے نہ کسی عورت کے سامنے ایسے
وقت استنجا نہ کرے اور بے استنجا کئے نماز پڑھ لے کیونکہ بدن کا کھولنا بڑا گناہ ہے۔
مسئلہ ہڈی اور نجاست جیسے گوبر لید وغیرہ اور کوئلہ کنکر اور شیشہ اور پکی اینٹ
اور کھانے کی چیز اور کاغذ سے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا برا اور منع ہے ایسا نہ کرنا چاہئے
لیکن اگر کوئی کرلے تو بدن پاک ہو جائے گا مسئلہ کھڑے کھڑے پیشاب کرنا منع ہے
مسئلہ پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ کرنا منع ہے مسئلہ چھوٹے
بچے کو قبلہ کی طرف بٹھلا کر ہگانا اور موتانا بھی مکروہ اور منع ہے مسئلہ استنجے کے بچے ہوئے
پانی سے وضو کرنا درست ہے اور وضو کے بچے ہوئے پانی سے استنجا بھی درست ہے لیکن
نہ کرنا بہتر ہے مسئلہ جب پاخانہ پیشاب کو جاوے تو پاخانہ کے دروازہ سے باہر بسم اللہ
کہے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ اور
ننگے سر نہ جاوے اور اگر کسی انگوٹھی وغیرہ پر اللہ و رسول کا نام ہو تو اسکو اتار ڈالے اور

پہلے بایاں پیر رکھے اور استنجا کا نام نہ لیوے اگر چھینک آوے تو دل ہی دل میں
الحمد للہ کہے زبان سے کچھ نہ کہے نہ وہاں کچھ بولے۔ نہ بات کرے پھر جب نکلنے لگے تو دہنا
پیر باہر نکالے اور دروازے سے نکل کر یہ دعا پڑھے غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ اور استنجے کے بعد بائیں ہاتھ کو زمین پر رگڑ کے مٹی
سے دھووے۔

نماز کا بیان

اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کا بہت بڑا رتبہ ہے کوئی عبادت اللہ تعالیٰ کے نزدیک
نماز سے زیادہ پیاری نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز سے زیادہ کوئی عبادت
نہیں اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نمازیں فرض کر دی ہیں انکے پڑھنے کا بڑا ثواب ہے
اور انکے چھوڑنے سے بڑا گناہ ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اچھی طرح
سے وضو کیا کرے اور خوب دل لگا کر اچھی نماز پڑھا کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ
اسکے چھوٹے چھوٹے گناہ سب بخش دیگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
نماز دین کا ستون ہے سو جس نے نماز کو اچھی طرح پڑھا اس نے دین کو ٹھیک رکھا
اور جس نے اس ستون کو گرا دیا یعنی نماز نہ پڑھی اس نے دین برباد کر دیا اور حضرت
نے فرمایا ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کی پوچھ ہوگی اور نمازیوں کے ہاتھ اور
پاؤں اور منہ قیامت میں آفتاب کی طرح چمکتے ہونگے اور بے نمازی دولت سے محروم
رہینگے اور حضرت نے فرمایا ہے کہ نمازیوں کا حشر قیامت کے دن نبیوں اور شہیدوں
اور ولیوں کے ساتھ ہوگا اور بے نمازیوں کا حشر فرعون ہامان اور قارون ان بڑے
بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا اسلئے نماز پڑھنا بہت ضروری ہے اور نہ پڑھنے سے دین اور
دنیا دونوں کا بہت نقصان ہوتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ بے نمازی کافروں کے
برابر سمجھا گیا خدا کی پناہ نماز نہ پڑھنا کتنی بڑی بات ہے البتہ ان لوگوں پر نماز واجب
نہیں مجنون اور چھوٹی لڑکی اور لڑکا جبکہ ابھی جوان نہ ہوئے ہوں باقی سب بالغوں

پہ فرض ہے۔ لیکن اولاد جب سات برس کی ہو جائے تو ماں باپ کو حکم ہے کہ ان سے نماز پڑھوادیں اور جب دس برس کی ہو جائے تو مار کر پڑھوادیں اور نماز کا چھوڑنا کبھی کسی وقت درست نہیں ہے جس طرح ہو سکے نماز ضرور پڑھے اور اگر نماز پڑھنا بھول گئی اور بالکل ہی یاد نہ رہا جب وقت جاتا رہا جب یاد آیا کہ میں نے نماز نہیں پڑھی یا ایسی غافل سوگئی کہ آنکھ نہ کھلی اور نماز قضا ہو گئی اور ایسے وقت گناہ نہیں ہوگا۔ لیکن جب یاد آئے اور آنکھ کھلے تو وضو کر کے فوراً قضا پڑھ لینا فرض ہے البتہ اگر وہ وقت مکروہ ہو تو ذرا ٹھیر جائے تاکہ مکروہ وقت نکل جائے اسی طرح سے جو نمازیں بے ہوشی کی وجہ سے نہیں پڑھیں اس میں بھی گناہ نہیں لیکن ہوش آنے کے بعد فوراً قضا پڑھنی پڑے گی۔

نوٹ: مسلمان اور جوان ہونے کا بیان اور کفر کا بیان سے پہلے اس حصہ کے آخری حصہ پر دیکھو۔

نماز کے وقتوں کا بیان

مسئلہ: پچھلی رات کو صبح ہوتے وقت پورب کی طرف یعنی جدھر سے سورج نکلتا ہے آسمان کے لنبان پر کچھ سپیدی دکھائی دیتی ہے پھر تھوڑی دیر میں آسمان کے کنارے پر چوڑان میں سپیدی معلوم ہوتی ہے اور آناً فاناً بڑھتی جاتی ہے اور تھوڑی دیر میں بالکل اجالا ہو جاتا ہے تو جب سے یہ چوڑی سپیدی دکھلائی دے تب سے فجر کی نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور آفتاب نکلنے تک باقی رہتا ہے۔ جب آفتاب کا ذرا سا کنارا نکل آتا ہے تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن اول ہی وقت بہت تڑکے نماز پڑھ لینا بہتر ہے۔

مسئلہ۔ دوپہر ڈھل جانے سے ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور دوپہر ڈھل جانے کی نشانی یہ ہے کہ لمبی چیزوں کا سایہ پچھم سے شمال کی طرف مڑنے لگے اور سر کا سرکتا بالکل اتر کی سیدھ میں آکر پورب کی طرف مڑنے لگے بس سمجھو کہ دوپہر ڈھل گئی اور پورب کی طرف منھ کر کے کھڑے ہونے سے بائیں ہاتھ کی طرف کا نام شمال ہے اور ایک پہچان اس سے بھی آسان ہے وہ یہ کہ سورج نکل کر جتنا اونچا ہوتا جاتا ہے ہر چیز کا سایہ گھٹتا جاتا ہے

پس جب گھٹنا موقوف ہو جائے اُسوقت ٹھیک دوپہر کا وقت ہے پھر جب سایہ
بڑھنا شروع ہو جاوے تو سمجھو دن ڈھل گیا بس اسیوقت سے ظہر کا وقت شروع
ہوتا ہے اور جتنا ٹھیک دوپہر کا ہوتا ہے اُسکو چھوڑ کر جب تک ہر چیز کا سایہ دونہ
نہ ہو جائے اسوقت تک ظہر کا وقت رہتا ہے مثلاً ایک ہاتھ لکڑی کا سایہ ٹھیک دوپہر کو
چار انگل تھا تو جبتک دو ہاتھ اور چار انگل نہو تب تک ظہر کا وقت ہے اور جب دو ہاتھ
چار انگل ہو گیا تو عصر کا وقت آگیا اور عصر کا وقت سورج ڈوبنے تک باقی رہتا ہے
لیکن جب سورج کا رنگ بدل جاوے اور دھوپ زرد پڑ جائے اُسوقت عصر کی نماز
مکروہ ہے اگر کسی وجہ سے اتنی دیر ہو گئی تو خیر پڑھ لیوے قضا نہ کرے لیکن پھر کبھی اتنی
دیر نہ کرے اور اس عصر کے سوا اور کوئی نماز ایسے وقت درست نہیں ہے نہ قضا نہ نفل
کچھ نہ پڑھے مسئلہ جب سورج ڈوب گیا تو مغرب کا وقت آگیا اور جب تک پچھم کی
طرف آسمان کے کنارے پر سرخی باقی رہے تب تک مغرب کا وقت رہتا ہے لیکن مغرب کی نماز
میں دیر نہ کرے کہ تارے خوب چھٹک جائیں کہ اتنی دیر کرنا مکروہ ہے پھر جب وہ سرخی
جاتی رہے تو عشا کا وقت شروع ہو گیا اور صبح ہوتے تک باقی رہتا ہے لیکن آدھی رات
کے بعد عشا کا وقت مکروہ ہو جاتا ہے اور ثواب کم ملتا ہے اس لئے اتنی دیر کر کے نماز نہ
پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ تہائی رات جانے سے پہلے ہی پہلے پڑھ لیوے۔ مسئلہ گرمی کے
موسم میں ظہر کی نماز میں جلدی نہ کرے گرمی کی تیزی کا وقت جاتا رہے تب پڑھنا مستحب
ہے اور جاڑوں میں اول وقت نماز پڑھ لینا مستحب ہے مسئلہ اور عصر کی نماز ذرا اتنی دیر
کر کے پڑھنا بہتر ہے کہ وقت آنے کے بعد اگر کچھ نفلیں پڑھنا چاہے تو پڑھ سکے کیونکہ
عصر کے بعد وہ نفلیں پڑھنا درست نہیں ہے چاہے گرمی کا موسم ہو یا جاڑے کا دونوں کا
ایک ہی حکم ہے لیکن اتنی دیر نہ کرے کہ سورج میں زردی آجائے اور دھوپ رنگ بس جائے اور
مغرب کی نماز میں جلدی کرنا اور سورج ڈوبتے ہی پڑھ لینا مستحب ہے مسئلہ جو کوئی
تہجد کی نماز پچھلی رات کو اٹھ کر پڑھا کرتی ہو تو اگر اسکا بھروسہ ہو کہ آنکھ ضرور کھلے گی تو

اسکو وتر کی نماز تہجد کے بعد پڑھنا بہتر ہے لیکن اگر آنکھ کھلنے کا اعتبار نہ ہو اور سو جانے کا
ڈر ہو تو عشا کے بعد سونے سے پہلے ہی پڑھ لینا چاہیئے۔ مسئلہ بدلی کے دن فجر اور ظہر
اور مغرب کی نماز ذرا دیر کر کے پڑھنا بہتر ہے اور عصر کی نماز میں جلدی کرنا مستحب ہے
مسئلہ سورج نکلتے وقت اور ٹھیک دوپہر کو اور سورج ڈوبتے وقت کوئی نماز صحیح نہیں
ہے البتہ عصر کی نماز اگر ابھی نہ پڑھی ہو تو وہ سورج ڈوبتے وقت بھی پڑھ لے اور ان
تینوں وقتوں میں سجدۂ تلاوت بھی مکروہ اور منع ہے۔ مسئلہ فجر کی نماز پڑھ لینے
بعد جب تک سورج نکل کے اونچا نہ ہو جائے نفل نماز پڑھنا درست ہے اور سجدۂ تلاوت
بھی درست ہے اور جب سورج نکل آیا تو جبتک روشنی نہ آجائے قضا نماز بھی درست
نہیں ایسے ہی عصر کی نماز پڑھ لینے کے بعد نفل نماز پڑھنا جائز نہیں البتہ قضا نماز
اور سجدہ کی آیت کا سجدہ درست ہے لیکن جب دھوپ پھیکی پڑ جائے تو یہ بھی
درست نہیں۔ مسئلہ فجر کے وقت سورج نکل آنے کے ڈر سے جلدی کیساتھ فقط فرض
پڑھ لئے تو اب جبتک سورج اونچا اور روشن نہ ہو جائے تب تک سنت نہ پڑھے جب ذرا
روشنی آجائے تب سنت وغیرہ جو نماز چاہے پڑھے۔ مسئلہ جب صبح ہو جائے اور فجر کا وقت
آجائے دو رکعت سنت اور دو رکعت فرض کے سوا اور کوئی نفل نماز پڑھنا درست
نہیں یعنی مکروہ ہیں البتہ قضا نمازیں پڑھنا اور سجدہ کی آیت پر سجدہ کرنا درست ہے۔
مسئلہ اگر فجر کی نماز پڑھنے میں سورج نکل آیا اور نماز نہیں ہوئی سورج میں روشنی آجانے
کے بعد قضا پڑھے اور اگر عصر کی نماز پڑھنے میں سورج ڈوب گیا تو نماز ہو گئی قضا نہ پڑھے
مسئلہ عشا کی نماز پڑھنے سے پہلے سو رہنا مکروہ ہے نماز پڑھ کے سو رہنا چاہیئے لیکن کوئی مریض
یا سفر سے بہت تھکا ماندہ ہو اور کسی سے کہدے کہ مجھکو نماز کے وقت جگا دینا اور وہ دوسرا دعدہ
کرلے تو سو رہنا درست ہے۔

نماز کی شرطوں کا بیان

مسئلہ نماز کے شروع کرنے سے پہلے کئی چیزیں واجب ہیں اگر وضو نہ ہو تو وضو کرے نہانیکی

ضرورت ہو تو غسل کرے بدن یا کپڑے پر کوئی نجاست لگی ہو تو اسکو پاک کرے جس جگہ
نماز پڑھتی ہے وہ بھی پاک ہونی چاہیئے فقط منھ اور دونوں ہتھیلی اور دونوں پیر کے
سوا سر سے پیر تک سارا بدن خوب ڈھانک لیوے قبلہ کی طرف منھ کرے جس نماز کو پڑھنا
چاہتی ہے اس کی نیت یعنی دل سے ارادہ کرے وقت آنے کے بعد نماز پڑھے یہ سب
چیزیں نماز کے لئے شرط ہیں اگر اس میں سے ایک چیز بھی چھوٹ جاویگی تو نماز نہ ہوگی مسئلہ اگر یک
تن زیب یا جالی وغیرہ کا بہت باریک دوپٹہ اوڑھ کر نماز پڑھنا درست نہیں مسئلہ اگر
نماز پڑھتے وقت چوتھائی پنڈلی یا چوتھائی ران یا چوتھائی بازو کھل جاوے اور اتنی دیر کھلی
رہے جتنی دیر میں تین بار سبحان اللہ کہہ سکے تو نماز جاتی رہے پھر سے پڑھے اور اگر اتنی دیر نہیں
لگی بلکہ کھلتے ہی ڈھک لیا تو نماز ہوگئی اسی طرح جتنے بدن کا ڈھانکنا واجب ہے اس میں
سے چوتھائی عضو کھل جاویگا تو نماز نہ ہوگی جیسے ایک کان کا چوتھائی یا چوتھائی سر یا
چوتھائی بال یا چوتھائی پیٹ یا چوتھائی پیٹھ۔ چوتھائی گردن چوتھائی سینہ یا چوتھائی
چھاتی وغیرہ کھل جانے سے نماز نہ ہوگی مسئلہ جو لڑکی ابھی جوان نہیں ہوئی اگر اس کی اوڑھنی
سرک گئی اور اس کا سر کھل گیا تو اس کی نماز ہوگئی مسئلہ اگر کپڑے یا بدن پر نجاست لگی ہے
لیکن پانی کہیں نہیں ملتا تو اسی طرح نجاست کے ساتھ نماز پڑھ لیوے مسئلہ اور اگر سارا
کپڑا نجس ہو یا پورا کپڑا نجس نہیں لیکن بہت ہی کم پاک ہے یعنی ایک چوتھائی سے کم پاک ہے
اور باقی سب کا سب نجس ہے تو یہ بھی درست ہے کہ اس کپڑے کو پہنے پہنے نماز پڑھے اور یہ
بھی درست ہے کہ کپڑا اتار ڈالے اور ننگی ہو کر نماز پڑھے لیکن اسی نجس کپڑے کو پہن کر پڑھنا
بہتر ہے اگر چوتھائی کپڑا یا چوتھائی سے زیادہ پاک ہو تو ننگی ہو کر نماز پڑھنا درست نہیں اسی
نجس کپڑے کو پہن کر پڑھنا واجب ہے مسئلہ اگر کسی کے پاس بالکل کپڑا نہ ہو تو ننگی نماز پڑھے
لیکن ایسی جگہ پڑھے کہ کوئی دیکھ نہ سکے اور کھڑے ہو کر نہ پڑھے بلکہ بیٹھ کر پڑھے اور رکوع سجدہ
کو اشارہ سے ادا کرے اور اگر کھڑے کھڑے پڑھے اور رکوع سجدہ ادا کرے تو بھی درست ہے
نماز ہو جائیگی لیکن بیٹھ کر پڑھنا درست ہے مسئلہ مسافرت میں کسی کے پاس تھوڑا سا پانی

ہے اگر نجاست دھوتی ہے تو وضو کیلئے نہیں بچتا اور اگر وضو کرے تو نجاست پاک کرنے کیلئے پانی نہیں بچے گا تو اس پانی سے نجاست دھو ڈالے پھر وضو کیلئے تیمم کرے مسئلہ ظہر کی نماز پڑھی لیکن جب پڑھ چکی تب معلوم ہوا کہ جس وقت نماز پڑھی تھی اُس وقت ظہر کا وقت نہیں رہا تھا بلکہ عصر کا وقت آ گیا تھا تو اب پھر قضا پڑھنا واجب نہیں ہے بلکہ وہی نماز جو پڑھی ہے قضا میں آ جاویگی اور ایسا سمجھینگے گویا قضا پڑھی تھی مسئلہ اور اگر وقت آ جانے سے پہلے ہی نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوئی مسئلہ زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ دل میں جب اتنا سوچ لیوے کہ میں آج کی ظہر کی فرض نماز پڑھتی ہوں اور اگر سنت پڑھتی ہو تو یہ سوچ لیوے کہ ظہر کی سنت پڑھتی ہوں بس اتنا خیال کر کے اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیوے تو نماز ہو جاویگی جو لمبی چوڑی نیت لوگوں میں مشہور ہے اسکا کہنا کچھ ضروری نہیں ہے مسئلہ اگر زبان سے نیت کہنا چاہے تو اتنا کہہ لینا کافی ہے نیت کرتی ہوں آج کے ظہر کے فرض کی اللہ اکبر یا نیت کرتی ہوں ظہر کی سنتوں کی اللہ اکبر اور چار رکعت نماز وقت ظہر منہ میرا طرف کعبہ شریف کے یہ سب کہنا ضروری نہیں ہے چاہے کہے چاہے نہ کہے مسئلہ اگر دل میں تو یہی خیال ہے کہ میں ظہر کی نماز پڑھتی ہوں لیکن ظہر کی زبان سے عصر کا وقت نکل گیا تو بھی نماز ہو جاوے گی مسئلہ اگر بھولے سے چار رکعت کی جگہ چھ رکعت یا تین زبان سے نکل جاوے تو بھی نماز ہو جاویگی مسئلہ اگر کئی نمازیں قضا ہو گئیں اور قضا پڑھنے کا ارادہ کیا تو وقت مقرر کر کے نیت کرے کہ ظہر کے فرض کی نماز قضا پڑھتی ہوں اگر عصر کی قضا پڑھنی ہو تو نیت کرے عصر کے فرض کی قضا پڑھتی ہوں اسی طرح جس وقت کی قضا پڑھنی ہو خاص اسی کی نیت کرنا چاہیئے اگر فقط اتنی نیت کر لی کہ میں قضا نماز پڑھتی ہوں اور خاص اس وقت کی نیت نہیں کی تو قضا صحیح نہ ہو گی پھر سے پڑھنی پڑے گی مسئلہ اگر کئی دن کی نمازیں قضا ہو گئیں تو دن تاریخ بھی مقرر کر کے نیت کرنا چاہیئے جیسے کسی کی سنیچر اتوار پیر اور منگل چار دن کی نمازیں جاتی رہیں تو اب فقط اتنی نیت کر لیا کہ میں فجر کی نماز پڑھتی ہوں درست نہیں بلکہ یوں نیت

کہے کہ سنیچر کی فجر کی قضا پڑھتی ہوں پھر ظہر پڑھتے وقت کہے سنیچر کی ظہر کی قضا پڑھتی ہوں اسی
طرح سبھی جانے پھر جب سنیچر کی نمازیں قضا ادا کر چکے تو کہے کہ اتوار کی فجر کی قضا پڑھتی
ہوں اسی طرح سب نمازیں قضا پڑھے اگر کئی مہینے اور کئی سال کی نمازیں قضا ہوں
تو مہینے اور سال کا بھی نام لیوے اور کہے کہ فلانے سال کی فلانے مہینے کی فلاں تاریخ کی
فجر کی قضا پڑھتی ہوں لیکن اس طرح نیت کئے قضا صحیح نہیں ہوتی ۔ مسئلہ اگر کسی کو دن
تاریخ مہینہ سال کچھ یاد نہ ہو تو یوں نیت کرے کہ فجر کی نمازیں جتنی میرے ذمہ قضا
ہیں ان میں سے جو سب سے اول ہے اس کی قضا پڑھتی ہوں یا ظہر کی نمازیں جتنی میرے
ذمے قضا ہیں ان میں سے جو سب سے اول ہے اس کی قضا پڑھتی ہوں اسی طرح نیت
کر کے برابر قضا پڑھتی رہے جب دل گواہی دیدے کہ اب سب نمازیں جاتی رہی ہیں یا
سب کی قضا پڑھ چکی ہوں تو قضا پڑھنا چھوڑ دے ۔ مسئلہ سنت نفل اور تراویح کی نماز
میں فقط اتنی نیت کر لینا کافی ہے کہ میں نماز پڑھتی ہوں سنت ہونے اور نفل ہونے کی
نیت نہیں کی تو بھی درست ہے مگر سنت تراویح کی نیت کر لینا زیادہ احتیاط کی بات ہے

قبلہ کی طرف منہ کرنے کا بیان

مسئلہ اگر کسی ایسی جگہ ہے کہ قبلہ معلوم نہیں ہوتا کدھر ہے اور نہ وہاں کوئی ایسا آدمی
ہے جس سے پوچھ سکے تو اپنے دل میں سوچے جدھر دل گواہی دے اسی طرف پڑھ لیوے
اگر بے سوچے پڑھ لیوے گی تو نماز نہ ہوگی لیکن اگر بعد میں معلوم ہو جائے کہ ٹھیک
قبلہ ہی کی طرف پڑھی ہے تو نماز ہو جاوے گی اور اگر وہاں آدمی موجود ہے لیکن پردہ کی
شرم کے مارے پوچھا نہیں اسی طرح نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوئی ایسے وقت ایسی
شرم نہ کرنا چاہیئے بلکہ پوچھ کر نماز پڑھے ۔ مسئلہ اگر کوئی بتلانے والا نہ ملا اور دل کی
گواہی پر نماز پڑھ لی پھر معلوم ہوا جدھر نماز پڑھی ہے ادھر قبلہ نہیں ہے تو بھی نماز ہو گئی
مسئلہ اگر بے سوچے نماز پڑھتی تھی پھر نماز ہی میں معلوم پڑ گیا کہ قبلہ ادھر نہیں ہے

بلکہ فلانی طرف ہے تو نماز ہی میں قبلہ کی طرف گھوم جاوے۔ اب معلوم ہو جانے کے بعد اگر قبلہ کی طرف نہ پھرے گی تو نماز نہ ہوگی۔ **مسئلہ** اگر کوئی کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھے تو یہ بھی جائز ہے اور اس کے اندر نماز پڑھنے والی کو اختیار ہے جدھر چاہے منہ کرکے نماز پڑھے۔ **مسئلہ** کعبہ شریف کے اندر فرض نماز بھی درست ہے اور نفل بھی درست ہے۔

فرض نماز پڑھنے کے طریقہ کا بیان

مسئلہ نماز کی نیت کرکے اللہ اکبر کہے اور اللہ اکبر کہتے وقت دونوں ہاتھ کندھے تک اُٹھاوے لیکن ہاتھوں کو دوپٹے سے باہر نہ نکالے پھر سینے پر ہاتھ باندھے اور داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھ دے اور یہ دعا پڑھے سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ۔ پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر الحمد پڑھے اور وَلَا الضَّالِّیْنَ کے بعد آمین کہے پھر بسم اللہ پڑھ کر کوئی سورت پڑھے پھر اللہ اکبر کہہ کے رکوع میں جاوے اور سبحان ربی العظیم تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ کہے اور رکوع میں دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھ دے اور دونوں بازو پہلو سے خوب ملائے رہے اور دونوں پیر کے ٹخنے بالکل ملا دیوے پھر سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہتی ہوئی سر کو اُٹھا دے جب خوب سیدھی کھڑی ہو جاوے تو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی سجدے میں جاوے زمین پر پہلے گھٹنے رکھے پھر کانوں کے برابر ہاتھ رکھے اور انگلیاں خوب ملا لیوے پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں ماتھا رکھے اور سجدے کے وقت ماتھا اور ناک دونوں زمین پر رکھ دے اور ہاتھ پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھے مگر پاؤں کھڑے نہ کرے بلکہ داہنی طرف کو نکال دے اور خوب سمٹ کر اور دب کر سجدہ کرے پیٹ دونوں رانوں سے اور بانہیں دونوں پہلو سے ملا دیوے اور دونوں بانہیں زمین پر رکھ دے اور سجدہ میں کم از کم تین دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ کہے پھر اللہ اکبر کہتی

ہی اُٹھے مذہب اچھی طرح بیٹھ جاوے تب دوسرا سجدہ اللہ اکبر کہہ کر کرے اور کم
کم تین دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ کہے اللہ اکبر کہتی ہوئی سیدھی کھڑی ہو جاوے اور زمین
پر ہاتھ ٹیک کر نہ اُٹھے پھر بسم اللہ کہہ کر الحمد اور سورت پڑھ کر دوسری رکعت اسی
طرح پوری کرے جب دوسرا سجدہ کر چکے تو بائیں چوتڑ پر بیٹھے اور اپنے دونوں پاؤں
داہنی طرف نکال دیوے اور دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لے اور انگلیاں خوب
ملا کر رکھے پھر پڑھے التحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام
علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلیٰ عبا
د اللہ الصالحین اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان
محمدا عبدہ ورسولہ اور جب کلمہ پر پہنچے تو بیچ کی انگلی اور انگوٹھے
حلقہ بنا کر لا الٰہ کہنے کے وقت کلمہ کی انگلی اٹھاوے اور الا اللہ کہنے کے وقت جھکاوے
مگر عقد و حلقہ کی ہیئت کو آخر نماز تک باقی رکھے اور اگر چار رکعت پڑھنا ہو تو اس سے
زیادہ کچھ نہ پڑھے بلکہ فوراً اللہ اکبر کہہ کے اٹھ کھڑی ہو اور دو رکعتیں اور پڑھ لے اور
فرض نماز میں پچھلی دو رکعتوں میں الحمد کے ساتھ اور کوئی سورت نہ ملاوے جب چوتھی
رکعت پر بیٹھے تو پھر التحیات پڑھ کے یہ درود پڑھے اللہم صل علیٰ محمد وعلیٰ
آل محمد کما صلیت علیٰ ابراہیم وعلیٰ آل ابراہیم انک حمید
مجید اللہم بارک علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراہیم
وعلیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید پھر یہ دعا پڑھے ربنا آتنا فی الدنیا
حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار یا یہ دعا پڑھے اللہم
اغفرلی ولوالدی ولجمیع المومنین والمومنات والمسلمین
والمسلمات الاحیاء منہم والاموات یا کوئی اور دعا پڑھے جو
حدیث یا قرآن مجید میں آئی ہو پھر اپنے داہنی طرف سلام پھیرے اور کہے السلام علیکم و
رحمۃ اللہ پھر یہی کہہ کر بائیں طرف سلام پھیرے ۔ سلام کے وقت فرشتوں پر

سلام کرنے کی نیت کرے یہ نماز پڑھنے کا طریقہ ہے لیکن اس میں سے جو فرائض ہیں ان میں سے اگر ایک بات بھی چھوٹ جاوے تو نماز نہیں ہوتی چاہے قصداً چھوڑا ہو یا بھولے سے یا دونوں کا ایک حکم ہے اور بعض چیزیں واجب ہیں کہ اس میں سے اگر کوئی چیز قصداً چھوڑ دے نماز نکمی اور خراب ہو جاتی ہے اور پھر سے نماز پڑھنی پڑتی ہے اگر کوئی پھر سے نماز نہ پڑھے تو خیر تب بھی فرض سر سے اتر جاتا ہے لیکن بہت گناہ ہوتا ہے۔ اور اگر بھولے سے چھوٹ جاوے تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز ہو جاویگی اور بعضی چیزیں سنت ہیں اور بعضی چیزیں مستحب ہیں۔ ہدایہ صفحہ ۹۴ ج ا مسئلہ نماز میں چھ چیزیں فرض ہیں نیت باندھتے وقت اللہ اکبر کہنا۔ کھڑا ہونا۔ قرآن مجید میں سے کوئی سورت یا آیت پڑھنا۔ رکوع کرنا اور دونوں سجدے کرنا اور نماز کے آخر میں جتنی دیر التحیات پڑھنے میں لگتی ہے اتنی دیر بیٹھنا۔ ہدایہ صفحہ ۸۳ ج ۱۔ مسئلہ یہ چیزیں نماز میں واجب ہیں الحمد پڑھنا اس کے ساتھ کوئی سورت ملانا ہر فرض کو اپنے اپنے موقع پر ادا کرنا اور پہلے کھڑے ہو کر الحمد پڑھنا اور پھر سورت ملانا پھر رکوع کرنا پھر رکوع کرنا پھر سجدہ کرنا۔ دو رکعت پر بیٹھنا دونوں بیٹھکوں میں التحیات پڑھنا وتر کی نماز میں دعا قنوت پڑھنا السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہہ کر سلام پھیرنا ہر چیز کو اطمینان سے ادا کرنا اور بہت جلدی نہ کرنا۔ ایضاً مسئلہ ان باتوں کے سوا جتنی اور باتیں ہیں وہ سب سنت ہیں لیکن بعضی ان میں سے مستحب ہیں۔ ایضاً۔ مسئلہ اگر کوئی نماز میں الحمد نہ پڑھے بلکہ کوئی اور آیت یا کوئی اور پوری سورت پڑھے یا فقط الحمد پڑھے اسکے ساتھ کوئی سورت یا کوئی آیت نہ ملاوے یا دو رکعت پڑھ کے نہ بیٹھے بے بیٹھے ہوئے اور بے التحیات پڑھے تیسری رکعت کیلئے کھڑی ہو جاوے یا بیٹھ تو گئی لیکن التحیات نہیں پڑھی تو ان سب صورتوں میں سر سے فرض تو اتر جاوے گا لیکن نماز بالکل نکمی اور خراب ہے پڑھنا پھر سے واجب ہے نہ پڑھے گی تو بڑا گناہ ہوگا البتہ اگر بھولے سے ایسا کیا تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاویگی مسئلہ اگر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے موقع پر سلام نہیں پھیرا بلکہ سلام کا وقت آیا تو کسی سے بول پڑی یا باتیں کرنے لگی یا اٹھ کے کہیں چلی گئی اور کوئی ایسا کام کیا جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو اسکا بھی یہی حکم ہے کہ فرض تو اتر جائیگا لیکن نماز کا دہرانا واجب ہے پھر سے نہ پڑھیگی تو گناہ ہوگا۔ منیہ صفحہ ۱۲۵ مسئلہ اگر پہلے سورت پڑھی پھر الحمد پڑھی تب بھی نماز دہرانا پڑیگی اور اگر بھولے سے ایسا کیا تو سجدہ سہو کرلے۔ ایضاً مسئلہ الحمد کے بعد کم از کم تین آیتیں پڑھنی چاہئیں اگر ایک ہی آیت یاد آتی ہیں الحمد کے بعد پڑھے تو اگر وہ ایک آیت اتنی بڑی ہو کہ چھوٹی چھوٹی تین آیتوں کی برابر ہو جائے تب بھی درست ہے۔ درمختار صفحہ ۱۷ ج ۱ مسئلہ اگر کوئی رکوع سے کھڑی ہو کر سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد یا رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھے یا سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ نہ پڑھے یا سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ نہ پڑھے یا آخری بیٹھک میں التحیات کے بعد درود شریف نہ پڑھے تو بھی نماز ہوگئی لیکن سنت کے خلاف ہے اسی طرح سنت کے خلاف اگر درود شریف کے بعد کوئی دعا نہ پڑھی فقط درود پڑھکر نماز پھیر دیا تب بھی نماز درست ہی لیکن سنت کے خلاف ہے درمختار صفحہ ۵۱۵ ج ۱ مسئلہ نیت باندھتے وقت ہاتھوں کا اٹھانا سنت ہے اگر کوئی نہ اٹھادے تب بھی نماز درست ہے مگر خلاف سنت ہے مسئلہ ہر رکعت میں بسم اللہ پڑھکر الحمد پڑھے اور جب کوئی سورت ملاوے تو سورت سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیوے یہی بہتر ہے مسئلہ سجدہ کے وقت اگر ناک اور ماتھا دونوں زمین پر نہ رکھے بلکہ فقط ماتھا زمین پر رکھے اور ناک نہ رکھے تب بھی نماز درست ہے اور اگر ماتھا نہیں لگایا فقط ناک زمین پر لگادی تو نماز نہیں ہوئی البتہ کچھ مجبوری ہو تو فقط ناک لگانا بھی درست ہے۔ درمختار صفحہ ۲۷ ج ۱ مسئلہ اگر رکوع کے بعد اچھی طرح کھڑی نہیں ہوئی ذرا سا سر اٹھا کر سجدہ میں چلی گئی تو نماز پھر سے پڑھے۔ شامی صفحہ ۱۹ ج ۱ مسئلہ اگر دونوں سجدوں کے بیچ میں اچھی طرح نہیں بیٹھی ذرا سا سر اٹھا کر دوسرا سجدہ کرلیا تو اگر ذرا ہی سر اٹھایا تو ایک ہی سجدہ ہوا دونوں سجدے ادا نہیں ہوئے اور نماز بالکل نہیں ہوئی اور اگر اتنا ہی اٹھی

کہ قریب قریب بیٹھنے کے ہو گئی تو خیر نماز سر سے تو اتر گئی لیکن بڑی کمی اور خرابی ہو گئی اسلئے دوبارہ
پڑھنا چاہیئے نہیں تو بڑا گناہ ہوگا۔ ایضاً مسئلہ اگر پیال یا روئی کی چیز پر سجدہ کرے تو
سر کو خوب دبا کر کے سجدہ کرے اتنا دباوے کہ اس سے زیادہ نہ دب سکے اگر اوپر اوپر ذرا
اشارہ سے سر رکھ دیا دبایا نہیں تو سجدہ نہیں ہوا۔ منیہ صفحہ ۹۶ مسئلہ فرض نماز میں پچھلی
دو رکعتوں میں اگر الحمد کے بعد کوئی سورت بھی پڑھ گئی تو نماز میں کچھ نقصان نہیں۔
نماز بالکل صحیح ہے۔ درمختار صفحہ ۵۳۲ مسئلہ اگر پچھلی دو رکعتوں میں الحمد نہ پڑھے بلکہ
تین دفعہ سبحان اللہ سبحان اللہ کہدے تو بھی درست ہے لیکن الحمد پڑھ لینا بہتر ہے اور
اگر نہ پڑھے چپکی کھڑی رہے تو تبھی کچھ حرج نہیں نماز درست ہے۔ مسئلہ پہلی دو رکعتوں
میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا واجب ہے، اگر کوئی پہلی رکعتوں میں فقط الحمد پڑھے سورت
ملائے یا الحمد بھی نہ پڑھے سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھتی رہے تو اب پچھلی رکعتوں کے ساتھ
سورت ملانا چاہیئے پھر اگر قصداً ایسا کیا ہے تو نماز پھر سے پڑھے اور اگر بھولے سے کیا ہو تو
سجدۂ سہو کر لے۔ عالمگیری صفحہ ۴۴ ج ۱ مسئلہ نماز میں الحمد اور سورت وغیرہ ساری چیزیں آہستہ
اور چپکے سے پڑھے لیکن اس طرح پڑھنا چاہیئے کہ خود اپنے کان میں آواز ضرور آئے اگر اپنی
آواز خود اپنے آپ کو بھی سنائی نہ دیوے تو نماز نہ ہوگی۔ ہدایہ صفحہ ۱۰۶ ج ۱ مسئلہ کسی نماز کیلئے
کوئی سورت مقرر نہ کرے بلکہ جو جی چاہے پڑھا کرے سورت مقرر کر لینا مکروہ ہے۔ ہدایہ صفحہ ۱ ج
مسئلہ دوسری رکعت میں پہلی رکعت سے زیادہ لمبی سورت نہ پڑھے مسئلہ سب عورتیں اپنی اپنی نماز
الگ الگ پڑھیں جماعت سے نہ پڑھیں اور جماعت کیلئے مسجد میں جانا اور وہاں جا کر مردوں
کے ساتھ نہ پڑھنا چاہیئے۔ اگر کوئی عورت اپنے شوہر وغیرہ کسی محرم کے ساتھ جماعت کر کے نماز
پڑھے تو اسکے مسئلے کسی سے پوچھ لے چونکہ ایسا اتفاق کم ہوتا ہے اسلئے ہم نے بیان نہیں کیا البتہ
اتنی بات رکھے کہ اگر کبھی ایسا موقع ہو تو مرد کے برابر نہ کھڑی ہو بالکل پیچھے رہے۔ ورنہ
اسکی نماز بھی خراب ہوگی اور اس مرد کی نماز بھی برباد ہو جاویگی۔ ہدایہ صفحہ ۱۰۳ ج ۱ مسئلہ اگر
نماز پڑھتے میں وضو ٹوٹ جاوے تو وضو کر کے پھر سے نماز پڑھے۔ ہدایہ صفحہ ۱۰۸ ج ۱۔

ملہ مستحب یہ ہے کہ جب کھڑی ہو تو اپنی نگاہ کو سجدہ کی جگہ رکھے اور جب رکوع میں جائے تو پاؤں پر نگاہ رکھے اور جب سجدہ کرے تو ناک پر۔ سلام پھیرتے وقت کندھوں پر نگاہ رکھے اور جب جمائی آوے تو منہ خوب بند کر لے اگر اور کسی طرح نہ رکے تو ہاتھ کی ہتھیلی کے اوپر کی طرف سے روکے اور جب گلا سہلائے تو جہاں تک ہو سکے کھانسی کو روکے اور ضبط کرے۔ درمختار صفحہ ۲۷ ج ۱۔

قرآن شریف پڑھنے کا بیان

ملہ قرآن شریف کو صحیح صحیح پڑھنا واجب ہے، ہر حرف کو ٹھیک ٹھیک پڑھے ہمزہ عین میں جو فرق ہے اسی طرح بڑی ح اور ہ اور ذ۔ ظ۔ ز۔ ض۔ اور س۔ ص۔ ث میں فرق نکال کر پڑھے ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف نہ پڑھے۔ کبیری صفحہ ۵۳۲ مسئلہ ملہ اگر کسی سے کوئی حرف نہیں جیسے ح کی جگہ ہ پڑھتی ہے یا عین نہیں نکلتا یا ص سب کو س ہی پڑھتی ہے تو صحیح پڑھنے کی محنت نہ کرے گی تو گنہگار ہو گی اس کی کوئی نماز صحیح نہ ہو گی۔ البتہ اگر محنت سے بھی درستی نہ ہو تو لاچاری کہ یا صفحہ ۲۵۰ مسئلہ اگر ح ع وغیرہ سب حروف نکلتے تو ہیں لیکن ایسی بے پروائی سے پڑھتی ہے کہ ح کی ہ اور ع کی ہمزہ ہمیشہ پڑھ جاتی ہے کچھ خیال کر کے نہیں پڑھتی تو بھی گنہگار ہے اور نماز صحیح نہیں ہوتی۔ درمختار صفحہ ۶۱۰ ج ۱ مسئلہ جو سورت پہلی رکعت میں پڑھی ہے وہی سورت دوسری رکعت میں پڑھ چکی تو بھی کچھ حرج نہیں لیکن بے ضرورت ایسا کرنا بہتر نہیں مسئلہ جس طرح کلام مجید میں سورتیں آگے پیچھے لکھی ہیں اسی طرح پڑھنا چاہیے جس طرح عم کے سپارہ میں لکھی ہیں اس طرح نہ پڑھے جیسے پہلی رکعت میں کوئی سورت پڑھے تو اب دوسری رکعت میں اس کے بعد والی پڑھنا اس کے پہلے والی سورت نہ پڑھے اسکے پہلے والی سورت نہ پڑھے جیسے کسی نے پہلی رکعت میں الم ترکیف یا لایلف پڑھی تو اب اذا جاء یا قل ہو اللہ احد یا قل اعوذ برب

الفلق یا قل اعوذ برب الناس پڑھے اور الم تر کیف اور یا لایلاف وغیرہ اسکے آگے
سورتیں نہ پڑھے کہ اس طرح پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر بھولے سے اس طرح پڑھ جائے
تو مکروہ نہیں درمختار صفحہ ۵۷ مسئلہ جب کوئی سورت شروع کرے تو بے ضرورت اسے
چھوڑ کر دوسری سورت شروع کرنا مکروہ ہے شامی صفحہ ۵۷ مسئلہ جس کو نماز یاد نہ ہو
ہو یا نئی نئی مسلمان ہوئی ہو وہ سب جگہ سبحان اللہ وغیرہ پڑھتی رہے تو فرض ادا
ہو جائیگا لیکن نماز برابر سیکھتی رہے اگر نماز سیکھنے میں کوتاہی کرے گی تو بہت گنہگار رہے گی۔

نماز توڑنے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ قصداً یا بھولے سے نماز میں بول اٹھی تو نماز جاتی رہی ہدایہ صفحہ ۱۱۳ ج ۱ مسئلہ
نماز میں آہ یا اوہ یا اُف یا ہائے کہے یا زور سے روئے تو نماز جاتی رہتی ہے البتہ اگر جنت
دوزخ کو یاد کرنے سے دل بھر آیا اور زور سے آواز نکل پڑی تو نماز نہیں ٹوٹی۔
صفحہ ۱۱۴ ج ۱ مسئلہ بے ضرورت کھنکھارنے اور گلا صاف کرنے سے جس سے ایک دو حرف
بھی پیدا ہو جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے البتہ لاچاری اور مجبوری کے وقت کھنکھارنا درست
ہے اور نماز نہیں جاتی۔ ہدایہ صفحہ ۱۱۳ ج ۱ مسئلہ نماز میں چھینک آئی اس پر الحمد للہ
کہا تو نماز نہیں گئی لیکن کہنا نہیں چاہیئے اور اگر کسی اور کو چھینک آئی اور اس نے نماز ہی میں
اسکو یرحمک اللہ کہا تو نماز جاتی رہی۔ ایضاً مسئلہ قرآن شریف میں دیکھ دیکھ کر پڑھنے سے نماز
ٹوٹ جاتی ہے مسئلہ نماز میں اتنی مڑ گئی کہ سینہ قبلہ کی طرف سے پھر گیا تو نماز ٹوٹ گئی۔
درمختار صفحہ ۱۴۲ مسئلہ کسی کے سلام کا جواب دیا اور وعلیکم السلام کہا تو نماز جاتی رہی ایضاً
مسئلہ نماز کے اندر جوڑا باندھا تو نماز جاتی رہی۔ شامی صفحہ ۱۷۶ ج ۱ مسئلہ نماز میں کوئی
چیز کھائی یا کچھ پی لیا تو نماز جاتی رہی یہاں تک کہ اگر ایک تل یا چھالی کا ٹکڑا اٹھا کر کھا
لیوے تو بھی نماز ٹوٹ جاویگی البتہ اگر چھالی ٹکڑا وغیرہ کوئی چیز دانتوں میں اٹکی
ہوئی تھی اسکو نگل گئی تو اگر چنے سے کم ہو تو نماز ہو گئی اور اگر چنے کے برابر یا زیادہ

تو نماز ٹوٹ گئی۔ درمختار صفحہ ۶۱۵ ج ۱ مسئلہ کوئی میٹھی چیز کھائی پھر کلی کر کے نماز پڑھنے
لگی لیکن منہ میں اس کا کچھ مزہ باقی ہے اور تھوک کے ساتھ حلق میں جاتا ہے تو نماز
صحیح ہے۔ شامی صفحہ ۶۱۵ ج ۱ مسئلہ نماز میں خوشخبری سنی اس پر الحمد للہ کہہ دیا یا کسی
کی موت کی خبر سنی اس پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو نماز جاتی رہی۔ عالمگیری صفحہ ۱۰۳
مسئلہ کوئی لڑکا وغیرہ گر پڑا اس کے گرتے وقت بسم اللہ کہہ دیا تو نماز جاتی رہی۔
درمختار صفحہ ۶۲۲ ج ۱ مسئلہ نماز میں بچہ نے آکر دودھ پی لیا تو نماز جاتی رہی البتہ دودھ
نہیں نکلا تو نماز نہیں گئی۔ درمختار صفحہ ۶۲۹ ج ۱ مسئلہ اللہ اکبر کہتے وقت اللہ کے الف
کو بڑھا دیا اور آللہ اکبر کہا یا اللہ آکبر کہا تو نماز جاتی رہی اسی طرح اکبر کی بے کو بڑھا
دیا اللہ اکبار کہا تو بھی نماز جاتی رہی۔ درمختار صفحہ ۶۵۷ ج ۱ مسئلہ کسی خط یا کسی کتاب
پر نظر پڑی اور اسکو اپنی زبان سے نہیں پڑھا لیکن دل ہی دل میں مطلب سمجھ گئی تو
نماز نہیں ٹوٹی البتہ اگر زبان سے پڑھ لیوے تو نماز جاتی رہیگی۔ شامی صفحہ ۵۰ ج ۱
مسئلہ نمازی کے سامنے اگر کوئی چلا جاوے یا کتا بلی بکری وغیرہ کوئی جانور نکل جاوے تو
نماز نہیں ٹوٹی لیکن سامنے سے چلنے والے آدمی کو بڑا گناہ ہوگا اس لئے ایسی جگہ نماز
پڑھنا چاہئے جہاں آگے سے کوئی نہ نکلے اور نہ چلنے میں لوگوں کو تکلیف نہ ہو اور اگر
ایسی الگ جگہ کوئی نہ ہو تو اپنے سامنے کوئی لکڑی گاڑ لیوے جو کم سے کم ایک ہاتھ لمبی
اور ایک انگلی موٹی ہو اور اس لکڑی کے پاس کو کھڑی ہو اور اسکو بالکل ناک کی سیدھ نہ
رکھے بلکہ داہنی یا بائیں آنکھ کے سامنے رکھ لیوے اگر کوئی لکڑی نہ گاڑے تو اتنی ہی
اونچی کوئی اور چیز سامنے رکھ لیوے جیسے مونڈھا تو اب سامنے سے جانا درست ہے گناہ
نہ ہوگا۔ ہدایہ صفحہ ۱۱۴ ج ۱ مسئلہ کسی ضرورت کی وجہ سے اگر قبلہ کی طرف ایک قدم آگے
بڑھ گئی یا پیچھے ہٹ آئی لیکن سینہ قبلہ کی طرف سے نہیں پھرا تو نماز درست ہوگئی لیکن
اگر سجدے کی جگہ سے آگے بڑھ جاوے گی تو نماز نہ ہوگی۔

جو چیزیں نماز میں مکروہ اور منع ہیں انکا بیان

مسئلہ مکروہ وہ چیز ہے جس سے نماز نہیں ٹوٹتی لیکن ثواب کم ہوجاتا ہے مسئلہ اپنے کپڑے یا بدن یا زیور سے کھیلنا کنکریوں کو ہٹانا مکروہ ہے البتہ اگر کنکریوں کی وجہ سے سجدہ نہ کرسکے تو ایک دو مرتبہ ہاتھ سے برابر کر دینا اور ہٹانا درست ہے۔ ہدایہ صفحہ ۱۴۰ ج ا مسئلہ نماز میں انگلیاں چٹخانا اور کولے پر ہاتھ رکھنا اور داہنے بائیں منھ موڑکے دیکھنا یہ سب مکروہ ہے البتہ اگر کن انکھیوں سے کچھ دیکھے اور گردن نہ پھیرے تو ویسا مکروہ تو نہیں ہے لیکن بلاضرورت شدید ایسا کرنا بھی اچھا نہیں ہے۔ ہدایہ صفحہ ۱۴۲ مسئلہ نماز میں دونوں پیر کھڑے رکھ کر بیٹھنا یا چوزانو بیٹھنا یا کتے کی طرح بیٹھنا یہ سب مکروہ ہے ہاں دکھ بیماری کی وجہ سے جس طرح بیٹھنے کا حکم ہے اس طرح نہ بیٹھ سکے تو جس طرح بیٹھ سکے بیٹھے اسوقت کچھ مکروہ نہیں ہے درمختار صفحہ ۴۶۶ ج ا مسئلہ سلام کے جواب میں ہاتھ اٹھانا اور ہاتھ سے سلام کا جواب دینا مکروہ ہے اور اگر زبان سے جواب دیا تو نماز ٹوٹ گئی جیسا کہ اوپر کا بیان ہوچکا درمختار صفحہ ۴۶۳ ج ا مسئلہ نماز میں ادھر ادھر سے اپنے کپڑے کو سمیٹنا سنبھالنا کہ مٹی سے نہ بھرنے پاوے مکروہ ہے مسئلہ جس جگہ یہ ڈر ہو کہ کوئی نماز میں ہنسا دیگا یا خیال بٹ جاوے گا اور نماز میں بھول چوک ہوجاوے ایسی جگہ نماز پڑھنا مکروہ ہے مسئلہ اگر کوئی آگے بیٹھی باتیں کر رہی ہو یا کسی اور کام میں لگی ہو تو اسکے پیچھے اسکی پیٹھ کی طرف منھ کرکے نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے لیکن اگر بیٹھنے والی کو اس سے تکلیف ہو اور وہ اس کے رک جانے سے گھبراوے تو ایسی حالت میں کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھے یا وہ اتنے زور زور سے باتیں کرتی ہو کہ نماز میں بھول جانے کا ڈر ہے تو وہاں نماز پڑھنا چاہیئے مکروہ ہے اور کسی کے منھ کی طرف منھ کرکے نماز پڑھنا مکروہ ہے درمختار صفحہ ۴۸۱ ج ا مسئلہ اگر نمازی کے سامنے قرآن شریف یا تلوار لٹکی ہو تو اس کا کچھ حرج نہیں ہے مسئلہ جس فرش پر تصویریں بنی ہوں اس پر نماز ہوجاتی ہے لیکن تصویر پر سجدہ نہ کرے اور تصویر دار

جانماز رکھنا مکروہ ہے اور تصویر کا گھر میں رکھنا بڑا گناہ ہے۔ شامی صفحہ ۴۷۲ ج ۱ مسئلہ اگر
تصویر سر کے اوپر ہو یعنی چھت میں یا چھت گیری میں تصویر بنی ہوئی ہو یا آگے کی طرف
کو ہو یا دائیں طرف یا بائیں طرف ہو تو نماز مکروہ ہے اور اگر پیر کے نیچے ہو تو نماز مکروہ نہیں
لیکن اگر بہت چھوٹی تصویر ہو کہ اگر زمین پر رکھ دو تو کھڑے ہو کر نہ دکھائی دے یا پوری
تصویر نہ ہو بلکہ سر کٹا ہوا اور مٹا ہوا ہو تو ان کا کچھ حرج نہیں ہے ایسی تصویر کے کی
صورت میں نماز مکروہ نہیں ہے چاہے جس طرف ہو۔ درمختار صفحہ ۴۷۲ ج ۱ مسئلہ تصویر دار کپڑا
پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ درمختار صفحہ ۶۰ مسئلہ درخت یا مکان وغیرہ کسی بے جان چیز کا
نقشہ بنا ہو تو مکروہ نہیں ہے۔ درمختار صفحہ ۴۸۶ ج ۱ مسئلہ نماز کے اندر آیتوں کا یا کسی اور
چیز کا انگلیوں پر گننا مکروہ ہے البتہ انگلیوں کو دبا کر گنتی یاد رکھے تو کچھ حرج نہیں درمختار صفحہ
ج ۱ مسئلہ دوسری رکعت کو پہلی سے زیادہ لمبی کرنا مکروہ ہے مسئلہ کندھے پر رومال ڈالکر
نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ درمختار صفحہ ۵۶۷ مسئلہ بہت برے اور میلے کچیلے کپڑے پہن کر نماز
پڑھنا مکروہ ہے اور اگر دوسرے کپڑے نہ ہوں تو جائز ہے درمختار صفحہ ۴۷ ج ۱ مسئلہ پیسہ
کوڑی وغیرہ کوئی چیز منہ میں لیکر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور اگر ایسی چیز ہو کہ نماز میں قرآن
شریف وغیرہ نہیں پڑھ سکتی تو نماز نہیں ہوئی لوٹ گئی درمختار صفحہ ۴۸۸ ج ۱ مسئلہ جس وقت
پیشاب پاخانہ زور سے لگا ہو ایسے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے مسئلہ جب بھوک بہت
لگی ہو اور کھانا تیار ہو تو پہلے کھانا کھالے تب نماز پڑھے بے کھانا کھائے نماز پڑھنا مکروہ
ہے۔ البتہ اگر وقت تنگ ہونے لگے تو پہلے نماز پڑھ لے۔ کبیری صفحہ ۳۵۲ ج ۱ مسئلہ
آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا بہتر نہیں لیکن اگر آنکھیں بند کرنے سے نماز میں دل خوب
لگے تو بند کر کے پڑھنے میں کوئی برائی نہیں مسئلہ بے ضرورت نماز میں تھوکنا اور ناک
صاف کرنا مکروہ ہے اور اگر ضرورت پڑے تو درست ہے جیسے کسی کو کھانسی آئی اور منہ میں
بلغم آگیا تو اپنے بائیں طرف تھوک دے یا کپڑے میں لیکر مل ڈالے اور داہنی طرف اور
قبلہ کی طرف نہ تھوکے درمختار صفحہ ۴۷۳ ج ۱ مسئلہ نماز میں کھٹمل نے کاٹ کھایا تو اس کو

پکڑ کے چھوڑ دے نماز پڑھتے میں مارنا اچھا نہیں ہے اور اگر کھٹمل نے ابھی کاٹا نہیں ہے تو
اُسکو نہ پکڑے بے کاٹے پکڑنا مکروہ ہے مسئلہ فرض نماز میں بے ضرورت دیوار وغیرہ
جیسی چیز کے سہارے میں کھڑا ہونا مکروہ ہے مسئلہ ابھی سورت پوری ختم نہیں ہوئی
دو ایک کلمہ رہ گئے تھے کہ جلدی کے مارے رکوع میں چلی گئی اور سورت کو رکوع میں جا کر ختم
کیا تو نماز مکروہ ہوئی۔ منیہ صفہ ۱۰ مسئلہ اگر سجدہ کی جگہ پیر سے اونچی ہو جیسے کوئی دہلیز
پر سجدہ کرے تو دیکھو کتنی اونچی ہے اگر ایک بالشت سے زیادہ اونچی ہو تو نماز درست نہیں
ہے اور اگر ایک بالشت یا اس سے کم ہے تو نماز درست ہے لیکن بے ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے
منیہ صفہ ۹۹

جن وجہوں سے نماز کا توڑ دینا درست ہے اُن کا بیان

مسئلہ نماز پڑھتے وقت ریل چلدے اور اسپر اپنا اسباب رکھا ہوا ہے یا بال بچے سوار ہیں
تو نماز توڑ کر بیٹھ جانا درست ہے در مختار صفہ ۱۱۴ مسئلہ سامنے سانپ آ گیا تو اس کے
ڈر سے نماز توڑ دینا درست ہے ایضاً مسئلہ رات کو مرغی کھلی رہ گئی اور بلی اسکے پاس آ گئی تو
اسکے خوف سے نماز توڑ دینا درست ہے۔ ایضاً مسئلہ نماز میں کسی نے جوتی اٹھا لی اور ڈر ہے
کہ اگر نماز نہ توڑے تو لیکر کوئی بھاگ جاویگا تو اسکے لئے نیت توڑ دینا درست ہے مسئلہ کوئی
نماز میں ہے اور ہانڈی اُبلنے لگی جس کی لاگت تین چار آنے ہیں تو نماز توڑ کر اُسکو درست کر دینا
جائز ہے۔ غرض جب ایسی چیز کے ضائع ہو جانے یا خراب ہو جانے کا ڈر ہو جس کی قیمت تین چار
آنے ہو تو اسکی حفاظت کیلئے نماز کا توڑ دینا درست ہے منیہ صفہ ۹۲ مسئلہ اگر نماز میں
پیشاب یا پاخانہ زور کرے تو نماز توڑ دے اور فراغت کر کے نماز پڑھے۔ شامی صفہ ۶۴۳ ج ۱۔
مسئلہ کوئی اندھی عورت یا مرد جا رہا ہے اور آگے کنواں ہے اور اسمیں گر پڑنے کا ڈر ہے تو
اُسکے بچانے کیلئے نماز کا توڑ دینا فرض ہے۔ اگر نماز نہیں توڑی اور وہ گر کے مر گیا تو گنہگار ہوگا
مسئلہ کسی بچے وغیرہ کے کپڑوں میں آگ لگ گئی اور وہ جلنے لگا تو اسکے لئے بھی نماز توڑ دینا

فرض ہے درمختار صفحہ ۱۲۱ ج ا مسئلہ ماں باپ دادا دادی نانا نانی کسی مصیبت کی وجہ سے پکاریں تو فرض نماز کو توڑ دینا واجب ہے جیسے کسی کا باپ ماں وغیرہ بیمار ہے اور پاخانہ وغیرہ کسی ضرورت سے گیا اور آتے جاتے میں پیر پھسل گیا اور گر پڑے تو نماز توڑ کے اسے اُٹھا لیوے لیکن اگر کوئی اُٹھانے والا ہو تو بے ضرورت نماز نہ توڑے درمختار صفحہ ۲۰۰ مسئلہ اور اگر ابھی گرا نہیں ہے لیکن گرنے کا ڈر ہے ایسا اس نے اس کو نہ پکارا تب بھی نماز توڑ دے ایضاً مسئلہ اور اگر ایسی ضرورت کیلئے نہیں پکارا تو فرض نماز کا توڑ دینا درست نہیں ایضاً مسئلہ اور اگر نفل یا سنت پڑھتی ہو اسوقت باپ ماں دادا دادی نانا نانی پکاریں لیکن یہ ان کو معلوم نہیں ہے کہ فلانی نماز پڑھتی ہے تو ایسے وقت بھی نماز توڑ کر اُن کی بات کا جواب دینا واجب ہے چاہے کسی مصیبت سے پکاریں اور چاہے بے ضرورت پکاریں دونوں کا ایک حکم ہے اگر نماز توڑ کے نہ بولے گی تو گناہ گار ہوگی اور اگر وہ جانتے ہوں کہ نماز پڑھتی ہے پھر بھی پکاریں تو نماز نہ توڑے لیکن اگر کسی ضرورت سے پکاریں اور اُن کو تکلیف ہونے کا ڈر ہو تو نماز توڑ دے۔

درمختار صفحہ ۲۰۲ ج ا

وتر نماز کا بیان

مسئلہ وتر کی نماز واجب ہے اور واجب کا مرتبہ قریب قریب فرض نماز کے ہے چھوڑ دینے سے بڑا گناہ ہوتا ہے اگر کسی کا چھوٹ جاوے تو جب موقع ملے فوراً اسکی قضا ملنی چاہیئے مسئلہ وتر کی تین رکعتیں ہیں دو رکعتیں پڑھ کے بیٹھے اور التحیات پڑھے اور درود بالکل نہ پڑھے بلکہ التحیات پڑھ چکنے کے بعد فوراً اُٹھ کھڑی ہو اور الحمد اور سورت پڑھ کر اللہ اکبر کہے اور کندھے تک ہاتھ اُٹھاوے اور پھر ہاتھ باندھ لے پھر دُعا قنوت پڑھ کے رکوع کرے اور تیسری رکعت میں بیٹھ کر التحیات اور درود شریف اور دُعا پڑھ کے سلام پھیرے۔ شرح ہدایہ صفحہ ۱۲۸ ج ا مسئلہ دعا قنوت یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ

عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ
مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى
وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ
مُلْحِقٌ شرح التنویر صفحہ ۹۴ ج ۱ مسئلہ وتر کی تینوں رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورۃ ملانا
چاہیئے جیسا کہ ابھی بیان ہو چکا۔ شرح الہدایہ مسئلہ اگر تیسری رکعت میں دعا قنوت پڑھنا
بھول گئی اور رکوع میں چلی گئی تب یاد آیا تو اب دعا قنوت نہ پڑھے بلکہ نماز کے ختم پر سجدہ
سہو کرے اور اگر رکوع چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہوئی اور دعا قنوت پڑھ لے تب بھی خیر نماز ہو گئی لیکن
ایسا نہ کرنا چاہیئے تھا اور سجدہ سہو کرنا اس صورت میں بھی واجب ہے شرح التنویر صفحہ ۔ ج ۱
مسئلہ اگر بھولے سے پہلی یا دوسری رکعت میں دعا قنوت پڑھ گئی تو اسکا کچھ اعتبار نہیں ہے
تیسری رکعت میں پھر پڑھنی چاہیئے اور سجدہ سہو بھی کرنا پڑے گا درمختار صفحہ ۔ ج ۱۔
مسئلہ جس کو دعا قنوت یاد نہ ہو وہ یہ پڑھ لیا کرے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً
وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ یا تین دفعہ یہ کہہ لیوے اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِيْ یا تین دفعہ یَا رَبِّ یَا رَبِّ کہہ لیوے تو نماز ہو جاویگی درمختار صفحہ ۴۹ ج ۱
اور عالمگیری صفحہ ۷۱ ج ۱۔

سنت اور نفل نمازوں کا بیان

مسئلہ فجر کے وقت فرض سے پہلے دو رکعت نماز سنت ہے حدیث میں اسکی بڑی تاکید آئی ہے
کبھی اسکو نہ چھوڑے اگر کسی دن دیر ہو گئی اور نماز کا وقت بالکل اخیر ہو گیا تو مجبوری کے
وقت فقط دو رکعت فرض پڑھ لیوے لیکن جب سورج نکل آوے اور اونچا ہو جاوے تو سنت
کی دو رکعت قضا پڑھ لیوے شرح التنویر صفحہ ۱۵ مسئلہ ظہر کے وقت پہلے چار رکعت
سنت پڑھے پھر چار رکعت فرض پھر دو رکعت سنت ظہر کے وقت کی یہ چھ رکعتیں بھی
ضروری ہیں ان کے پڑھنے کی بہت تاکید ہے بے وجہ چھوڑنے سے گناہ ہوتا ہے۔ شرح
التنویر صفحہ ۔ ج ۱ مسئلہ عصر کے وقت پہلے چار رکعت سنت پڑھے پھر چار رکعت فرض

پڑھے لیکن عصر کے وقت کی سنتوں کی تاکید نہیں ہے اگر کوئی نہ پڑھے تو بھی گناہ نہیں ہوگا
اور جو کوئی پڑھے تو اس کو بہت ثواب ملتا ہے۔ شرح التنویر صفحہ ۱۰۲ ج ا مسئلہ مغرب
کے وقت پہلے تین رکعت فرض پڑھے پھر دو رکعت سنت پڑھے۔ یہ سنتیں بھی ضروری
ہیں نہ پڑھنے سے گناہ ہوگا۔ مسئلہ عشا کے وقت بہتر اور مستحب یہ ہے کہ پہلے چار رکعت
سنت پڑھے پھر چار رکعت فرض پھر دو رکعت سنت پڑھے اگر جی چاہے دو رکعت نفل
بھی پڑھ لے اس حساب سے عشا کی چھ سنت ہوئیں اور اگر کوئی اتنی رکعتیں نہ پڑھے تو
پہلے چار رکعت فرض پھر دو رکعت سنت پڑھے پھر وتر پڑھے عشا کے بعد یہ دو رکعتیں
پڑھنی ضروری ہیں نہ پڑھے گی تو گنہگار ہوگی مسئلہ رمضان کے مہینے میں تراویح کی نماز
بھی سنت ہے اس کی بھی تاکید آئی ہے اس کا چھوڑ دینا اور نہ پڑھنا گناہ ہے عورتیں
تراویح کی نماز اکثر چھوڑ دیتی ہیں ایسا ہرگز نہ کرنا چاہیے عشا کے فرض اور سنتوں کے بعد
بیس رکعت تراویح پڑھے چاہے دو رکعت کی نیت باندھے چاہے چار رکعت کی مگر دو دو
رکعت پڑھنا اولیٰ ہے جب بیس رکعتیں پڑھ چکے تو وتر پڑھے شرح التنویر صفحہ ۱۰۲ ج ا
فائدہ جن سنتوں کا پڑھنا ضروری ہے یہ سنت مؤکدہ کہلاتی ہیں اور رات دن میں
ایسی سنتیں بارہ ہیں دو فجر کی چار ظہر سے پہلے دو ظہر کے بعد دو مغرب کے بعد دو عشا کے
بعد اور رمضان میں تراویح اور بعض عالموں نے تہجد کو بھی مؤکدہ میں گنا ہے مسئلہ اتنی
نمازیں تو شرع کی طرف سے مقرر ہیں اگر اس سے زیادہ پڑھنے کو کسی کا جی چاہے تو جتنا چاہے
زیادہ پڑھے اور جس وقت چاہے پڑھے فقط اتنا خیال رہے کہ جن وقتوں میں نماز پڑھنا
مکروہ ہے اس وقت نہ پڑھے فرض اور سنت کے سوا جو کچھ پڑھے گی اس کو نفل کہتے ہیں
جتنی زیادہ نفلیں پڑھے گی اتنا ہی زیادہ ثواب ملیگا اس کی کوئی حد نہیں ہے۔ بعضے
خدا کے بندے ایسے ہوئے ہیں کہ ساری رات نفلیں پڑھا کرتے تھے اور بالکل نہیں سوتے
تھے۔ مسئلہ بعضی نفلوں کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے اس لئے اور نفلوں سے ان کا پڑھنا
بہتر ہے کہ تھوڑی سی محنت میں بہت ثواب ملتا ہے وہ یہ ہے تحیۃ الوضو۔ اشراق۔

چاشت۔ اداابین۔ تہجد۔ صلوٰۃ التسبیح مسئلہ تحیۃ الوضو اسکو کہتے ہیں کہ جب کبھی وضو کرلے تو وضو کے بعد دو رکعت نفل پڑھ لیا کرے حدیث میں آیا ہے کہ اس کی بڑی فضیلت ہے لیکن جس وقت نفل نماز مکروہ ہے اسوقت نہ پڑھے مسئلہ اشراق کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ جب فجر کی نماز پڑھ چکے تو جائے نماز پر سے نہ اُٹھے اُسی جگہ بیٹھے بیٹھے درود شریف یا کلمہ یا کوئی وظیفہ پڑھتی رہے اور اللہ کی یاد میں لگی رہے دُنیا کی کوئی بات چیت نہ کرے نہ دُنیا کا کوئی کام کرے جب سورج نکل آوے اور اونچا ہوجاوے تو دو رکعت یا چار رکعت پڑھ لے تو ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملتا ہے اور اگر فجر کی نماز کے بعد کسی دُنیا کے دھندے میں لگ گئی پھر سورج اونچا ہونے کے بعد اشراق کی نماز پڑھی تو بھی درست ہے لیکن ثواب کم ہوجائیگا۔ ترمذی احمدی صـ۷۹ مسئلہ پھر جب سورج بہت زیادہ اُونچا ہوجائے اور دھوپ تیز ہوجائے تب کم سے کم دو رکعت پڑھے یا اس سے یا اس سے زیادہ پڑھے یعنی چار رکعت یا آٹھ رکعت یا بارہ رکعت پڑھے اسکو چاشت کہتے ہیں اسکا بھی بہت ثواب ہے۔ مسئلہ مغرب کے فرض اور سنتوں کے بعد کم سے کم چھ رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعتیں پڑھے اس کو اوابین کہتے ہیں مسئلہ آدھی رات کو اُٹھ کر نماز پڑھنے کا بڑا ہی ثواب ہے اس کو تہجد کہتے ہیں یہ نماز اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت مقبول اور سب سے زیادہ اسکا ثواب ملتا ہے تہجد کی کم سے کم چار رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں نہو تو دو رکعتیں ہی۔ اگر پچھلی رات کو ہمت نہ ہو تو عشاء کے بعد پڑھ لے مگر ویسا ثواب ہوگا اس کے سوا بھی رات دن میں جتنی چاہے نفلیں پڑھے مراقی صـ۲۱ مسئلہ صلوٰۃ التسبیح کا حدیث شریف میں بڑا ثواب آیا ہے اسکے پڑھنے سے بے انتہا ثواب ملتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو یہ نماز سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ اسکے پڑھنے سے تمہارے سب گناہ اگلے پچھلے نئے پرانے چھوٹے بڑے سب معاف ہوجائینگے اور فرمایا تھا اگر ہوسکے تو ہر روز یہ نماز پڑھ لیا کرو ہر روز نہ ہوسکے تو ہفتہ میں ایک دفعہ پڑھ لو اور اگر ہر ہفتہ نہ ہوسکے تو ہر مہینے میں پڑھ لیا کرو ہر مہینے بھی نہ ہوسکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لو

اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ پڑھ لو اس نماز کے پڑھنے کی ترکیب یہ ہے کہ چار رکعت کی نیت باندھے اور سبحانک اللّٰھم اور الحمد اور سورت پڑھ چکے تو رکوع سے پہلے پندرہ دفعہ یہ پڑھے سُبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا اِلٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر پھر رکوع میں جاوے اور سبحان ربی العظیم کہنے کے بعد دس دفعہ پھر یہی پڑھے پھر رکوع سے اُٹھے اور سمع اللّٰہ لمن حمدہ کے بعد پھر دس دفعہ پڑھے پھر سجدہ میں جاوے اور سبحان ربی الاعلیٰ کہنے کے بعد پھر دس مرتبہ پڑھے پھر سجدے سے اُٹھ کے دس دفعہ پڑھے اس کے بعد دوسرا سجدہ کرے اس میں بھی دس دفعہ پڑھے پھر سجدے سے اُٹھ کے بیٹھے اور دس دفعہ پڑھ کے دوسری رکعت کیلئے کھڑی ہو اسی طرح دوسری رکعت پڑھے اور جب دوسری رکعت میں التحیات کیلئے بیٹھے تو پہلے وہی دعا دس مرتبہ پڑھے تب التحیات پڑھے۔ اسی طرح چاروں رکعتیں پڑھے مسئلہ ان چاروں رکعتوں میں جو سورت چاہے پڑھے کوئی سورت مقرر نہیں ہے

فصل

مسئلہ دن کو نفلیں پڑھے تو چاہے دو رکعت کی نیت باندھے اور چاہے چار رکعت کی نیت باندھے اور دن کو چار رکعت سے زیادہ کی نیت باندھنا مکروہ ہے اور رات کو اکٹھی چھ چھ یا آٹھ آٹھ رکعت کی نیت باندھے تو بھی درست ہے اور اس سے زیادہ کی نیت باندھنا رات کو بھی مکروہ ہے مسئلہ اگر چار رکعتوں کی نیت باندھے اور چاروں پڑھنی بھی چاہے تو جب دو رکعت پڑھ کے بیٹھے اسوقت اختیار ہے التحیات کے درود شریف اور دعا بھی پڑھے پھر بے سلام پھیرے اُٹھ کھڑی ہو پھر تیسری رکعت پر سبحانک اللّٰھم پڑھ کے اعوذ بسم اللّٰہ کہہ کے الحمد شروع کرے اور چاہے صرف التحیات پڑھ کے اُٹھ کھڑی ہو اور تیسری رکعت پر بسم اللّٰہ اور الحمد سے شروع کرے پھر چوتھی رکعت پر التحیات وغیرہ سب پڑھ کر سلام پھیرے اور اگر آٹھ رکعت کی نیت باندھی اور آٹھوں رکعتیں ایک سلام سے پوری کرنا چاہے تو اسی طرح دونوں باتیں اب بھی درست ہیں چاہے

التحیات درود شریف دعا پڑھ کے کھڑی ہو جاوے اور پھر سُبحانک اللّٰھم پڑھے اور چاہے التحیات پڑھ کر کھڑی ہو کر بسم اللہ اور الحمد سے شروع کر دے اور اسی طرح چھٹی رکعت پر بیٹھ کر بھی چاہے التحیات درود دعا سب کچھ پڑھ کے کھڑی ہو پھر سُبحانک اللّٰھم پڑھے اور چاہے فقط التحیات پڑھ کے کھڑی ہو کر بسم اللہ اور الحمد سے شروع کر دے اور آٹھویں رکعت پر بیٹھ کر سب کچھ پڑھ کے سلام پھیرے اور اسی طرح ہر دو رکعت پر ان دونوں باتوں کا اختیار ہے مسئلہ سنت اور نفل کی سب رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا واجب ہے اور اگر قصداً سورت نہ ملاوے تو گنہ گار ہو اور اگر بھول گئی تو سجدۂ سہو کرنا پڑیگا اور سجدۂ سہو کا بیان آگے آوے گا مسئلہ نفل نماز کی جب کسی نے نیّت باندھ لی تو اب اس کا پورا کرنا واجب ہو گیا اور اگر توڑے گی تو گنہ گار ہو گی اور جو نماز توڑی ہے اس کی قضا پڑھنا پڑے گی لیکن نفل کی ہر دو رکعت الگ ہیں اگر چار یا چھ رکعت کی نیّت باندھے تو فقط دو ہی رکعت کا پورا کرنا واجب ہو گا۔ چاروں رکعتیں واجب نہیں ہوئیں پس اگر کسی نے چار رکعت نفل کی نیت کی پھر دو رکعت پڑھ کے سلام پھیر دیا تو کچھ گناہ نہیں ہے۔ مسئلہ اگر کسی نے چار رکعت نفل کی نیّت باندھی اور ابھی دو رکعتیں پوری نہ ہوئی تھیں کہ نماز ٹوٹ گئی تو فقط دو رکعت کی قضا پڑھے مسئلہ اگر چار رکعت کی نیّت باندھی اور دو رکعت پڑھ چکی تیسری یا چوتھی میں نیت توڑ دی تو اگر دوسری رکعت میں بیٹھ کر اس نے التحیات وغیرہ پڑھی ہے تو فقط دو رکعت کی قضا پڑھے اور اگر دوسری رکعت پر نہیں بیٹھی بے التحیات پڑھے بھولے سے کھڑی ہو گئی یا قصداً کھڑی ہو گئی تو پوری چاروں رکعتوں کی قضا پڑھے گی مسئلہ ظہر کی چار رکعت سنت کی نیت اگر ٹوٹ جاوے تو پوری چار رکعتیں پھر سے پڑھے چاہے دو رکعت بیٹھ کے التحیات پڑھی ہو یا نہ پڑھی ہو۔ مسئلہ نفل نماز بیٹھ کے پڑھنا بھی درست ہے۔ لیکن بیٹھ کر پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے اس لئے کھڑے ہو کر پڑھنا بہتر ہے اس میں وتر کے بعد کی نفلیں آگئیں البتہ بیماری کی وجہ سے کھڑی نہ ہو سکے تو پورا ثواب ملے گا اور فرض نماز اور سنت جب تک

مجبوری نہ ہو بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں **مسئلہ** اگر نفل نماز کو بیٹھ کر شروع کیا پھر کچھ بیٹھے بیٹھے پڑھ کر کھڑی ہو گئی یہ بھی درست ہے **مسئلہ** نفل نماز کھڑے ہو کر شروع کی پھر پہلی ہی رکعت میں بیٹھ گئی تو یہ بھی درست ہے۔ منیہ ص۱۱ **مسئلہ** نفل نماز کھڑے کھڑے پڑھی لیکن ضعف کی وجہ سے تھک گئی تو کسی لاٹھی یا دیوار کی ٹیک لگا لینا اور اس کے سہارے سے کھڑا ہونا بھی درست ہے مکروہ نہیں۔

استخارہ کی نماز کا بیان

مسئلہ جب کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ میاں سے صلاح لیوے اس صلاح لینے کو استخارہ کہتے ہیں۔ حدیث میں اسکی بہت ترغیب آئی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صلاح نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا بدبختی اور کم نصیبی کی بات ہے۔ کہیں منگنی کرے یا بیاہ کرے یا سفر کرے یا اور کوئی کام کرے تو بے استخارہ کیے نہ کرے انشاء اللہ تعالیٰ کبھی اپنے کیے پر پشیمان نہ ہو گی درمختار ص۲۸ ج ا **مسئلہ** استخارہ کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھے اسکے بعد خوب دل لگا کر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ اور جب هٰذَا الْاَمْرَ پر پہنچے تو اس کے پڑھتے وقت اسی کام کا دھیان کرے جسکے لیے استخارہ کرنا ہے اس کے بعد پاک صاف بچھونے پر قبلہ کی طرف منہ کر کے باوضو سو جائے جب سو کر

اٹھے اس وقت جو بات مضبوطی سے آوے وہی بہتر ہے اس کو کرنا چاہیئے مسئلہ اگر ایک مرتبہ میں کچھ معلوم نہ ہو اور دل کا خلجان اور تردد نہ جاوے تو دوسرے دن پھر ایسا ہی کرے اسی طرح سات دن تک کرے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اس کام کی اچھائی برائی معلوم ہو جاوے گی۔ درمختار ۳۵۸ ج ۱ مسئلہ اگر حج کیلئے جانا ہو تو یہ استخارہ نہ کرے کہ میں جاؤں یا نہ جاؤں بلکہ یوں استخارہ کرے کہ فلانے دن جاؤں یا نہ جاؤں

نمازِ توبہ کا بیان

مسئلہ اگر کوئی بات خلاف شرع ہو جائے تو دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے خوب گڑگڑا کر اس سے توبہ کرے اور اپنے کئے پر پچھتاوے اور اللہ تعالیٰ سے معاف کروالے اور آئندہ کے لیے پکا ارادہ کرے کہ اب کبھی نہ کروں گا اس سے لفضلہٖ وہ گناہ معاف ہو جاتا ہے۔

قضا نمازوں کے پڑھنے کا بیان

مسئلہ جس کی کوئی نماز چھوٹ گئی ہو تو جب یاد آوے فوراً اس کی قضا پڑھے بلا کسی عذر کے قضا پڑھنے میں دیر لگانا گناہ ہے سو جس کی کوئی نماز قضا ہو گئی اور اس نے فوراً اس کی قضا نہ پڑھی دوسرے وقت پر یا دوسرے دن پر ٹال دی کہ فلانے دن پڑھ لوں گی اور اس دن سے پہلے ہی اچانک موت آگئی تو دوہرا گناہ ہوا ایک تو نماز کے قضا ہو جانے کا اور دوسرے فوراً قضا نہ پڑھنے کا۔ شامی ۱۰۵ ج ۱ مسئلہ اگر کسی کی کئی نمازیں قضا ہو گئیں۔ جہاں تک ہو سکے جلدی سے سب کی قضا پڑھ لیوے ہو سکے تو ہمت کر کے ایک ہی وقت سب کی قضا پڑھ لے۔ یہ ضروری نہیں کہ ظہر کی قضا ظہر کے وقت پڑھے اور عصر کی قضا عصر کے وقت اور اگر بہت سی نمازیں کئی مہینے یا کئی برس کی قضا ہوں تو ان کی قضا میں بھی جہاں تک ہو سکے جلدی کرے ایک ایک وقت دو دو چار چار نمازیں

قضا پڑھ لیا کرے اگر کوئی مجبوری و لاچاری ہو تو جب ایک وقت ایک ہی نماز کی قضا بھی
یہ بہت کم درجہ کی بات ہے۔ مسئلہ قضا پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے جس وقت
فرصت ہو وضو کر کے پڑھ لے البتہ اتنا خیال رکھے کہ مکروہ وقت نہ ہو۔ درمختار
صفحہ ۵۱ ج ۱ مسئلہ جس کی ایک ہی نماز قضا ہوئی اس سے پہلے کوئی نماز اس کی قضا
نہیں ہوئی یا اس سے پہلے کوئی نمازیں قضا تو ہوئیں لیکن سب کی نمازیں قضا پڑھ
چکی ہے فقط اسی ایک نماز کی قضا پڑھنی باقی ہے تو پہلے اس کی قضا پڑھ لیوے.
تب کوئی ادا نماز پڑھے اگر بغیر قضا نماز پڑھ لیوے اور قضا ادا کی تو وہ درست نہیں
ہوئی قضا پڑھ کے پھر ادا پڑھے اور اگر قضا پڑھنی یاد نہیں رہی بالکل بھول گئی تو ادا
درست ہو گئی اب جب یاد آئے تو قضا پڑھ لیوے اور ادا کو نہ دہرائے۔ درمختار صفحہ ۵۵
ج ۱ مسئلہ اگر وقت بہت تنگ ہے کہ اگر پہلے قضا پڑھیگی تو ادا نماز کا وقت باقی نہ رہیگا
تو پہلے ادا پڑھ لے تب قضا پڑھے مسئلہ اگر دو یا تین یا چار یا پانچ نمازیں قضا ہو گئیں
اور سوائے ان نمازوں کے اس کے ذمے کسی اور نماز کی قضا باقی نہیں ہے یعنی عمر بھر
میں جب سے جوان ہوئی ہے کبھی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی یا قضا تو ہو گئی لیکن سب کی قضا
پڑھ چکی ہے تو جب تک ان پانچوں کی قضا نہ پڑھ لیوے تب تک ادا نماز پڑھنا درست
نہیں ہے اور جب ان پانچوں کی قضا پڑھے تو اس طرح پڑھے کہ جو نماز سب سے اول
چھوٹی ہے پہلے اس کی قضا پڑھے پھر اس کے بعد والی پھر اس کے بعد والی اسی طرح
ترتیب سے پانچوں کی قضا پڑھے جیسے کسی نے پورے ایک دن کی نمازیں نہیں پڑھیں
فجر ظہر عصر مغرب عشا یہ پانچوں نمازیں چھوٹ گئیں تو پہلے فجر پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب
پھر عشا اسی ترتیب سے قضا پڑھے اگر پہلے فجر کی قضا نہیں پڑھی بلکہ ظہر کی پڑھی
یا عصر کی یا اور کوئی تو درست نہیں ہوئی پھر سے قضا پڑھنی پڑیگی۔ شرح الہدایہ صفحہ ۲
ج ۱ مسئلہ اگر کسی کی چھ نمازیں قضا ہو گئیں تو اب بے انکی قضا پڑھے ہوئے بھی ادا
نماز پڑھنی جائز ہے اور جب ان چھ نمازوں کی قضا پڑھے تو جو نماز سب سے اول قضا ہوئی

ہے پہلے اُسکی قضا پڑھنا واجب نہیں ہے بلکہ جو چاہے پہلے پڑھے اور جو چاہے پیچھے پڑھے
سب جائز ہے اور اب ترتیب سے پڑھنی واجب نہیں ہے شرح الہدایہ صفحہ ۱۲۱ ج ۱۔
مسئلہ دو چار مہینے یا دو چار برس ہوئے کہ کسی کی چھ نمازیں یا زیادہ قضا ہوگئی تھیں
اور ابتک اُن کی قضا نہیں پڑھی لیکن اسکے بعد سے ہمیشہ نماز پڑھتی رہی کبھی قضا نہیں
ہونے پائی مدت کے بعد اب پھر ایک نماز جاتی رہی تو اس صورت میں بھی بغیر اسکی قضا
پڑھے ہوئے ادا نماز پڑھنی درست ہے اور ترتیب واجب نہیں شرح الہدایہ صفحہ ۱۲۸
مسئلہ کسی کے ذمہ چھ نمازیں یا بہت سی نمازیں قضا تھیں اس وجہ سے ترتیب سے پڑھنی
اسپر واجب نہیں تھی لیکن اس نے ایک ایک دو دو کرکے سب کی قضا پڑھ لی اب کسی
نماز کی قضا پڑھنی باقی نہیں رہی تو اب پھر جب ایک نماز یا پانچ نمازیں قضا ہو جاویں
تو ترتیب سے پڑھنی پڑیگی اور بے اُن پانچوں کی قضا پڑھے ادا نماز پڑھنی درست نہیں
البتہ اب پھر اگر چھ نمازیں چھوٹ جاویں تو پھر ترتیب سے معافی ہے اور بغیر ان چھ
نمازوں کی قضا پڑھے بھی ادا پڑھنی درست ہوگی شرح الہدایہ صفحہ ۱۲۷ ج ۱ مسئلہ کسی
کی بہت سی نمازیں قضا ہوگئی تھیں اس نے تھوڑی تھوڑی کرکے سب کی قضا پڑھ لی
اب فقط چار یا پانچ نمازیں رہ گئیں تو اب ان چار پانچ نمازوں کو ترتیب سے پڑھنا واجب
نہیں ہے بلکہ اختیار ہے جس طرح جی چاہے پڑھے اور بغیر ان پانچ نمازوں کے قضا پڑھے
ہوئے بھی ادا پڑھ لینا درست ہے۔ مسئلہ اگر وتر کی نماز قضا ہوگئی اور سوا اسکے
وتر کے کوئی اور نماز اسکے ذمہ قضا نہیں تو پھر بغیر وتر کی قضا پڑھے فجر کی نماز پڑھنا
درست نہیں ہے اگر وتر کا قضا ہونا یاد ہو پھر بھی پہلے قضا نہ پڑھے بلکہ فجر کی نماز
پڑھ لیوے تو اب قضا پڑھ کے فجر کی نماز پھر پڑھنی پڑیگی بشرح التنویر صفحہ ۵۹۷
ج ۱۔ مسئلہ فقط عشا کی نماز پڑھ کے سو رہی پھر تہجد کے وقت اُٹھی اور وضو کرکے تہجد اور
وتر کی نماز پڑھی پھر صبح کو یاد آگیا کہ عشا کی نماز بھولے سے بے وضو پڑھ لی تھی تو اب فقط
عشا کی قضا پڑھے وتر کی قضا نہ پڑھے۔ در مختار صفحہ ۶۷۱ مسئلہ قضا فقط فرض نمازوں

اور وتر کی پڑھی باقی ہے سنتوں کی قضا نہیں ہے البتہ اگر فجر کی نماز قضا ہو جائے
تو اگر دوپہر سے پہلے پہلے قضا پڑھے تو سنت اور فرض دونوں کی قضا پڑھے اور اگر
دوپہر کے بعد قضا پڑھے تو فقط دو رکعت فرض کی قضا پڑھے مسئلہ اگر فجر کا وقت
تنگ ہو گیا اسلئے فقط دو رکعت فرض پڑھ لئے اور سنت چھوڑ دی تو بہتر یہ ہے کہ
سورج اونچا ہونے کے بعد سنت کی قضا پڑھ لے لیکن دوپہر سے پہلے ہی پہلے پڑھ لے
شرح التنویر صفحہ ۴۹۵ ج ۱ مسئلہ کسی بے نماز نے توبہ کی تو جتنی نمازیں عمر بھر میں قضا
ہوئی ہیں سب کی قضا پڑھنی واجب ہے توبہ سے نمازیں معاف نہیں ہوتیں البتہ
نہ پڑھنے سے جو گناہ ہوا تھا وہ توبہ سے معاف ہو گیا اب ان کی قضا نہ پڑھے گا تو پھر
گنہگار رہے گی مسئلہ اگر کسی کی کچھ نمازیں قضا ہو گئی ہوں اور انکی قضا پڑھنے کی
ابھی نوبت نہیں آئی تو مرتے وقت نمازوں کی طرف سے فدیہ دینے کی وصیت کر جانا
واجب ہے نہیں تو گنہگار ہوگا اور نماز کے فدیہ کا بیان روزے کے فدیہ کے
ساتھ آوے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

سجدۂ سہو کا بیان

مسئلہ نماز میں جتنی چیزیں واجب ہیں ان میں سے ایک واجب یا کئی واجب اگر
بھولے سے رہ جائیں تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے اور اسکے کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے
اگر سجدۂ سہو نہیں کیا تو نماز پھر سے پڑھے شرح التنویر صفحہ ۴۷۲ ج ۱ مسئلہ اگر بھولے سے
نماز کا کوئی فرض چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو کرنے سے نماز درست نہیں ہوتی پھر سے پڑھے
مسئلہ سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اخیر رکعت میں فقط التحیات پڑھ کے ایک طرف
سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر بیٹھ کر التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کے دونوں
طرف سلام پھیرے اور نماز ختم کرے شرح الہدایہ صفحہ ۱۰۹ ج ۱ مسئلہ کسی نے بھول کر سلام
پھیرنے سے پہلے ہی سجدۂ سہو کر لیا تب بھی ادا ہو گیا اور نماز صحیح ہو گئی شرح الہدایہ

مسئلہ اگر بھولے سے دو رکوع کرلئے یا تین سجدے تو سہو کرنا واجب ہے، منیہ ص۱۲۵ مسئلہ نماز میں الحمد پڑھنا بھول گئی فقط سورت پڑھی یا پہلے سورت پڑھی اور پھر الحمد پڑھی تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے مسئلہ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورت ملانا بھول گئی تو پچھلی دو رکعتوں میں سورت ملائے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر پہلی دو رکعتوں میں سے ایک رکعت میں سورت نہیں ملائی تو پچھلی ایک رکعت میں سورت ملائے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر پچھلی رکعتوں میں بھی سورت ملانا یاد نہ رہا نہ پچھلی رکعتوں میں سورت ملائی نہ پچھلی رکعتوں میں بالکل آخیر رکعتوں میں التحیات پڑھتے وقت یاد آیا کہ دونوں رکعتوں میں یا ایک رکعت میں سورت نہیں ملائی تب بھی سجدہ کرلینے سے نماز ہوجائے گی۔ فتاویٰ ہندیہ ص۸۰ ج۱ مسئلہ سنت اور نفل کی سب رکعتوں میں سورت کا ملانا واجب ہے، اسلئے اگر کسی رکعت میں سورت ملانا بھول جاوے تو سجدۂ سہو کرے شرح الہدایہ ص۱۲۱ ج۱ مسئلہ الحمد پڑھ کے سوچنے لگی کہ کونسی سورت پڑھوں اور اس سوچ بچار میں اتنی دیر لگ گئی جتنی دیر میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکتی ہے تو بھی سجدۂ سہو واجب ہے، شرح التنویر ص۴۸۹ ج۱ مسئلہ اگر بالکل اخیر رکعت میں التحیات اور درود شریف پڑھنے کے بعد شبہ ہوا کہ میں نے چار رکعتیں پڑھی ہیں یا تین اسی سوچ میں خاموش بیٹھی رہی اور سلام پھیرنے میں اتنی دیر لگ گئی جتنی دیر میں تین دفعہ سبحان اللہ کہہ سکتی ہے پھر یاد آگیا کہ میں نے چار رکعتیں پڑھ لی ہیں تو اس صورت میں بھی سجدۂ سہو کرنا واجب ہے، مسئلہ الحمد اور سورت پڑھ چکی تھی بھولے سے کچھ سوچنے لگی اور رکوع کرنے میں اتنی دیر ہوگئی جتنی کہ اوپر بیان ہوئی تو بھی سجدۂ سہو کرنا واجب ہے، شرح التنویر ص۴۸۹ ج۱ مسئلہ اسی طرح اگر پڑھتے پڑھتے درمیان میں رک گئی اور کچھ سوچنے لگ گئی اور سوچنے میں اتنی دیر لگ گئی یا جب دوسری اور چوتھی رکعت پر التحیات کے لئے بیٹھی تو فوراً التحیات نہیں شروع کی کچھ سوچنے میں اتنی دیر لگ گئی یا جب رکوع سے اٹھی تو دیر تک کھڑی سوچا کی یا دونوں سجدوں کے بیچ میں جب بیٹھی تو کچھ سوچنے میں اتنی دیر لگادی تو

ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔ غرضیکہ جب بھولے سے کسی بات کے کرنے میں
دیر کر دیگی یا کسی بات کے سوچنے کی وجہ سے دیر لگ جاوے گی تو سجدۂ سہو واجب ہوگا
ردالمحتار ص ۵۰۲ ج ۱ مسئلہ تین رکعت یا چار رکعت والی فرض نماز میں جب
دو رکعت پر التحیات کیلئے بیٹھی تو دو دفعہ التحیات پڑھ گئی تو بھی سجدۂ سہو واجب ہے اگر
التحیات کے بعد اتنا درود شریف بھی پڑھ گئی اللھم صل علی محمد یا اس سے بھی زیادہ پڑھ
گئی تب یاد آیا اور اٹھ کھڑی ہوئی تو بھی سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر اس سے کم پڑھا
ہو تو سہو کا سجدہ واجب نہیں فتاوی ہندیہ ص ۱۲۸ ج ۱ مسئلہ نفل نماز میں دو رکعت
بیٹھ کر التحیات کے ساتھ درود شریف بھی پڑھنا جائز ہے اسلئے نفل میں درود شریف
کے پڑھنے سے سجدۂ سہو کا نہیں ہوتا البتہ اگر دو دفعہ التحیات پڑھ جاوے تو نفل
میں بھی سجدۂ سہو واجب ہے۔ شرح التنویر ص ۵۰۲ ج ۱ مسئلہ التحیات پڑھنے بیٹھی
مگر بھولے سے التحیات کی جگہ کچھ اور پڑھ گئی یا الحمد پڑھنے لگی تو بھی سجدہ سہو واجب ہے
مسئلہ نیت باندھنے کے بعد سبحانک اللھم کی جگہ دعا قنوت پڑھنے لگی تو سہو کا سجدہ
واجب نہیں اسی طرح فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں اگر الحمد کی جگہ التحیات یا
کچھ اور پڑھنے لگی تو بھی سجدۂ سہو واجب نہیں ہے مسئلہ تین رکعت یا چار رکعت
والی نماز میں بیچ میں بیٹھنا بھول گئی اور دو رکعت پڑھ کے تیسری رکعت کیلئے کھڑی
ہو گئی تو اگر نیچے کا آدھا دھڑ ابھی سیدھا نہ ہوا ہو تو بیٹھ جاوے اور التحیات پڑھ
لیوے تب کھڑی ہو ایسی حالت میں سجدۂ سہو کرنا واجب نہیں اگر نیچے کا آدھا دھڑ
سیدھا ہو گیا ہو تو نہ بیٹھے بلکہ کھڑی ہو کر چاروں رکعتیں پڑھ لیوے فقط اخیر میں بیٹھے
اور اس صورت میں سجدۂ سہو واجب ہے۔ اگر سیدھی کھڑی ہو جانے کے بعد پھر لوٹ
آوے گی اور بیٹھ کر التحیات پڑھے گی تو گنہگار ہوگی اور سجدۂ سہو کرنا اب بھی واجب ہوگا
شرح التنویر ص ۵۰۲ ج ۱ مسئلہ اگر چوتھی رکعت پر بیٹھنا بھول گئی اور اوپر کا دھڑ ابھی
سیدھا نہیں ہوا تو بیٹھ جاوے اور التحیات اور درود وغیرہ پڑھ کے سلام پھیرے اور

سجدۂ سہو نہ کرے اور اگر سیدھی کھڑی ہو گئی ہو تو تب بھی بیٹھ جاوے بلکہ اگر الحمد اور سورت
بھی پڑھ چکی ہو یا رکوع بھی کر چکی ہو تب بھی بیٹھ جاوے اور التحیات پڑھ کے سجدۂ
سہو کرے البتہ رکوع کے بعد بھی یاد نہ آیا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو فرض
نماز پھر سے پڑھے یہ نماز نفل ہو گئی ایک رکعت اور ملا کر پوری چھ رکعت کرے اور
سجدۂ سہو نہ کرے اور اگر ایک رکعت اور نہیں ملائی یا پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا
تو چار رکعتیں نفل ہو گئیں اور ایک رکعت اکارت ہو گئی۔ شرح التنویر ص۷۸ ج۱۔

مسئلہ اگر چوتھی رکعت پر بیٹھی اور التحیات پڑھ کے کھڑی ہو گئی تو سجدہ کرنے سے پہلے
پہلے جب یاد آ جاوے بیٹھ جاوے اور التحیات نہ پڑھے بلکہ بیٹھ کر فوراً سلام پھیر کے
سجدۂ سہو کرے اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر چکی تب یاد آیا تو ایک رکعت اور ملا
کے چھ کرے چار فرض ہو گئیں اور دو نفل اور چھٹی رکعت پر سجدۂ سہو بھی کرے
اگر پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا اور سجدۂ سہو کر لیا تو برا کیا چار فرض ہوئے اور ایک
رکعت اکارت گئی۔ مسئلہ اگر چار رکعت نفل نماز پڑھی اور بیچ میں بیٹھنا بھول گئی تو جب
تک تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تب تک یاد آنے پر بیٹھ جانا چاہیے اگر سجدہ کر لیا تو
خیر تب بھی نماز ہو گئی اور سجدۂ سہو دونوں صورتوں میں واجب ہے۔ شرح التنویر ص۸۲ ج۱

مسئلہ اگر نماز میں شک ہو گیا کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار رکعتیں تو اگر یہ شک اتفاق
سے ہو گیا ایسا شبہ پڑنے کی اس کی عادت نہیں ہے تو پھر سے نماز پڑھے اور اگر شک کرنے کی
عادت ہے اور اکثر ایسا شبہ پڑ جاتا ہے تو دل میں سوچ کر دیکھے کہ دل زیادہ کدھر جاتا ہے
اگر زیادہ گمان تین رکعت پڑھنے کا ہو تو ایک اور پڑھ لے اور سجدۂ سہو واجب نہیں ہے
اور اگر زیادہ گمان یہی ہے کہ میں نے چاروں رکعتیں پڑھ لی ہیں تو اور رکعت نہ پڑھے
اور سجدۂ سہو بھی نہ کرے اور اگر سوچنے کے بعد بھی دونوں طرف برابر خیال رہے نہ
تین رکعت کی طرف زیادہ گمان جاتا ہے اور نہ چار رکعت کی طرف تو تین رکعتیں سمجھے
اور ایک رکعت اور پڑھ لے لیکن اس صورت میں تیسری رکعت پر بھی التحیات پڑھے

تب کھڑی ہو کے چوتھی رکعت پڑھے اور سجدۂ سہو بھی کرے شرح التنویر صفحہ ۴۹۹ ج ۱

مسئلہ اگر یہ شک ہوا کہ یہ پہلی رکعت ہے یا دوسری رکعت تو اسکا بھی یہی حکم ہے اگر اتفاق سے یہ شک پڑا ہو تو پھر سے پڑھے اور اگر شک پڑ جاتا ہو تو جیدھر زیادہ گمان ہو جاتا ہو اسکو اختیار کرے اور اگر دونوں طرف برابر گمان رہے کسی طرف زیادہ نہ ہو تو ایک ہی سمجھے لیکن اس پہلی رکعت پر بیٹھ کر التحیات پڑھے کہ شاید یہ دوسری رکعت ہو اور دوسری رکعت پڑھ کے پھر بیٹھے اور اسمیں الحمد کے ساتھ سورت بھی ملاوے پھر تیسری رکعت پڑھ کر بھی بیٹھے کہ شاید یہ چوتھی ہو پھر چوتھی رکعت پڑھے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے ردالمختار صفحہ ۵۰۰ ج ۱

مسئلہ اگر یہ شک ہوا کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری تو اسکا بھی یہی حکم ہے کہ اگر دونوں گمان برابر درجے کے ہوں تو دوسری رکعت پر بیٹھ کر تیسری رکعت پڑھے اور پھر بیٹھ کے التحیات پڑھے کہ شاید یہی چوتھی ہو پھر چوتھی پڑھے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے ردالمختار صفحہ ۵۰۰ ج ۱

مسئلہ اگر نماز پڑھ چکنے کے بعد یہ شک ہوا کہ معلوم نہیں تین رکعتیں پڑھیں یا چار تو اس شک کا کچھ اعتبار نہیں نماز ہو گئی البتہ اگر ٹھیک یاد آجاوے کہ تین ہی ہوئیں تو پھر کھڑے ہو کر ایک رکعت اور پڑھ لیوے اور سجدۂ سہو کرلے اور اگر پڑھ کے بول پڑی ہو یا کوئی ایسی بات کی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو پھر سے پڑھے اسیطرح اگر التحیات پڑھ چکنے کے بعد یہ شک ہو تو اسکا بھی یہی حکم ہے کہ جبتک ٹھیک یاد نہ آوے اسکا کچھ اعتبار نہ کرے لیکن اگر کوئی احتیاط کی راہ سے نماز پھیر سے پڑھ لیوے تو اچھا ہے کہ دل کی کھٹک نکل جاوے اور شبہ باقی نہ رہے۔ ردالمختار صفحہ ۵۰۰ ج ۱

مسئلہ اگر نماز میں کئی باتیں ایسی ہو گئیں جن سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے تو ایک ہی سجدہ سب کی طرف سے ہو جاویگا ایک ہی نماز میں دو دفعہ سجدۂ سہو نہیں کیا جاتا۔ عالمگیری صفحہ ۸۳ ج ۱

مسئلہ سجدۂ سہو کرنے کے بعد پھر کوئی ایسی بات ہو گئی جس سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے تو وہی پہلا سجدہ کافی ہے اب پھر سجدۂ سہو نہ کرے شرح التنویر صفحہ ۴۹۷ ج ۱

مسئلہ نماز میں کچھ بھول ہو گئی تھی جس سے سجدہ سہو واجب تھا لیکن سجدۂ سہو کرنا بھول گئی اور دونوں

طرف سلام پھیر دیا لیکن ابھی اسی جگہ بیٹھی ہے اور سینہ قبلہ کی طرف سے نہیں پھرا نہ کسی سے کچھ بولی نہ کوئی اور ایسی بات ہوئی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو اب سجدۂ سہو کر لے بلکہ اگر اسے کوئی کلمہ یا وظیفہ یاد ہو تو پڑھنے لگے تب بھی کچھ حرج نہیں اب سجدہ کر لے تو نماز ہو جاویگی شرح التنویر ص۸۶ ج ا مسئلہ سجدۂ سہو واجب تھا اور اس نے قصداً دونوں طرف سلام پھیر دیا اور یہ نیت کی کہ میں سجدۂ سہو نہ کرونگی تب بھی جب تک کوئی بات نہ ہو جس سے نماز جاتی رہتی ہے سجدۂ سہو کر لینے کا اختیار رہتا ہے۔ رد المحتار ص۸۶ ج ا مسئلہ چار رکعت والی یا تین رکعت والی نماز میں بھولے سے دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو اب اٹھ کر اس نماز کو پورا کر لے اور سجدہ سہو کرے البتہ اگر سلام پھیرنے کے بعد کوئی ایسی بات ہو گئی جس سے نماز جاتی رہتی ہے تو پھر سے نماز پڑھے مسئلہ بھولے سے وتر کی پہلی یا دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ گئی تو اسکا کچھ اعتبار نہیں تیسری رکعت میں پھر پڑھے اور سجدہ سہو کرے کنز الدقائق ص۱۰۷ ج ا مسئلہ وتر کی نماز میں شبہ ہوا کہ نہ معلوم یہ دوسری رکعت ہے یا تیسری رکعت اور کسی بات کی طرف زیادہ گمان نہیں ہے بلکہ دونوں طرف برابر درجہ کا گمان ہے تو اسی رکعت میں دعائے قنوت پڑھے اور بیٹھ کر التحیات کے بعد کھڑی ہو کر ایک اور پڑھے اور اس میں بھی دعا قنوت پڑھے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے رد المحتار ص۷۰ ج ا مسئلہ وتر میں دعا قنوت کی جگہ سبحانک اللھم پڑھ گئی پھر جب یاد آیا تو دعا قنوت پڑھی تو سجدہ سہو واجب نہیں مسئلہ وتر میں دعا قنوت پڑھنا بھول گئی سورت پڑھ کے رکوع میں چلی گئی تو سجدۂ سہو واجب ہے شرح الہدایہ ص۱۲۰ ج ا مسئلہ الحمد پڑھنے کے دو سورتیں یا تین سورتیں پڑھ گئی تو کچھ ڈر نہیں اور سجدہ سہو واجب نہیں۔ رد المحتار ص۱۲۰ ج ا مسئلہ فرض نماز میں پچھلی دونوں رکعتوں یا ایک رکعت میں سورت ملا لی تو سجدہ سہو واجب نہیں مسئلہ نماز کے اول میں سبحانک اللھم پڑھنا بھول گئی یا رکوع میں سبحان ربی العظیم نہیں پڑھا یا سجدہ میں سبحان ربی الاعلی نہیں کہا یا رکوع سے اٹھ کر سمع اللہ لمن حمدہ نہیں کہا یا نیت باندھتے وقت کندھے تک ہاتھ نہیں اٹھائے یا اخیر رکعت میں درود شریف

یاد تھا نہیں پڑھی یوں ہی سلام پھیر دیا تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب نہیں ہے
فتاوی ہندیہ صفحہ ج ۱ مسئلہ فرض کی دونوں پچھلی رکعتوں میں یا ایک رکعت میں
الحمد پڑھنی بھول گئی پچھلی کھڑی رہ کے رکوع میں چلی گئی تو بھی سجدہ سہو واجب نہیں
مسئلہ جن چیزوں کو بھول کر کرنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے اگر ان کو قصداً کرے
تو سجدہ سہو واجب نہیں بلکہ نماز پھر سے پڑھے اگر سجدہ سہو کر بھی لیا تب بھی نماز
نہیں ہوئی جو چیزیں نماز میں فرض ہیں، نہ واجب اُن کو بھول کر چھوڑ دینے سے
نماز ہو جاتی ہے اور سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔

سجدہ تلاوت کا بیان

مسئلہ قرآن شریف میں سجدے تلاوت کے چودہ ہیں جہاں جہاں کلام مجید کے
کنارے پر سجدہ لکھا رہتا ہے اس آیت کو پڑھ کر سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے اور اس کو
سجدہ تلاوت کہتے ہیں۔ شرح الہدایہ صفحہ ج ۱ مسئلہ سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ
یہ ہے کہ اللہ اکبر کہہ کے سجدہ کرے اور اللہ اکبر کہتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے سجدہ میں کم
سے کم تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ کہے پھر اللہ اکبر کہہ کے سر اٹھا لیوے بس سجدہ ادا
ادا ہو گیا مسئلہ بہتر یہ ہے کہ کھڑی ہو کر اللہ اکبر کر کے سجدے میں جاوے پھر اللہ اکبر
کہہ کے کھڑی ہو جاوے اور اگر بیٹھے کر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جاوے پھر اللہ اکبر کہہ کر
اٹھ بیٹھے کھڑی نہ ہو تب بھی درست ہے مسئلہ سجدہ کی آیت کو جو شخص پڑھے
اس پر بھی سجدہ کرنا واجب ہے اور جو سنے اس پر بھی واجب ہو جاتا ہے چاہے قرآن شریف
سننے کے قصد سے بیٹھی ہو یا کسی اور کام میں لگی ہو اور بغیر قصد کے سجدے کی آیت
سن لی ہو اسلئے بہتر ہے کہ سجدے کی آیت کو آہستہ آہستہ پڑھے تاکہ کسی اور پر سجدہ واجب
نہ ہو مسئلہ جو چیزیں نماز کیلئے شرط ہیں وہ سجدہ تلاوت کیلئے بھی شرط ہیں یعنی وضو
کا ہونا جگہ کا پاک ہونا بدن اور کپڑے کا پاک ہونا قبلہ کی طرف سجدہ کرنا وغیرہ مسئلہ جس

طرح نماز کا سجدہ کیا جاتا ہے اسی طرح سجدۂ تلاوت بھی کرنا چاہیئے بعض عورتیں قرآن شریف ہی پر سجدہ کر لیتی ہیں اس سے سجدہ ادا نہیں ہوتا اور سے نہیں اترتا فتاوی ہندیہ ص۸۶ مسئلہ اگر کسی کا وضو اسوقت نہو تو پھر کسی وقت وضو کر کے سجدہ کرے فوراً اسیوقت سجدہ کرنا ضروری نہیں ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اسی وقت سجدہ کرے کیونکہ شاید بعد میں یاد نہ رہے۔ مسئلہ اگر کسی کے ذمے بہت سے سجدے تلاوت کے باقی ہوں اتنک ادا نہ کئے ہوں تو اب ادا کرلے عمر بھر میں کبھی نہ کبھی ادا کر لینے چاہیئں کبھی ادا نہ کریگی تو گنہ گار رہیگی۔ شرح التنویر مسئلہ اگر حیض یا نفاس کی حالت میں کسی نے سجدہ کی آیت سُن لی تو اس پر سجدہ واجب نہیں اور اگر ایسی حالت میں سُنا جبکہ اُسپر نہانا واجب تھا تو نہانے کے بعد سجدہ کرنا واجب ہے شرح التنویر ص۸۰۲ مسئلہ اگر بیماری کی حالت میں سُنے اور سجدہ کرنیکی طاقت نہو تو جس طرح نماز کا سجدہ اشارہ سے کرتی ہے اسی طرح سے اسکا سجدہ بھی اشارہ سے کرے۔ فتاوی ہندیہ ص۸۶ ج ۱ مسئلہ اگر نماز میں سجدے کی آیت پڑھے تو وہ آیت پڑھنے کے بعد فوراً نماز ہی میں سجدہ کرلے پھر باقی سورۃ پڑھ کے رکوع میں جائے اگر اس آیت کو پڑھکر فوراً سجدہ نہ کیا اسکے بعد دو آیتیں یا تین آیتیں اور پڑھ لیں تب سجدہ کیا تو یہ بھی درست ہے اگر اس سے بھی زیادہ پڑھ گئی تب سجدہ کیا تو سجدہ تو ادا ہو گیا لیکن گنہ گار ہوئی۔ ردالمحتار ص۸۰۶ ج ۱ مسئلہ اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھی اور نماز ہی میں سجدہ نہ کیا تو اب نماز کے بعد سجدہ کرنے سے ادا نہ ہوگا ہمیشہ کیلئے گنہ گار رہے گی اب سوائے توبہ استغفار کے اور کوئی صورت معافی کی نہیں ہے شرح التنویر ص۸۰۶ ج ۱ مسئلہ سجدہ کی آیت پڑھ کے اگر فوراً رکوع میں چلی جائے اور رکوع میں یہ نیت کرے کہ میں سجدۂ تلاوت کی طرف سے بھی یہی رکوع کرتی ہوں تب بھی وہ سجدہ ادا ہو جاویگا اور رکوع میں یہ نیت نہیں کی تو رکوع کے بعد سجدہ جب کریگی تو اسی سجدہ سے سجدۂ تلاوت بھی ادا ہو جاویگا چاہے کچھ نیت کرے چاہے نہ کرے۔ شرح التنویر ص۸۰۵ مسئلہ نماز پڑھنے میں کسی اور سے سجدہ کی آیت سُنے تو نماز میں سجدہ نہ کرے بلکہ نماز کے بعد کرے اگر نماز ہی میں

کرے گی تو وہ سجدہ ادا نہ ہوگا پھر کرنا پڑیگا اور گناہ بھی ہوگا **مسئلہ** ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے سجدہ کی آیت کو کئی بار دہرا کر پڑھے تو ایک ہی سجدہ واجب ہے، چاہے سب دفعہ پڑھ کے آخر میں سجدہ کرے یا پہلی دفعہ پڑھ کے سجدہ کرے پھر اسی کو بار بار دہرائی ہے اور اگر جگہ بدل گئی تب اسی آیت کو دہرایا پھر تیسری جگہ جا کر وہی آیت پڑھی اسی طرح برابر جگہ بدلتی رہی تو جتنی دفعہ دہرا دے اتنی ہی دفعہ سجدہ کرے۔ شرح التنویر صـ ۱۱۸ **مسئلہ** اگر ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے سجدہ کی کئی آیتیں پڑھیں تو بھی جتنی آیتیں پڑھے اتنے ہی سجدے کرے۔ ردالمختار صـ ۸۱۱ ج ۱ **مسئلہ** بیٹھے بیٹھے سجدہ کی کوئی آیت پڑھی پھر اٹھ کھڑی ہوئی لیکن چلی پھری نہیں جہاں بیٹھی تھی وہیں کھڑے کھڑے وہی آیت پھر دہرائی تو ایک ہی سجدہ واجب ہے۔ شرح الہدایہ صـ ۱۴۷ ج ۱ **مسئلہ** ایک ہی سجدہ کی آیت پڑھی اور اٹھ کر کسی کام کو چلی گئی پھر اسی جگہ آکر وہی آیت پڑھی تب بھی دو سجدے کرے **مسئلہ** ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے سجدہ کی کوئی آیت پڑھی پھر جب قرآن مجید کی تلاوت کر چکی تو اسی جگہ بیٹھے بیٹھے کسی اور کام میں لگ گئی جیسے کھانا کھانے لگی یا سینے پرونے میں لگ گئی یا بچہ کو دودھ پلانے لگی اسکے بعد پھر وہی آیت اسی جگہ پڑھی تب بھی دو سجدے واجب ہوئے اور جب کوئی اور کام کرنے لگی تو ایسا سمجھینگے کہ جگہ بدل گئی۔ ردالمختار صـ ۸۱۱ **مسئلہ** ایک کوٹھری یا دالان کے ایک کونے میں سجدہ کی کوئی آیت پڑھی اور پھر دوسرے کونے میں جا کر وہی آیت پڑھی تب بھی ایک سجدہ کافی ہے چاہے جے دفعہ پڑھے البتہ اگر دوسرے کام میں لگ جانیکے بعد وہی آیت پڑھے گی تو دوسرا سجدہ کرنا پڑیگا پھر تیسرے کام میں لگنے کے بعد پڑھیگی تو تیسرا سجدہ واجب ہو جائیگا۔ ردالمختار صـ ۸۱۱ **مسئلہ** اگر بڑا گھر ہو تو دوسرے کونے میں جا کر دہرانے سے دوسرا سجدہ واجب ہوگا اور تیسرے کونے میں تیسرا سجدہ **مسئلہ** مسجد کا بھی یہی حکم ہے جو ایک کوٹھری کا حکم ہے اگر سجدہ کی آیت کئی دفعہ پڑھے تو ایک ہی سجدہ واجب ہے چاہے ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے دہرایا کرے یا مسجد میں ادھر ادھر ٹہل کر پڑھے **مسئلہ** اگر نماز میں سجدہ کی ایک ہی آیت کو کئی دفعہ پڑھے تب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہے، چاہے سب دفعہ

پڑھ کے آخر میں سجدہ کرے یا ایک دفعہ پڑھ کے سجدہ کر لیا پھر اسی رکعت یا دوسری رکعت میں وہی آیت پڑھے۔ فتاوی ہندیہ ص ۸۶ مسئلہ سجدہ کی کوئی آیت پڑھی اور سجدہ نہیں کیا پھر اسی جگہ نیت باندھ لی اور وہی آیت پھر نماز میں پڑھی اور نماز میں سجدہ تلاوت کیا تو یہی سجدہ کافی ہے دونوں سجدے اسی سے ادا ہو جائینگے البتہ اگر جگہ بدل گئی ہو تو دوسرا سجدہ بھی واجب ہے۔ شرح التنویر ص ۸۱ ج ۱ مسئلہ اگر سجدے کی آیت پڑھ کے سجدہ کر لیا تب اسی جگہ نماز کی نیت باندھ لی اور وہی آیت نماز میں دوبارہ پڑھی تو اب نماز میں پھر سجدہ کرے مسئلہ پڑھنے والے کی جگہ نہیں بدلی ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے ایک آیت کو بار بار پڑھتی رہی لیکن سننے والی کی جگہ بدل گئی کہ پہلی دفعہ اور جگہ سنا تھا دوسری دفعہ اور جگہ تیسری دفعہ تیسری جگہ تو پڑھنے والی پر ایک ہی سجدہ واجب ہے اور سننے والی پر کئی سجدے واجب ہیں جتنے دفعہ سنے اتنے ہی سجدے کرے۔ فتاوی ہندیہ ص ۸۶ ج ۱ مسئلہ اگر سننے والی کی جگہ نہیں بدلی بلکہ پڑھنے والی کی جگہ بدل گئی تو پڑھنے والی پر کئی سجدے واجب ہونگے اور سننے والی پر ایک ہی سجدہ ہے۔ فتاوی ہندیہ ص ۸۶ ج ۱ مسئلہ ساری سورت پڑھنا اور سجدہ کی آیت کو چھوڑ دینا مکروہ اور منع ہے فقط سجدے سے بچنے کیلئے وہ آیت نہ چھوڑے کہ اس میں سجدے سے گویا انکار ہے مسئلہ اگر سورت میں کوئی آیت نہ پڑھے فقط سجدہ کی آیت پڑھے تو اسکا کچھ حرج نہیں اور اگر نماز میں ایسا کرے تو اسمیں یہ بھی شرط ہے کہ وہ اتنی بڑی ہو کہ چھوٹی تین آیت کی برابر ہو لیکن بہتر یہ ہے کہ سجدے کی آیت کو دو ایک آیت کے ساتھ ملا کر پڑھے۔ شرح التنویر ص ۸۱ ج ۱

بیمار کی نماز کا بیان

مسئلہ نماز کو کسی حالت میں نہ چھوڑے جب تک کھڑے ہو کر پڑھنے کی قوت رہے کھڑے ہو کر نماز پڑھتی رہے اور جب کھڑا نہ ہوا جائے تو بیٹھ کر نماز پڑھے بیٹھے بیٹھے رکوع کر اور رکوع کر کے دونوں سجدے کرے اور رکوع کیلئے اتنا جھکے کہ پیشانی گھٹنوں کے مقابل

ہو جاوے شرح التنویر صـ۹۱ ج ا مسئلہ اگر رکوع سجدہ کرنے کی بھی قدرت نہیں تو رکوع
اور سجدہ کو اشارہ سے ادا کرے اور سجدے کیلئے رکوع سے زیادہ جھک جایا کرے شرح التنویر
صـ۹۳ ج ا مسئلہ سجدہ کرنے کیلئے تکیہ وغیرہ کوئی اونچی چیز رکھ لینا اور اس پر سجدہ کرنا
بہتر نہیں جب سجدے کی قدرت نہ ہو تو بس اشارہ کر لیا کرے تکیہ کے اوپر سجدہ کرنے کی ضرورت
نہیں شرح التنویر صـ۹۲ ج ا مسئلہ اگر کھڑے ہونے کی قوت تو ہے لیکن کھڑے ہونے کی وجہ سے
تکلیف ہوتی ہے یا بیماری بڑھ جانے کی وجہ ہے تب بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے شرح التنویر
مسئلہ اگر کھڑی تو ہو سکتی ہے لیکن رکوع سجدہ نہیں کر سکتی تو چاہے کھڑی ہو کر پڑھے اور رکوع و سجدہ
اشارے سے ادا کرے اور چاہے بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع اور سجدہ کو اشارے سے ادا کرے دونوں
اختیار ہے مسئلہ اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہیں رہی تو پیچھے کوئی گاؤ تکیہ وغیرہ لگا کر اس طرح
لیٹ جائے کہ سر خوب اونچا رہے بلکہ قریب بیٹھنے کے رہے اور پاؤں قبلہ کی طرف پھیلا لیوے
اور اگر کچھ طاقت ہو تو قبلہ کی طرف پیر نہ پھیلاوے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے پھر سر کے اشارہ سے نماز
پڑھے اور سجدہ کا اشارہ زیادہ نیچا کرے اگر گاؤ تکیہ سے ٹیک لگا کر بھی اس طرح نہ لیٹ سکے کہ سر
اور سینہ وغیرہ اونچا رہے تو قبلہ کی طرف پیر کرکے بالکل چت لیٹ جاوے لیکن سر کے نیچے کوئی
اونچا تکیہ رکھ دیں کہ منہ قبلہ کی طرف ہو جاوے آسمان کی طرف نہ رہے پھر سر کے اشارے سے
نماز پڑھے رکوع کا اشارہ کم کرے اور سجدہ کا اشارہ زیادہ کرے فتاویٰ ہندیہ صـ۳۶ ج ا
مسئلہ اگر چت نہ لیٹے بلکہ داہنی یا بائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کرکے لیٹے اور سر کے اشارے سے
رکوع سجدہ کرے یہ بھی جائز ہے لیکن چت لیٹ کر پڑھنا زیادہ اچھا ہے مسئلہ اگر سر سے اشارہ
کرنے کی بھی طاقت نہیں تو نماز نہ پڑھے پھر اگر ایک رات دن سے زیادہ یہی حالت رہے تو نماز بالکل
معاف ہو گئی اچھے ہونے کے بعد قضا پڑھنا بھی واجب نہیں ہے اگر ایک دن رات سے زیادہ یہ حالت
نہ رہی بلکہ ایک دن رات میں پھر اشارہ سے پڑھنے کی طاقت آ گئی تو اشارہ ہی سے ان کی قضا پڑھے
اور یہ ارادہ نہ کرے کہ جب بالکل اچھی ہو جاؤں گی تب پڑھوں گی کہ شاید مر گئی تو گنہگار
رہے گی مسئلہ اسی طرح اگر اچھا خاصا آدمی بے ہوش ہو جاوے تو اگر بے ہوشی ایک دن رات

سے زیادہ نہ ہوئی تو قضا پڑھنا واجب ہے، اور اگر ایک دن رات سے زیادہ ہو گئی تو قضا پڑھنا واجب نہیں مسئلہ جب نماز شروع کی اُس وقت بھلی چنگی تھی پھر جب تھوڑی سی نماز پڑھ چکی تو نماز ہی میں کچھ ایسی رگ چڑھ گئی کہ کھڑی نہ ہو سکی تو باقی نماز بیٹھ کر پڑھے اگر رکوع سجدہ کر سکے تو کرے نہیں تو رکوع سجدے کو سر کے اشارے سے کرے اور اگر ایسا ہو گیا کہ بیٹھنے کی بھی قدرت نہیں تو اسی طرح لیٹ کر باقی نماز کو پورا کرے مسئلہ بیماری کی وجہ سے تھوڑی نماز بیٹھ کر پڑھی اور رکوع کی جگہ رکوع اور سجدے کی جگہ سجدہ کیا پھر نماز ہی میں اچھی ہو گئی تو اسی نماز کو کھڑی ہو کر پورا کرے۔ مسئلہ اگر بیماری کی وجہ سے رکوع سجدہ کی قوت نہ تھی اس لئے سر کے اشارے سے رکوع سجدہ کیا پھر جب کچھ نماز پڑھ چکی تو ایسی ہو گئی کہ اب رکوع کر سکتی ہے تو اب یہ نماز جاتی رہی اس کو پورا نہ کرے بلکہ پھر سے نماز پڑھے مسئلہ فالج گرا اور ایسی بیماری ہو گئی کہ پانی سے استنجا نہیں کر سکتی تو کپڑے یا ڈھیلے سے پونچھ ڈالا کرے اور اسی طرح نماز پڑھے اگر خود تیمم نہ کر سکے تو دوسرا تیمم کرا دے اور اگر ڈھیلے یا کپڑے سے پونچھنے کی بھی طاقت نہیں تو بھی نماز قضا نہ کرے، اسی طرح نماز پڑھے کسی اور کو اس کے بدن کو دیکھنا اور پونچھنا درست نہیں نہ ماں باپ کو نہ لڑکا لڑکی کو البتہ بیوی کو اپنے میاں اور میاں کو اپنی بیوی کا بدن دیکھنا درست ہے اس کے سوا کسی کو درست نہیں۔ مسئلہ تندرستی کے زمانہ میں کچھ نمازیں قضا ہو گئی تھیں پھر بیمار ہو گئی تو بیماری کے زمانے میں جس طرح نماز پڑھنے کی قوت ہو اسکی قضا پڑھے یہ انتظار نہ کرے کہ جب کھڑے ہونے کی قوت آوے تب پڑھوں یا جب بیٹھنے لگوں اور رکوع سجدہ کرنے کی قوت آوے تب پڑھوں یہ شیطانی خیالات ہیں دین داری کی یہ ہے کہ فوراً پڑھے دیر نہ کرے مسئلہ اگر بیمار کا بستر نجس ہے لیکن اسکے بدلنے میں بہت تکلیف ہو گی تو اسی پر نماز پڑھ لینا درست ہے مسئلہ حکیم نے کسی کی آنکھ بنائی اور ہلنے جُلنے کو منع کر دیا تو لیٹے لیٹے نماز پڑھتی رہے۔

مسافرت میں نماز پڑھنے کا بیان

مسئلہ اگر کوئی ایک منزل یا دو منزل کا سفر کرے تو اس سفر میں شریعت کا کوئی حکم نہیں بدلتا اور شریعت کے قاعدے سے اس کو مسافر نہیں کہتے اسکو ساری باتیں اسی طرح کرنی چاہیئں جیسے کہ اپنے گھر کرتی تھی چار رکعت والی نماز کو چار چار رکعت پڑھے اور موزے پہنے ہوئے ہو تو ایک رات دن مسح کرے پھر اسکے بعد مسح کرنا درست نہیں مسئلہ جو کوئی تین منزل کا قصد کر کے نکلے وہ شریعت کے قاعدے سے مسافر ہے جب اپنے شہر کی آبادی سے باہر ہو گئی تو شریعت سے مسافر بن گئی اور جبتک آبادی کے اندر اندر چلتی رہی تب تک مسافر نہیں ہے اور اسٹیشن اگر آبادی کے اندر ہے تو آبادی کے حکم میں ہے اور جو آبادی سے باہر ہو تو وہاں پہنچکر مسافر ہو جائیگی مسئلہ تین منزل یہ ہے کہ اکثر پیدل چلنے والے وہاں تین روز میں پہنچا کرتے ہیں تخمینہ اس کا ہمارے ملک میں کہ دریا اور پہاڑ میں سفر نہیں کرنا پڑتا ہے۔ اڑتالیس میل انگریزی ہے مسئلہ اگر کوئی جگہ اتنی دور ہے کہ اونٹ اور آدمی کی چال کے اعتبار سے تو تین منزل ہے لیکن یکہ اور تیز بہلی پر سوار ہے اسلئے دو ہی دن میں پہنچ جاوے گی تب بھی شریعت سے وہ مسافر ہے مسئلہ جو کوئی شریعت سے مسافر ہو وہ ظہر اور عصر اور عشا کی فرض نماز دو دو رکعتیں پڑھے اور سنتوں کا یہ حکم ہے کہ اگر جلدی ہو تو فجر کی سنتوں کے سوا اور سنتیں چھوڑ دینا درست ہے اس چھوڑ دینے سے کچھ گناہ نہ ہوگا اور جلدی اگر نہ ہو نہ اپنے ساتھیوں سے رہ جانے کا ڈر ہو تو نہ چھوڑے اور سنتیں سفر میں پوری پوری پڑھے ان میں کمی نہیں ہے مسئلہ فجر اور مغرب اور وتر کی نماز میں بھی کوئی کمی نہیں ہے جیسے ہمیشہ پڑھتی ہے ویسے پڑھے مسئلہ ظہر عشا کی نماز دو رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھے پوری چار رکعتیں پڑھنا گناہ ہے جیسے ظہر کے کوئی چھ فرض پڑھے تو گنہگار ہوگی مسئلہ اگر بھولے سے چار رکعتیں پڑھ لیں تو اگر دوسری رکعت پر بیٹھ کر التحیات پڑھی ہے تب تو دو رکعتیں فرض ہو گئیں اور دو رکعتیں نفل

کی ہو جاویں گی اور سجدۂ سہو کرنا پڑیگا اور اگر دوسری رکعت پر نہ بیٹھی تو چاروں
رکعتیں نفل ہو گئیں۔ فرض نماز پھر سے پڑھے **مسئلہ** اگر راستہ میں کہیں ٹھیر گئی تو
اگر پندرہ دن سے کم ٹھیرنے کی نیت ہے تو برابر وہ مسافر رہیگی۔ چار رکعت
والی نماز دو رکعت پڑھتی رہے اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھیرنے کی
نیت کرلی ہے تو اب وہ مسافر نہیں ہے پھر اگر نیت بدل گئی اور پندرہ دن سے
پہلے چلے جانے کا ارادہ ہو گیا تب بھی مسافر نہ رہے گی۔ نمازیں پوری پوری
پڑھے پھر جب یہاں سے چلے تو اگر یہاں سے وہ جگہ تین منزل ہو جہاں جاتی
ہے تو پھر مسافر ہو جاوے گی اور جو اس سے کم ہو تو مسافر نہیں ہوئی۔ شرح الہدایہ
مسئلہ تین منزل کا ارادہ کرکے گھر سے نکلی لیکن گھر ہی سے یہ بھی نیت ہے کہ فلانے
گاؤں میں پندرہ دن ٹھیروں گی تو مسافر نہیں۔ سب رستہ بھر پوری نماز پڑھے
پھر اگر گاؤں میں پہنچ کر پورے پندرہ روز نہیں ٹھیرنا ہوا تب بھی مسافر نہ ہوگی
درمختار صفحہ ۵۳ ج ۱ **مسئلہ** چار منزل جانے کی نیت سے چلی لیکن پہلی دو منزلیں
حیض کی حالت میں گذریں تب بھی وہ مسافر نہیں اب نہا دھو کر پوری چار رکعتیں
پڑھے البتہ حیض سے پاک ہونے کے بعد وہ جگہ اگر تین منزل ہو یا [illegible]
پھر رستہ میں حیض آگیا ہو تو وہ البتہ مسافر ہے نماز مسافر کی طرح پڑھے **مسئلہ**
نماز پڑھتے پڑھتے نماز کے اندر ہی پندرہ روز ٹھیرنے کی نیت کی تو وہ مسافر نہیں رہی
یہ نماز بھی پوری پڑھے **مسئلہ** دو چار دن کے لئے رستہ میں کہیں ٹھیرنا پڑا لیکن کچھ ایسی
باتیں ہو جاتی ہیں کہ جانا نہیں ہوتا روز یہ نیت ہوتی ہے کہ کل پرسوں چلی جاؤں گی لیکن
جانا نہیں ہوتا اسی طرح پندرہ یا بیس دن یا ایک مہینہ یا اس سے بھی زیادہ رہنا
ہو گیا لیکن پورے پندرہ دن رہنے کی کبھی نیت نہ ہوئی تب بھی مسافر رہے گی۔
چاہے کتنے دن اسی طرح گذر جائیں۔ شرح الہدایہ صفحہ ۱۲۱ ج ۱ **مسئلہ** تین منزل جانے کا ارادہ
کرکے چلی پھر کچھ دور جا کر کسی وجہ سے ارادہ بدل گیا اور گھر لوٹ پڑی تو جب سے لوٹنے کا

کا ارادہ ہوا ہے تب بھی یہ مسافر نہیں رہی ردالمختار صفحہ ۷۱۲ ج ا مسئلہ کوئی اپنے خاوند
کے ساتھ ہی رستہ میں جتنا وہ ٹھیرے گا اُتنا ہی وہ ٹھیر یگی بے اسکے زیادہ نہیں
ٹھیر سکتی تو ایسی حالت میں شوہر کی نیت کا اعتبار ہے اگر شوہر کا ارادہ پندرہ
دن ٹھیر لنے کا ہو تو عورت بھی مسافر نہیں رہی چاہے ٹھیرنے کی نیت کرے یا
نہ کرے اور اگر مرد کا ارادہ کم ٹھیرنے کا ہو تو عورت بھی مسافر ہے مسئلہ تین منزل چل کر پا
پہنچی تو اگر وہ اپنا گھر ہے تو مسافر نہیں رہی چاہے کم رہے یا زیادہ اور اگر پندرہ دن
ٹھیرنے کی نیت ہو تب بھی مسافر نہیں رہی اب نماز یا پندرہ پوری پڑھے اور اگر نہ
اپنا گھر ہے اور نہ پندرہ دن ٹھیرنے کی نیت ہے تو وہاں پہنچکر بھی مسافر ہے۔ چار رکعت
فرضوں کی دو رکعت پڑھتی رہے مسئلہ رستہ میں کئی جگہ ٹھیرنے کا ارادہ ہے دس دن یہاں
پانچ دن وہاں لیکن پورے پندرہ دن کہیں ٹھیرنے کا ارادہ نہیں تو بھی مسافر رہے گی
مسئلہ کسی نے اپنا شہر بالکل چھوڑ دیا کسی دوسری جگہ گھر بنا لیا اور وہیں رہنے سہنے لگی
اب پہلے شہر سے اور پہلے گھر سے کچھ مطلب نہیں رہا تو اب وہ شہر اور پردیس دونوں
برابر ہیں تو اگر سفر کرتے وقت رستہ میں وہ پہلا شہر پڑے اور دو چار دن وہاں رہنا ہو تو
مسافر رہیگی نمازیں سفر کی طرح پڑھے شرح التنویر صفحہ ۱۲۹ ج ا مسئلہ اگر کسی کی نمازیں
سفر میں قضا ہو گئیں تو پھر گھر پہنچکے بھی ظہر عصر عشا کی دو ہی دو رکعتیں قضا پڑھے۔
اور اگر سفر سے پہلے ظہر کی نماز قضا ہو گئی تو سفر کی حالت میں چار رکعتیں اسکی قضا پڑھے۔
مسئلہ بیاہ کے بعد اگر عورت مستقل طور پر سسرال رہنے لگی تو اس کا اصلی گھر سسرال ہے تو اگر
تین منزل چل کر میکے گئی اور پندرہ روز ٹھیرنے کی نیت نہیں ہے تو مسافر رہیگی مسافر
کے قاعدے سے نماز روزہ کرے اگر وہاں کا رہنا ہمیشہ دل میں نہیں تو جو وطن پہلے سے اصلی
تھا وہی اب بھی اصلی رہیگا مسئلہ دریا میں کشتی چل رہی ہے اور نماز کا وقت آگیا تو اسی
کشتی پر نماز پڑھ لے اگر کھڑے ہو کر پڑھنے میں سر گھومے تو بیٹھ کر پڑھے مسئلہ ریل میں نماز
پڑھنے کا بھی یہی حکم ہے کہ چلتی ریل پر نماز پڑھنا درست ہے اور اگر کھڑے ہو کر پڑھنے

سے سر گھومے یا گر نے کا خوف ہو تو بیٹھ کر پڑھے شرح التنویر مسئلہ نماز پڑھتے میں بیل
بدل گئی اور قبلہ دوسری طرف ہو گیا تو نماز ہی میں گھوم جاوے اور قبلہ کی طرف منھ کر لیوے
شرح التنویر صفحہ ۹۵ ج ۱ مسئلہ اگر تین منزل جانا ہو تو جب تک مردوں میں سے کوئی
اپنا محرم یا شوہر ساتھ نہ ہو اس وقت تک سفر کرنا درست نہیں ہے بے محرم کے ساتھ
سفر کرنا بڑا گناہ ہے اور اگر ایک منزل یا دو منزل جانا ہو تب بھی بے محرم کے ساتھ بہتر نہیں
حدیث میں اسکی بڑی ممانعت آئی ہے مسئلہ جس محرم کو خدا اور رسول کا ڈر نہ ہو اور
شریعت کی پابندی نہ کرتا ہو ایسے محرم کے ساتھ بھی سفر کرنا درست نہیں مسئلہ یکّہ یا
بہلی جا رہی ہے اور نماز کا وقت آگیا تو بہلی سے اتر کر کسی الگ جگہ کھڑی ہو کر نماز پڑھ
لیوے اسی طرح اگر بہلی پر وضو نہ کر سکے تو اتر کر کہیں آڑ میں وضو کرے اگر برقع پاس نہ
ہو تو چادر وغیرہ میں خوب لپٹ اترے اور نماز پڑھے اگر ایسا گہرہ پردہ جس میں نماز
قضا ہو جاوے تو حرام ہے بلکہ پھر بھی اتنی حد رکھے جو شریعت نے بتلائی ہے شریعت کی حد سے
آگے بڑھنا اور خدا سے شرمندہ ہونا بڑی بے وقوفی ہے اور نادانی ہے البتہ بلا ضرورت
پردہ میں کمی کرنا بے غیرتی اور گناہ ہے مسئلہ اگر ایسی بیمار ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنا درست
ہے تب بھی چلتی بہلی پر نماز پڑھنا درست نہیں ہے اگر بہلی ٹھیرالی لیکن جوا بیلوں کے
کندھے پر رکھا ہوا ہے تب بھی اس پر نماز پڑھنا درست نہیں ہے بیل الگ کر کے نماز
پڑھنا چاہیئے یکہ کا بھی یہی حکم ہے کہ جب تک گھوڑا کھول کر الگ نہ کر دیا جائے اس وقت
تک درست نہیں شرح التنویر صفحہ ۲۳ ج ۱ مسئلہ اگر کسی کو بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہو تو
پالکی اور میلے پر درست ہے لیکن جس وقت کہاروں کے کندھوں پر ہو اس وقت
نماز پڑھنا درست نہیں زمین پر رکھوا لے تب پڑھے شرح التنویر صفحہ ۲۲ ج ۱ مسئلہ اگر
اندیشہ ہے یا بہلی سے اترنے میں جان و مال کا اندیشہ ہے تو بیدوں اترے نماز درست ہے
فتاوٰے ہندیہ صفحہ ۹۴ ج ۱

گھر میں موت ہو جانے کا بیان

مسئلہ جب آدمی مرنے لگے تو اس کو چت لٹا دو اور اسکے پیر قبلہ کی طرف کر دو اور سر اونچا کر دو تاکہ منھ قبلہ کی طرف ہو جاوے اور اس کے پاس بیٹھ کر کے زور زور سے کلمہ پڑھو تاکہ تم کو پڑھتے سن کر خود بھی کلمہ پڑھنے لگے اور اسکو کلمہ پڑھنے کا حکم نہ کرو کیونکہ وقت بڑا مشکل ہے نہ معلوم اسکے منھ سے کیا نکل جاوے مسئلہ جب وہ ایک دفعہ کلمہ پڑھ لے تو چپ رہو یہ کوشش نہ کرو کہ برابر کلمہ جاری رہے اور پڑھتے پڑھتے دم نکلے کیونکہ مطلب تو فقط اتنا ہے کہ سب سے آخری بات جو اسکے منھ سے نکلے کلمہ ہونا چاہیئے اسکی ضرورت نہیں کہ دم ٹوٹنے تک کلمہ برابر جاری رہے ہاں اگر کلمہ پڑھ لینے کے بعد پھر کوئی دنیا کی بات چیت کرے تو پھر کلمہ پڑھنے لگو جب وہ پڑھ لیوے تو چپ رہو شرح التنویر ص ۹۴ مسئلہ جب سانس اکھڑ جاوے اور جلدی جلدی چلنے لگے اور ٹانگیں ڈھیلی پڑ جاویں کہ کھڑی نہ ہو سکیں اور ناک ٹیڑھی ہو جاوے اور کنپٹیاں بیٹھ جاویں تو سمجھو اس کی موت آ گئی اس وقت کلمہ زور زور سے پڑھنا شروع کرو۔ فتاوی ہندیہ ص ۱ ج ا مسئلہ سورہ یٰسین پڑھنے سے موت کی سختی کم ہوتی ہے اسکے سرہانے یا اور کہیں اسکے پاس بیٹھ کر پڑھ دو یا کسی سے پڑھوا دو مسئلہ اس وقت کوئی ایسی بات نہ کرو کہ اسکا دل دنیا کی طرف مائل ہو جاوے کیونکہ یہ وقت دنیا سے جدائی اور اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں حاضری کا وقت ہے ایسے کام کرو ایسی باتیں کرو کہ دنیا سے دل پھر کر اللہ کی طرف ہو جاوے کہ مردہ کی خیر خواہی اسی میں ہے ایسے وقت بال بچوں کو سامنے لانا اور کوئی چیز جس سے اسکو زیادہ محبت تھی اسکے سامنے لانا ایسی باتیں کرنا کہ دل اسکا ان کی طرف متوجہ ہو جائے اور انکی محبت اسکے دل میں سما جائے بڑی بری بات ہے۔ دنیا کی محبت لیکے رخصت ہوئی تو نعوذ باللہ بری موت مشکوۃ ص ۱۴۱ مسئلہ مرتے وقت اگر اسکے منھ سے خدانخواستہ کوئی کفر کی بات نکلے تو اسکا خیال نہ کرو نہ اسکا چرچا کرو بلکہ یہ سمجھو کہ موت کی سختی سے عقل ٹھکانے نہیں رہی اس وجہ سے

ایسا ہوا او عقل جاتے رہنے کیوقت جو کچھ ہو سب معاف ہے اور اللہ تعالیٰ سے اُسکی بخشش کی دُعا کرتے رہو۔ درمختار صفحہ ۸۶ ج ۱ **مسئلہ** جب مر جائے تو سب عضو درست کر دو اور کسی کپڑے سے اسکا منھ اس ترکیب سے باندھو کہ کپڑا ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر اسکے دونوں سرے سر پر لیجاؤ اور گرہ لگا دو تاکہ منھ پھیل نہ جائے اور آنکھیں بند کر دو اور پیر کے دونوں انگوٹھے ملا کے باندھ دو تاکہ ٹانگیں پھیلنے نہ پاویں پھر کوئی چادر اُڑھا دو اور نہلانے اور کفنانے میں جہانتک ہو سکے جلدی کرو۔ فتاوے ہندیہ صفحہ ۱۰۱ ج ۱ **مسئلہ** منھ وغیرہ بند کرتے وقت یہ دعا پڑھو بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فتاویٰ ہندیہ صفحہ ۱۰۱ **مسئلہ** مرجانیکے بعد اسکے پاس لوبان وغیرہ کچھ خوشبو لگا دیجیے اور حیض و نفاس والی عورت اور جسکو نہانے کی ضرورت ہو اسکے پاس نہ رہے **مسئلہ** مرجانیکے بعد جب تک اسکو غسل نہ دیا جائے اسکے پاس قرآن مجید پڑھنا درست نہیں۔ درمختار صفحہ ۹۳ ج ۱۔

نہلانے کا بیان

مسئلہ جب گور و کفن کا سب سامان ہو جائے اور نہلانا چاہو تو پہلے کسی تخت یا بڑے تختہ کو لوبان یا اگر بتی وغیرہ خوشبودار چیز کی دھونی دیدو تین یا پانچ دفعہ یا سات دفعہ چاروں طرف دھونی دے کر مُردے کو اس پر لٹا دو اور کپڑے اُتار لو اور کوئی کپڑا ناف سے لیکر زانو تک ڈالدو کہ اتنا بدن چھپا رہے۔ عالمگیری صفحہ ۱۰۱ **مسئلہ** اگر نہلانیکی کوئی جگہ الگ ہے کہ پانی نہیں الگ بہہ جاویگا تو خیر نہیں تو تخت کے نیچے گڑھا کھدوا لو کہ سارا پانی اسمیں جمع رہے اگر گڑھا نہ کھدوایا اور پانی سارے گھر میں پھیلا تب بھی کوئی گناہ نہیں غرض فقط یہ ہے کہ آنے جانے میں کسی کو تکلیف نہ ہو اور کوئی پھسل کر گر نہ پڑے **مسئلہ** نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مردے کو استنجا کرا دو لیکن اسکی رانوں اور استنجے کی جگہ اپنا ہاتھ مت لگاؤ اور اس پر نگاہ بھی مت ڈالو بلکہ اپنے ہاتھ میں کوئی کپڑا لپیٹ لو اور جو کپڑا ناف سے لیکر زانو تک پڑا ہے اسکے اندر اندر دھلاؤ۔ پھر اسکو وضو کرا دو۔ لیکن کلی نہ کراؤ اور نہ ناک میں پانی ڈالو

نہ کہنے تک ہاتھ دھلاؤ بلکہ پہلے منھ دھلاؤ پھر ہاتھ کہنی سمیت پھر سر کا مسح پھر دونوں پیر اور تین
دفعہ روئی ترکر کے دانتوں اور مسوڑھوں پر پھیر دی جائے اور ناک کے دونوں سوراخوں میں
پھیر دی جائے تو بھی جائز ہے۔ اگر مردہ نہانے کی حاجت میں حیض و نفاس سے مرجائے تو اس
طرح منھ اور ناک میں پانی پہنچانا ضروری ہے اور ناک اور منھ اور کانوں میں روئی بھر دو تاکہ
تاکہ وضو کرانے اور نہلاتے وقت پانی نہ جانے پائے جب وضو کرا چکو تو سر کو گل خیرو یا کسی اور
چیز سے جس سے صاف ہو جاوے جیسے بیسن یا کھلی سے ملکر دھو دے اور صاف کر کے پھر مردے کو
بائیں کروٹ پر لٹا کر بیری کے پتے ڈالکر پکا ہوا پانی نیم گرم تین دفعہ سر سے پیر تک ڈالے یہاں تک
کہ بائیں کروٹ تک پانی پہنچ جائے پھر داہنی کروٹ پر لٹادے اور اسی طرح سر سے پیر
تک تین مرتبہ پانی ڈالے کہ داہنی کروٹ تک پہنچ جائے اسکے بعد مردے کو اپنے بدن کی
ٹیک لگا کر ذرا بٹھلائے اور اسکے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملے اور دبائے اگر کچھ پاخانہ نکلے تو
اسکو پونچھ کر دھو ڈالے اور وضو اور غسل میں اسکے نکلنے سے کچھ نقصان نہیں ابند دوبارہ
اسکے بعد اسکو بائیں کروٹ پر لٹادے اور کافور پڑا ہوا پانی سر سے پیر تک تین مرتبہ ڈالے پھر سارا
بدن کسی کپڑے سے پونچھ کر کفنا دو۔ فتاوی ہندیہ صفحہ ۱۰۱ مسئلہ اگر بیری کے پتے ڈالکر پکا
ہوا پانی نہ ہو تو یہی سادہ نیم گرم پانی کافی ہے اسی سے اسی طرح تین دفعہ نہلا دو
اور بہت تیز گرم پانی سے مردے کو نہ نہلاؤ اور اگر نہلانے کا یہ طریقہ جو بیان ہوا سنت
ہے اگر کوئی اس طرح تین دفعہ نہلاوے بلکہ ایک دفعہ سارے بدن کو دھو ڈالے
تب بھی فرض ادا ہو گیا شرح الہدایہ صفحہ ۱۶۰ مسئلہ جب مردے کو کفن پر رکھو تو سر پر
عطر لگادو اور اگر مردہ مرد ہو تو داڑھی پر بھی عطر لگادو پھر ماتھے اور ناک اور دونوں
ہتھیلیوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر کافور مل دو۔ بعضے بعضے کفن
میں عطر لگاتے ہیں اور کان میں پھریری رکھدیتے ہیں یہ سب جہالت ہے جتنا شرع
میں آیا ہے اس سے زائد مت کرو مسئلہ بالوں میں کنگھی نہ کرو۔ ناخن کالو نہ کہیں کے
بال کاٹو سب اسی طرح رہنے دو شرح الہدایہ صفحہ ۱۶۰ ج مسئلہ اگر کوئی مر گیا اور پڑا دیا

میں سے کوئی نہلانے والا نہیں ہے تو جو عورت اسکی محرم ہو وہی نہلاوے غیر محرم کو
ہاتھ لگانا درست نہیں اگر کوئی محرم عورت نہ ہو تو اسکو تیمم کرا دو لیکن اسکے بدن میں
ہاتھ نہ لگاؤ بلکہ اپنے ہاتھ میں پہلے دستانے پہن لو تب تیمم کراؤ۔ شرح الہدایہ صفحہ ۱۶۸ ج ۱
مسئلہ کسی کا خاوند مر گیا تو اس کی بی بی کو اسکو نہلانا اور کفنانا درست ہے اور اگر
بیوی مر جائے تو خاوند کو بدن چھونا اور ہاتھ لگانا درست نہیں البتہ دیکھنا درست
ہے اور کپڑے کے اوپر سے ہاتھ لگانا درست ہے مسئلہ جو عورت حیض یا نفاس سے ہو
وہ مردے کو نہ نہلائے کہ یہ مکروہ اور منع ہے۔ ردالمحتار صفحہ ۹۰۱ ج ۱ مسئلہ بہتر یہ ہے کہ جسکا
رشتہ زیادہ قریب ہو وہ نہلاوے اور اگر وہ نہ نہلا سکے تو کوئی دیندار نیک عورت نہلاوے
مسئلہ اگر نہلانے میں کوئی عیب دیکھے تو کسی سے نہ کہے اگر خدانخواستہ مرنے سے اسکا چہرہ
بگڑ گیا اور کالا ہو گیا تو یہ بھی نہ کہے اور بالکل اسکا چرچا نہ کرے کہ یہ سب ناجائز ہے ہاں
اگر وہ کھلم کھلا گناہ کرتی ہو جیسے ناچتی تھی یا گانے بجانے کا پیشہ کرتی تھی یا رنڈی
تھی تو ایسی باتیں کہہ دینا درست ہے تاکہ اور لوگ ایسی باتوں سے بچیں اور توبہ کریں۔ ردالمحتار صفحہ ۱۰۹

کفنانے کا بیان

مسئلہ عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنانا سنت ہے ایک کرتہ دوسرے ازار تیسرے سربند
چوتھے چادر پانچویں سینہ بند۔ ازار سر سے لیکر پاؤں تک ہونا چاہیئے اور چادر اس سے ایک ہاتھ
بڑی ہو اور کرتہ گلے سے لیکر پاؤں تک ہو لیکن نہ اسمیں کلی ہوں نہ آستینیں اور سربند تین ہاتھ
لمبا اور سینہ بند چھاتیوں سے لیکر رانوں تک چوڑا اور اتنا لمبا ہو کہ بندھ جاوے فتاوی ہندیہ
مسئلہ اگر پانچ کپڑے نہ دیں بلکہ فقط تین کپڑے کفن میں دیویں ایک ازار دوسرے
چادر تیسرے سربند تو یہ بھی درست ہے اور اتنا کفن بھی کافی ہے اور تین کپڑوں سے بھی کم دینا
مکروہ اور برا ہے ہاں اگر کوئی مجبوری اور لاچاری ہو تو کم دینا بھی درست ہے۔ شرح الہدایہ
مسئلہ سینہ بند اگر چھاتیوں سے لیکر ناف تک ہو تب بھی درست ہے لیکن رانوں تک ہونا زیادہ

اچھا ہے ردالمحتار **مسئلہ** پہلے کفن کو تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا سات دفعہ لوبان وغیرہ کی دھونی دیدو تب مردے کو اس میں کفناؤ شرح الہدایہ **مسئلہ** کفنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے چادر اور پھر ازار اس کے اوپر کرتا پھر مردے کو اس پر لیجا کے پہلے کرتا پہناؤ اور سر کے بالوں کے دو حصے کر کے کرتے کے اوپر ڈال دو اسکا ایک حصہ داہنی طرف اور ایک بائیں طرف اسکے بعد سر بند سر پر اور بالوں پر ڈال دو اور اسکو نہ باندھو نہ لپیٹو پھر ازار لپیٹ دو پہلے بائیں طرف لپیٹو پھر داہنی طرف اسکے بعد سینہ بند باندھ دو پھر چادر لپیٹو پہلے بائیں طرف پھر داہنی طرف پھر کسی دھجی سے پیر اور سر کی طرف کفن باندھ دو اور ایک بند سے کمر کے پاس بھی باندھ دو کہ رستہ میں کہیں کھل نہ پڑے **مسئلہ** سینہ بند کو اگر سر بند ازار لپیٹنے سے پہلے ہی باندھ دو تو یہ بھی جائز ہے اور اگر سب کفنوں کے اوپر سے باندھے تو یہ بھی درست ہے **مسئلہ** جب کفنا چکو تو رخصت کر دو کہ مرد لوگ نماز پڑھ کر دفنائیں **مسئلہ** اگر عورتیں جنازہ کی نماز پڑھ دیں تو بھی جائز ہے لیکن چونکہ ایسا اتفاق کبھی نہیں ہوتا ہے اس لئے ہم نماز اور دفنانے کے مسئلے بیان نہیں کرتے فتاوی ہندیہ **مسئلہ** کفن کے یا قبر کے اندر عہدنامہ یا اپنے پیر کا شجرہ یا اور کوئی دعا رکھنا درست نہیں اسی طرح کفن یا سینہ پر کافور یا روشنائی سے کلمہ وغیرہ لکھنا بھی درست نہیں البتہ کعبہ شریف کا غلاف یا اپنے پیر کا رومال وغیرہ تبرک کا رکھ دینا درست ہے۔ ردالمحتار ص ۹۴۲

مسئلہ جو بچہ زندہ پیدا ہوا اور تھوڑی ہی دیر میں مر گیا تو وہ بھی اسی قاعدہ سے نہلایا جاوے اور کفنانے کے بعد نماز پڑھی جاوے پھر دفن کر دیا جائے اور اس کا نام بھی کچھ رکھ دیا جائے شرح التنویر ص ۹۲۸ ج ا **مسئلہ** جو لڑکا ماں کے پیٹ سے مرا ہی پیدا ہوا پیدا ہوتے وقت زندگی کی کوئی علامت نہیں پائی گئی اسکو بھی اسی طرح نہلاؤ لیکن قاعدہ کے مطابق کفنو نہ دو بلکہ کسی ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دو اور نام اسکا بھی کچھ نہ کچھ رکھ دینا چاہیئے **مسئلہ** اگر چھوٹی لڑکی مر جاوے جو ابھی جوان نہیں ہوئی لیکن جوانی کے قریب پہنچ گئی تو اس کے کفن کے بھی وہی پانچ کپڑے سنت ہیں جو جوان کی سنت

کیلئے ہیں اگر پانچ کپڑے نہ ہوں تو تین ہی کپڑے ہوں تب بھی کافی ہے غرضیکہ جو حکم سیانی عورت کا ہے وہ کنواری اور چھوٹی لڑکی کا بھی حکم ہے مگر سیانی کیلئے حکم تاکیدی ہے اور کم عمر کیلئے بہتر ہے **مسئلہ** جو لڑکی بہت چھوٹی ہو اور جوانی کے قریب بھی نہ ہوئی ہو اسکے لئے بہتر یہی ہے کہ پانچ کپڑے دیئے جاویں اور دو کپڑے دینا بھی درست ہے ایک ازار اور ایک چادر **مسئلہ** اگر کوئی لڑکا مر جاوے اور اسکے نہلانے اور کفنانے کی تم کو ضرورت پڑے تو اسی ترکیب سے نہلاؤ جو اوپر بیان ہو چکی اور کفنانے کا بھی وہی طریقہ ہے جو اوپر تم کو معلوم ہوا۔ بس اتنا ہی فرق ہے کہ عورت کا کفن پانچ کپڑے ہیں اور مرد کا کفن تین کپڑے ایک ازار ایک کرتہ **مسئلہ** مرد کے کفن میں اگر دو ہی کپڑے ہوں یعنی چادر اور ازار اور کرتہ نہ ہو تب بھی کچھ حرج نہیں دو کپڑے بھی کافی ہو نگے اور دو سے کم دینا مکروہ ہے لیکن اگر کوئی مجبوری اور لاچاری ہو تو مکروہ بھی نہیں فتاوی ہندیہ ص۱۶۰ **مسئلہ** جو چادر جنازے کے اوپر چارپائی پر ڈال دی جاتی ہے وہ کفن میں شامل نہیں ہے کفن فقط اتنا ہی ہے جو ہم نے بیان کیا **مسئلہ** جس شہر میں کوئی مرے وہیں اس کا گور دفن کیا جائے دوسری جگہ بھیجنا بہتر نہیں ہے البتہ اگر کوئی جگہ کوس آدھ کوس ہو تو وہاں لیجانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسائل ذیل سکے پڑھانے کا طریقہ

اگر پڑھانے والا مرد ہو تو ان مسائل کو خود نہ پڑھاوے یا اپنی بیوی کی معرفت سمجھا دے یا پڑھنے والی کو ہدایت کردے کہ ان مسائل کو بطور خود دیکھ لینا اور اگر پڑھنے والا کم عمر کا ہو اس کو بھی نہ پڑھاویں۔ بلکہ ہدایت کردیں کہ بعد کو دیکھ لیں۔

حیض اور استحاضہ کا بیان

مسئلہ ہر مہینے میں جو آگے کی راہ سے معمولی خون آتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں **مسئلہ** کم سے کم حیض کی مدت تین دن تین رات ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن اور دس

رات ہے کسی کو تین دن تین رات سے کم خون آیا تو وہ حیض نہیں ہے بلکہ استحاضہ
ہے کسی بیماری کی وجہ سے ایسا ہوگیا ہے اور اگر دس دن رات سے زیادہ خون
آیا ہے تو جتنے دن سے زیادہ آیا ہے وہ بھی استحاضہ ہے۔ ہدایہ ص۴۲ ج ا مسئلہ اگر تین
دن تو ہو گئے لیکن تین راتیں نہیں ہوئیں جیسے جمعہ کو صبح سے خون آیا اور اتوار کو شام
کیوقت بعد مغرب بند ہوگیا تب بھی یہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے اگر تین دن رات
سے ذرا بھی کم ہو تو وہ حیض نہیں جیسے جمعہ کو سورج نکلتے وقت خون آیا اور دوشنبہ
کو سورج نکلنے سے ذرا پہلے بند ہوگیا تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے مسئلہ حیض
کی مدت کے اندر سرخ زرد سبز خاکی یعنی مٹیالہ سیاہ جو رنگ آوے حیض ہے جبتک گدی
بالکل سفید نہ دکھائی دے اور جب بالکل سفید رہے جیسی کہ رکھی گئی تھی تو اب
حیض سے پاک ہوگئی مسئلہ نو برس سے پہلے اور پچپن برس کے بعد کسی کو حیض
نہیں آتا ہے اس لئے نو برس سے چھوٹی لڑکی کو جو خون آوے وہ حیض نہیں ہے
وہ استحاضہ ہے اگر پچپن کے بعد کچھ نکلے تو اگر خون خوب سرخ یا سیاہ ہو تو حیض ہے
اور اگر زرد یا سبز یا خاکی رنگ ہو تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے البتہ اگر اس عورت کو
اس عمر سے پہلے بھی زرد یا سبز یا خاکی رنگ آتا ہو تو پچپن برس کے بعد بھی یہ رنگ حیض
سمجھے جاویںگے اور اگر عادت کے خلاف ایسا ہو تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے مسئلہ کسی کو
ہمیشہ تین یا چار دن خون آتا تھا پھر کسی مہینے میں زیادہ آگیا لیکن دس دن سے زیادہ
نہیں آیا وہ سب حیض ہے اور اگر دس سے بھی بڑھ گیا تو جتنے دن پہلے سے عادت کے
ہیں اتنا تو حیض ہے باقی سب استحاضہ ہے اسکی مثال یہ ہے کہ کسی کو ہمیشہ تین دن حیض آنیکی
عادت ہے لیکن کسی مہینے میں نو دن یا دس دن خون آیا تو یہ سب حیض ہے اور اگر دس دن رات
سے ایک لحظہ بھی زیادہ خون آوے تو وہی تین دن حیض کے ہیں اور باقی دونوں کا سب
استحاضہ ہے ان دونوں کی نمازیں قضا پڑھنا واجب ہیں مسئلہ ایک عورت ہے جس کی کوئی
عادت مقرر نہیں۔ کبھی چار دن خون آتا ہے کبھی سات دن اسی طرح بدلتا رہتا ہے کبھی

دس دن بھی جاتا ہے تو یہ سب حیض ہے ایسی عورت کو اگر کبھی دس دن رات سے زیادہ خون آوے تو دیکھو کہ اس سے پہلے مہینے میں کتنے دن حیض آتا تھا بس اتنے ہی دن حیض کے ہیں باقی سب استحاضہ ہے۔ شامی صفحہ ۲۹۲ ج ۱ مسئلہ کسی کو ہمیشہ چار دن حیض آتا تھا پھر ایک مہینے میں پانچ دن خون آیا اسکے بعد دوسرے مہینے میں پندرہ دن خون آیا تو اس پندرہ دن میں پانچ دن حیض کے ہیں اور دس دن استحاضہ ہے اور پہلی عادت کا اعتبار نہ کرینگے اور یہ سمجھیں گے کہ عادت بدل گئی اور پانچ دن کی عادت ہو گئی مسئلہ کسی کو دس دن سے زیادہ خون آیا اور اسکو اپنی پہلی عادت بالکل یاد نہیں کہ پہلے مہینے میں کئے دن خون آیا تھا تو اسکے مسئلے بہت ریک ہیں جن کا سمجھنا مشکل ہے اور ایسا اتفاق بھی کم پڑتا ہے اسلئے ہم اسکا حکم بیان نہیں کرتے۔ اگر کبھی ضرورت پڑے تو کسی بڑے عالم سے پوچھ لینا چاہیئے اور کسی ایسے ویسے معمولی مولوی سے ہرگز نہ پوچھئے۔ شامی درمختار ہدایہ مسئلہ کسی لڑکی نے پہلے پہل خون دیکھا تو اگر دس دن یا اس سے کچھ کم ہوئے سب حیض ہے اور جو دس دن سے زیادہ آوے تو پورے دن حیض ہے اور جتنا زیادہ ہو وہ سب استحاضہ ہے شامی صفحہ ۲۹۴ ج ۱ مسئلہ کسی نے پہلے پہل خون دیکھا اور وہ کسی طرح بند نہیں ہوا کئی مہینے تک برابر آتا رہا جس دن خون آیا ہے اس دن سے لیکر دس دن رات حیض ہے اُسکے بعد بیس دن استحاضہ ہے اسی طرح برابر دس دن حیض اور بیس دن استحاضہ سمجھا جاوے گا۔ ہدایہ صفحہ ۶۵ ج ۱ مسئلہ دو حیض کے درمیان پاک رہنے کی مدت کم سے کم پندرہ دن ہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں سو اگر کسی وجہ سے کسی کو حیض آنا بند ہو جاوے تو جتنے مہینے تک خون نہ آوے گا پاک رہیگی شامی صفحہ ۲۹۸ مسئلہ اگر کسی کو تین دن تین رات خون آیا پھر پندرہ دن تک پاک رہی پھر تین دن رات خون آیا تو تین دن پہلے کے اور تین دن یہ جو پندرہ دن کے بعد ہیں حیض کے ہیں اور بیچ میں پندرہ دن پاکی کا زمانہ ہے۔ مسئلہ اور ایک یا دو دن خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی پھر ایک یا دو دن خون آیا تو بیچ میں پندرہ دن پاکی کا زمانہ ہی ہے ادھر

اُدھر ایک یا دو دن جو خون آیا وہ بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ الیشاً مسئلہ اگر ایک
دن یا کئی دن خون آیا اور پھر پندرہ دن سے کم پاک رہی اسکا کچھ اعتبار نہیں بلکہ
یوں سمجھیں گے کہ گویا اول سے آخر تک برابر خون جاری رہا سو جتنے دن حیض کے
آنے کی عادت ہو اتنے دن تو حیض کے ہیں باقی سب استحاضہ ہے مثال اس کی یہ
ہے کہ کسی کو ہر مہینے کی پہلی اور دوسری اور تیسری تاریخ حیض آنے کا معمول ہے
پھر کسی مہینے میں ایسا ہوا کہ پہلی تاریخ خون آیا پھر چودہ دن پاک رہی پھر ایک دن
خون آیا تو ایسا سمجھیں گے کہ سولہ دن برابر خون آتا رہا سو اس میں سے تین دن اول
کے تو حیض کے ہیں اور تیرہ دن استحاضہ ہے اور اگر چوتھی پانچویں چھٹی تاریخ حیض
کی عادت تھی تو یہی تاریخیں حیض کی ہیں اور تین دن اول کے اور دس دن بعد
کے استحاضہ کے ہیں اور اگر اس کی کچھ عادت نہ ہو بلکہ پہلے پہل خون آیا ہو تو دس
دن حیض ہے اور چھ دن استحاضہ ہے شامی صـ۲۹۸ مسئلہ حمل کے زمانے میں جو خون
آوے وہ بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے چاہے جتنے دن آوے۔ ہدایہ صـ۲۹۵ مسئلہ
بچہ پیدا ہونے کے وقت بچہ نکلنے سے پہلے جو خون آوے وہ بھی استحاضہ ہے بلکہ جب تک
آدھے سے زیادہ نہ نکل آوے تب تک جو خون آویگا اسکو استحاضہ ہی کہینگے۔

حیض کے احکام کا بیان

مسئلہ حیض کے زمانے میں نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا درست نہیں اتنا فرق ہے کہ نماز
تو بالکل معاف ہو جاتی ہے پاک ہونے کے بعد بھی اسکی قضا واجب نہیں ہوتی لیکن
روزہ معاف نہیں ہوتا پاک ہونیکے بعد قضا رکھنے پڑینگے ہدایہ صـ۲ مسئلہ اگر فرض
نماز پڑھنے میں حیض آگیا تو وہ نماز بھی معاف ہو گئی پاک ہونے کے بعد اس کی قضا نہ
پڑھے اور اگر نفل یا سنت میں حیض آگیا تو اسکی قضا پڑھنا پڑیگی اور اگر آدھے
روزہ کے بعد حیض آیا تو وہ روزہ ٹوٹ گیا جب پاک ہو تو قضا رکھے اگر نفل روزہ

میں حیض آجاوے تو اسکی بھی قضا رکھے ہدایہ صلا ۶۳ مسئلہ اگر نماز کے اخیر وقت میں حیض آیا اور ابھی نماز نہیں پڑھی ہے تب بھی معاف ہو گئی۔ شامی صلا ۲۰۱ مسئلہ حیض کے زمانہ میں مرد کے پاس رہنا یعنی صحبت کرنا درست نہیں اور صحبت کے سوا اور سب باتیں درست ہیں یعنی ساتھ کھانا پینا لیٹنا وغیرہ درست ہے۔ درمختار صلا ۱۹۴ مسئلہ کسی کی عادت پانچ دن کی یا نو دن کی تھی سو جتنے دن کی عادت تھی اُتنے ہی دن خون آیا پھر بند ہو گیا تو جب تک نہا لیوے تب تک صحبت کرنا درست نہیں اگر غسل نہ کرے تو جب ایک نماز کا وقت گذر جائے کہ ایک نماز کی قضا اُس کے ذمہ واجب ہو جاوے تب صحبت درست ہے اِس سے پہلے درست نہیں ہدایہ صلا ۶۴ ج ا مسئلہ اگر عادت پانچ دن کی تھی اور خون چار ہی دن آ کے بند ہو گیا تو نہا کے نماز پڑھنا واجب ہے لیکن جب تک پانچ دن پورے نہ ہو لیں تب تک صحبت کرنا درست نہیں کہ شاید پھر خون آجاوے مسئلہ اگر پورے دس دن رات حیض آیا تو جب سے خون بند ہو جاوے تو اسی وقت سے صحبت کرنا درست ہے چاہے نہا چکی ہو یا ابھی نہ نہائی ہو ہدایہ صلا ۶۴ ج ا مسئلہ اگر ایک یا دو دن آ کے خون بند ہو گیا تو نہانا واجب نہیں ہے وضو کر کے نماز پڑھے لیکن ابھی صحبت کرنا درست نہیں اگر پندرہ دن گذرنے سے پہلے خون آجاوے گا تو اب معلوم ہو گا کہ وہ حیض کا زمانہ تھا حساب سے جتنے دن حیض کے ہوں ان کو حیض سمجھے اور اب غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر پورے پندرہ دن بیچ میں گذر گئے اور خون نہیں آیا تو معلوم ہوا کہ استحاضہ تھا سو ایک دن یا دو دن خون آنے کی وجہ سے جو نمازیں نہیں پڑھیں اب اُنکی قضا پڑھنا چاہیئے ہدایہ مسئلہ تین دن حیض آنے کی عادت ہے لیکن کسی مہینے میں ایسا ہوا کہ تین دن پورے ہو چکے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی غسل نہ کرے نہ نماز پڑھے اگر پورے دس دن رات پر یا اس سے کم میں خون بند ہو جاوے تو ان سب دنوں کی نمازیں معاف ہیں کچھ قضا نہ پڑھنا پڑیگی اور یوں کہینگے کہ عادت بدل گئی اس لئے یہ سب دن حیض کے ہونگے اور اگر گیارھویں دن بھی خون آیا تو اب معلوم

ہوا کہ حیض کے فقط تین ہی دن تھے یہ سب استحاضہ ہے پس گیارھویں دن نہائے۔
اور سات دن کی نمازیں قضا پڑھے اور اب نمازیں نہ چھوڑے۔ شامی صفحہ ۲۰۲ ج ۱ مسئلہ
اگر دس دن سے کم حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ نماز کا وقت بالکل تنگ ہے
کہ جلدی اور پھرتی سے نہا دھو ڈالے تو نہانے کے بعد بالکل ذرا سا وقت بچے گا
جس میں صرف ایک دفعہ اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھ سکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں
پڑھ سکتی تب بھی اس وقت کی نماز واجب ہو جائے گی اور قضا پڑھنی پڑے گی۔ اور
اگر اس سے بھی کم وقت ہو تو نماز معاف ہے اسکی قضا پڑھنا واجب نہیں۔ ایضاً۔
مسئلہ اگر پورے دس دن رات حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ بالکل ذرا
بس اتنا وقت ہے کہ ایک دفعہ اللہ اکبر کہہ سکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتی
اور نہانے کی بھی گنجائش نہیں تو بھی نماز واجب ہو جاتی ہے اسکی قضا پڑھنی چاہیئے
مسئلہ اگر رمضان شریف میں دن کو پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد کچھ کھانا
پینا درست نہیں ہے شام تک روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے لیکن یہ دن روزہ
میں شمار نہ ہوگا بلکہ اس کی بھی قضا رکھنی پڑے گی مسئلہ اور اگر رات کو پاک ہوئی
اور پورے دس دن رات حیض آیا ہے تو اگر اتنی ذرا سی رات باقی ہو جس میں ایک دفعہ
اللہ اکبر بھی نہ کہہ سکے تب بھی صبح کا روزہ واجب ہے اور اگر دس دن سے حیض کم آیا ہے
تو اگر اتنی رات باقی ہو کہ پھرتی سے غسل تو کر لیگی لیکن غسل کے بعد ایک دفعہ بھی اللہ
اکبر نہ کہہ پاوے گی تو بھی صبح کا روزہ واجب ہے اگر اتنی رات تو تھی لیکن غسل نہیں
کیا تو روزہ نہ توڑے بلکہ روزہ کی نیت کر لے اور صبح کو نہا لیوے اور جو اس سے بھی کم
رات ہو یعنی غسل بھی نہ کر سکے تو صبح کا روزہ جائز نہیں ہے۔ لیکن دن کو کچھ کھانا پینا بھی
درست نہیں۔ بلکہ سارا دن روزہ داروں کی طرح رہے پھر اسکی قضا رکھے درمختار ۲۸
مسئلہ جب خون سوراخ سے باہر کی کھال میں نکل آوے تب سے حیض شروع ہو جاتا ہے
اس کھال سے باہر چاہے نکلے یا نہ نکلے اسکا کچھ اعتبار نہیں ہے اگر کوئی سوراخ کے

اندر روئی وغیرہ رکھ لیوے جس سے خون باہر نہ نکلنے پاوے توجب تک سوراخ کے اندر ہی اندر خون رہے اور باہر والی روئی وغیرہ پر خون کا دھبہ نہ آوے تب تک حیض کا خون نہ لگا دینگے جب خون کا دھبہ باہر والی کھال میں آجاوے یا روئی وغیرہ کھینچ کر باہر نکال لے تب سے حیض کا حساب ہوگا۔ شامی ص۲۶ مسئلہ پاک عورت نے رات کو فرج میں گدی رکھ لی تھی جب صبح ہوئی تو اس پر خون کا دھبہ دیکھا توجس وقت سے دھبہ دیکھا ہے اسی وقت سے حیض کا حکم لگا دینگے۔

استحاضہ کے احکام کا بیان

مسئلہ استحاضہ کا حکم ایسا ہے جیسے کسی کی نکسیر پھوٹے اور بند نہ ہو ایسی عورت نماز بھی پڑھے روزہ بھی رکھے قضا نہ کرنی چاہیئے اور اس سے صحبت کرنا بھی درست ہے۔ عالمگیری

نوٹ:۔ استحاضہ کے احکام بالکل معذور کے احکام کی طرح ہیں جو حصہ اول میں بیان ہو چکے ہیں۔

نفاس کا بیان

مسئلہ بچہ پیدا ہونے کے بعد آگے کی راہ سے جو خون آتا ہے اسکو نفاس کہتے ہیں زیادہ سے زیادہ نفاس کے چالیس دن ہیں اور کم کی کوئی حد نہیں اگر کسی کو ایک آدھ گھڑی آکر خون بند ہو جاوے تو وہ بھی نفاس ہے۔ ہدایہ ص۵۵ مسئلہ اگر بچہ ہونے کے بعد کسی کو بالکل خون نہ آوے تب بھی جننے کے بعد نہانا واجب ہے مسئلہ آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا لیکن ابھی پورا نہیں نکلا اسوقت جو خون آوے وہ بھی نفاس ہے اور اگر آدھے سے کم نکلا تھا اسوقت خون آیا تو وہ استحاضہ ہے اور اگر ہوش و حواس باقی نہ ہوں تو اسوقت بھی نماز پڑھے نہیں تو گنہگار ہوگی نہ ہو سکے تو اشارہ ہی سے پڑھے قضا نہ کرے لیکن اگر نماز پڑھنے سے بچہ کے ضائع ہو جانے کا ڈر ہے تو نماز نہ پڑھے مسئلہ کسی کا حمل گر گیا تو اگر بچہ کا ایک آدھ عضو بن گیا ہو تو گرنے

کے بعد جو خون آوے گا وہ بھی نفاس ہے اور اگر بالکل نہیں بنا بس گوشت ہے تو یہ نفاس نہیں پس اگر وہ خون حیض بن سکے تو حیض ہے اور اگر حیض بھی نہ بن سکے مثلاً تین دن سے کم آوے یا پاکی کا زمانہ ابھی پورے پندرہ دن نہیں ہوا تو وہ استحاضہ ہے۔ مسئلہ اگر خون چالیس دن سے بڑھ گیا تو اگر پہلے پہل ہی بچہ پیدا ہوا تو چالیس دن نفاس کے ہیں اور جتنا زیادہ آیا ہے وہ استحاضہ ہے پس چالیس دن کے بعد نہادھولے اور نماز پڑھنا شروع کردے خون بند ہونے کا انتظار نہ کرے اور اگر یہ پہلا بچہ نہیں بلکہ اس سے پہلے جن چکی ہے اور اس کی عادت معلوم ہے کہ اتنے دنوں نفاس آتا ہے تو جتنے دن نفاس کی عادت ہو اتنے دن نفاس کے ہیں اور جو اس سے زیادہ ہے وہ استحاضہ ہے۔ درمختار ص۲۰۹ مسئلہ کسی کی عادت تیس دن نفاس آنے کی ہے لیکن تیس دن گذر گئے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی نہ نہاوے اور اگر پورے چالیس دن پر خون بند ہو گیا تو یہ سب نفاس ہے اور اگر چالیس دن سے زیادہ ہو جائے تو فقط تیس دن نفاس کے ہیں اور باقی سب استحاضہ ہے اسلئے اب فوراً غسل کر ڈالے اور دس دن کی نمازیں قضا پڑھے شامی ص۲۰۱ مسئلہ اگر چالیس دن سے پہلے خون نفاس کا بند ہو جاوے تو فوراً غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کرے اور اگر غسل نقصان کرے تو تیمم کر کے نماز شروع کرے ہرگز کوئی نماز قضا نہ ہونے دے۔ شامی ص۲۰۹ ج ۱ مسئلہ نفاس میں بھی نماز بالکل معاف ہے اور روزہ معاف نہیں بلکہ اسکی قضا رکھنا چاہیئے اور روزہ نماز اور صحبت کرنے کے یہاں بھی وہی مسئلے ہیں جو اوپر بیان ہو چکے ہیں۔ درمختار ص۲۰۰ مسئلہ اگر چھ مہینے کے اندر اندر آگے پیچھے دو بچے ہوں تو نفاس کی مدت پہلے بچے سے لی جائیگی اگر دوسرا بچہ دس بیس دن یا دو ایک مہینے کے بعد ہوا تو دوسرے بچے سے نفاس کا حساب نہ کرینگے۔ درمختار ص۲۱۰

نفاس اور حیض وغیرہ کے احکام کا بیان

مسئلہ:۔ عورت حیض سے ہو یا نفاس سے ہو اور جس پر نہانا واجب ہو اُس کو مسجد میں جانا اندر کعبہ شریف کا طواف کرنا اور کلام مجید کا پڑھنا اور کلام مجید کا چھونا درست نہیں البتہ اگر کلام مجید جزدان میں لپٹا ہو یا اسپر کپڑے وغیرہ کی چولی چڑھی ہو اور جلد کے ساتھ سلی ہوئی نہ ہو بلکہ الگ ہو کہ اُتارنے سے اُتر سکے تو اس حال میں قرآن مجید کا چھونا اور اُٹھانا درست ہے مسئلہ جس کا وضو نہ ہو اسکو بھی کلام مجید کا چھونا درست نہیں البتہ زبانی پڑھنا درست ہے مسئلہ جس روپے یا پیسے میں یا طشتری میں یا تعویذ میں یا اور کسی چیز میں قرآن شریف کی کوئی آیت لکھی ہو اسکو بھی چھونا ان لوگوں کیلئے درست نہیں البتہ اگر کسی تھیلی یا برتن وغیرہ میں رکھے ہوں تو اس تھیلی یا برتن کو چھونا اور اُٹھانا درست ہے مسئلہ کرتے کے دامن اور دوپٹہ کے آنچل سے بھی قرآن مجید کو پکڑنا اور اٹھانا درست نہیں البتہ اگر بدن سے الگ کوئی کپڑا ہو جیسے رومال تولیہ وغیرہ اُس سے پکڑ کے اُٹھانا جائز ہے مسئلہ اگر پوری آیت نہ پڑھے بلکہ آیت کا ذرا سا لفظ یا آدھی آیت پڑھے تو درست ہے لیکن آدھی آیت اتنی بڑی نہ ہو کہ کسی چھوٹی سی آیت کے برابر ہو جائے ہدایہ صہ شامی صہ مسئلہ اگر الحمد کی پوری سورت دعا کی نیت سے پڑھے یا اور دعائیں جو قرآن میں آئی ہیں اُنکی دعا کی نیت سے پڑھے تلاوت کے ارادہ سے نہ پڑھے تو درست ہے اس میں کچھ گناہ نہیں ہے جیسے یہ دُعا رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور یہ دُعا رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا آخر تک سورہ بقر کے آخر میں لکھی ہے یا اور کوئی دُعا جو قرآن شریف میں آئی ہو دُعا کی نیت سے سب کا پڑھنا درست ہے شامی صہ مسئلہ دعا قنوت کا پڑھنا بھی درست ہے عالمگیری صہ مسئلہ اگر کوئی

عورت لڑکیوں کو قرآن شریف پڑھاتی ہو تو ایسی حالت میں ہجے لگوانا درست ہے مگر اور رواں پڑھاتے وقت پوری آیت نہ پڑھے بلکہ ایک ایک دو دو لفظ کے بعد سانس توڑ دے اور کاٹ کاٹ کر آیت کا رواں کہلاوے عالمگیری صـ۲۳ ج ۔

مسئلہ کلمہ اور درود شریف پڑھنا اور خدا تعالیٰ کا نام لینا استغفار پڑھنا اور کوئی وظیفہ پڑھنا جیسے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھنا منع نہیں ہے یہ سب درست ہے مسئلہ حیض کے زمانے میں مستحب ہے کہ نماز کے وقت وضو کر کے کسی پاک جگہ تھوڑی دیر بیٹھ کر اللہ اللہ کر لیا کرے تاکہ نماز کی عادت نہ چھوٹ جاوے اور پاک ہونیکے بعد نماز سے جی گھبراوے نہیں۔ عالمگیری صـ۲۳ مسئلہ کسی کو نہانے کی ضرورت تھی اور ابھی نہانے نہ پائی تھی کہ حیض آگیا تو اب اس پر نہانا واجب نہیں بلکہ جب حیض سے پاک ہو تب نہاوے ایک ہی غسل دونوں باتوں کی طرف سے ہوجائیگا۔ قاضیخاں صـ۲۳ ج ۱۔

نجاست سے پاک ہونیکا بیان

مسئلہ بدن میں یا کپڑے میں منی لگ کر سوکھ گئی تو کھرچ کر خوب مل ڈالنے سے پاک ہوجائیگا اور اگر ابھی سوکھی نہو تو فقط دھونے سے پاک ہوگی اگر کسی نے پیشاب کر کے استنجا نہیں کیا تھا ایسے وقت منی نکلی تو وہ ملنے سے پاک نہ ہوگی اسکو دھونا چاہیئے۔

نماز کا بیان

مسئلہ کسی کے لڑکا پیدا ہو رہا ہے لیکن ابھی سب نہیں نکلا کچھ باہر نکلا ہے اور کچھ نہیں نکلا ایسے وقت بھی اگر ہوش وحواس باقی ہوں تو نماز پڑھنا فرض ہے قضا کر دینا درست نہیں البتہ اگر نماز پڑھنے سے بچہ کی جان کا خوف ہو تو نماز قضا کر دینا درست ہے اسی طرح دائی جنائی کو یہ خوف ہو کہ اگر میں نماز پڑھنے لگوں تو بچہ کو صدمہ پہنچے گا تو ایسے وقت میں دائی کو بھی نماز کا قضا کر دینا درست ہے لیکن ان سب کو پھر جلدی قضا پڑھ لینا چاہیئے۔ درمختار صـ۲۰۸۔

جوان ہونیکا بیان

مسئلہ جب کسی لڑکی کو حیض آگیا یا ابھی تک کوئی حیض تو نہیں آیا لیکن اس کے پیٹ رہ گیا یا پیٹ نہیں بھی رہا لیکن خواب میں مرد سے صحبت کرتے دیکھا اور اس سے مزہ آیا اور منی نکل آئی اِن تینوں صورتوں میں وہ جوان ہوگئی روزہ وغیرہ شریعت کے سب احکام اُسپر لگادیئے جاوینگے اور اگر ان تینوں باتوں سے کوئی بات بھی نہیں پائی گئی لیکن اُسکی عمر پورے پندرہ برس کی ہوچکی ہے تب بھی وہ جوان سمجھی جاویگی اور جو حکم جوان پر لگائے جاتے ہیں اب اُسپر لگائے جاوینگے۔ شامی ج۲ ص۲۴ مسئلہ جوان ہونے کو شریعت میں بالغ ہونا کہتے ہیں نو برس سے پہلے کوئی عورت جوان نہیں ہوسکتی اگر اس کو خون بھی آوے تو وہ حیض نہیں ہے بلکہ استحاضہ ہے جس کا حکم اُوپر بیان ہوچکا ہے

کفنانے کا بیان

مسئلہ اگر حمل گر جاوے تو اگر بچہ کے ہاتھ پاؤں منھ ناک وغیرہ عضو کچھ بنے نہوں تو نہ نہلاوے اور نہ کفناوے کچھ بھی نہ کرے اگر کسی کپڑے میں لپیٹ کر ایک گڑھا کھود کر گاڑ دے اور اگر اس بچہ کے کچھ عضو بن گئے ہیں تو اس کا وہی حکم ہے جو مردہ بچے پیدا ہونے کا ہے یعنی نام رکھا جاوے اور نہلایا جاوے لیکن قاعدہ کے موافق کفن نہ دیا جاوے نہ نماز پڑھی جاوے بلکہ کپڑے میں لپیٹ کر دفن کردیا جائے۔ مسئلہ لڑکے کا فقط سر نکلا اسوقت وہ زندہ تھا پھر مرگیا تو اس کا وہی حکم ہے جو مُردہ پیدا ہونے کا حکم ہے البتہ اگر زیادہ حصہ نکل آیا اس کے بعد مرا تو ایسا سمجھینگے کہ زندہ پیدا ہوا اگر سر کی طرف سے پیدا ہوا ہو تو سینے تک نکلنے سے سمجھیں گے کہ زیادہ حصہ نکل آیا اور اگر اُلٹا پیدا ہوا تو ناف تک نکلنا چاہیئے۔ شامی ج۱ ص۹۲۷

دُوسرا حصہ ختم ہوا

حصّہ سوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزے کا بیان!

حدیث شریف میں آیا ہے کہ روزے کا بڑا ثواب ہے اور اللہ کے نزدیک روزے دار کا بڑا رتبہ ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس نے رمضان کے روزے محض اللہ تعالیٰ کے واسطے ثواب سمجھ کر رکھے تو اس کے سب اگلے گناہ بخشدیئے جاوینگے اور نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ روزے دار کے منہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ پیاری ہے قیامت کے دن روزے کا بیحد ثواب ملیگا۔ روایت ہے کہ روزے داروں کے واسطے قیامت کے دن عرش کے تلے دسترخوان چنا جاوے گا وہ لوگ اس پر بیٹھ کر کھانا کھاوینگے کہ یہ لوگ کیسے ہیں کہ کھانا کھا رہے ہیں اور ہم ابھی حساب میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ان کو جواب ملے گا کہ یہ لوگ روزہ رکھا کرتے تھے۔ یہ روزہ بھی دین اسلام کا بڑا رکن ہے جو کوئی رمضان کے روزے نہ رکھے گا بڑا گناہ ہوگا اور اس کا دین کمزور ہو جاوے گا۔ (مشکوٰۃ ص۱۷۲)

مسئلہ رمضان شریف کے روزے ہر مسلمان پر جو مجنوں اور نابالغ نہ ہو فرض ہیں جب تک کوئی عذر نہ ہو۔ روزہ چھوڑنا درست نہیں ہے اور اگر کوئی روزہ کی منت کرے تو نذر کر لینے سے روزہ فرض ہو جاتا ہے اور قضا و کفارہ کے روزے بھی فرض ہیں اور اس کے سوا اور روزے نفل ہیں رکھے تو ثواب ہے اور نہ رکھے تو کوئی گناہ نہیں۔ البتہ عید اور بقرعید کے دن سے تین دن بعد تک

روزہ رکھنا حرام ہے (شرح وقایہ ص۳۰۴ و شامی ص۱۲۹ ج۲ و عالمگیری ص۱۱۵ ج۱)

مسئلہ جب سے فجر کی نماز کا وقت آتا ہے اُس وقت سے لیکر سورج ڈوبنے تک روزے کی نیت سے سب کچھ کھانا اور پینا چھوڑ دینا اور مرد سے ہم بستر نہ ہونا شرع میں اسکو روزہ کہتے ہیں۔ عالمگیری ص۱۲۵ ج۱ **مسئلہ** زبان سے نیت کرنا اور کچھ کہنا ضروری نہیں ہے بلکہ جب دل میں یہ دھیان ہے کہ آج میرا روزہ ہے اور دن بھر کچھ نہ کھایا جائیگا اور نہ پیا نہ ہم بستری کی تو اسکا روزہ ہوگیا اور اگر کوئی زبان سے بھی یہ کہہ دے کہ یا اللہ میں کل تیرا روزہ رکھونگی یا عربی میں یہ کہہ دے بِصَوْمِ غَدٍ نَوَیْتُ تو بھی کچھ حرج نہیں ہے بلکہ یہ بھی بہتر ہے۔ عالمگیری ص۱۲۶ ج۱ و ص۱۲۹ ج۱ **مسئلہ** اگر کسی نے دن بھر نہ تو کچھ کھایا نہ پیا صبح سے شام تک بھوکی پیاسی رہی لیکن دل میں روزہ کا ارادہ نہ تھا بلکہ بھوک نہیں لگی یا اور وجہ سے کچھ کھانے پینے کی نوبت نہیں آئی تو اسکا روزہ نہیں ہوا اگر دل میں روزہ کا ارادہ کر لیتی تو روزہ ہو جاتا۔ عالمگیری ص۱۲۶ ج۱۔

مسئلہ شرع میں روزہ کا وقت صبح سے شروع ہوتا ہے اسلئے صبح جب تک نہ ہو کھانا پینا وغیرہ سب کچھ جائز ہے۔ بعض عورتیں پچھلے کو سحری کھا کر نیت کی دعا پڑھ کر لیٹ رہتی ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ اب نیت کر لینے کے بعد کچھ کھانا پینا نہ چاہیئے۔ یہ خیال غلط ہے جبتک صبح نہ ہو برابر کھاتی پیتی رہے چاہے نیت کر چکی ہو یا ابھی نہ کی ہو عالمگیری ص۱۲۵ ج۱ و شامی ص۱۲۹ ج۱

رمضان شریف کے روزے کا بیان

مسئلہ رمضان شریف کے روزے کی اگر رات سے نیت کر لے تو بھی فرض ادا ہو جاتا ہے اور اگر رات کو روزہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا مگر صبح ہوگئی تب بھی یہی خیال رہا کہ میں آج کا روزہ نہ رکھونگی پھر دن چڑھے خیال آگیا کہ فرض چھوڑ دینا بری بات ہے اسلئے اب روزہ کی نیت کر لی تب بھی روزہ ہوگیا اور اگر کچھ کھا پی چکی ہو تو اب نیت نہیں کر سکتی شامی ص۱۲۹

مسئلہ اگر کچھ کھایا نہ ہو تو دن کو ٹھیک دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے پہلے رمضان کے روزے کی نیت کر لینا درست ہے مسئلہ رمضان شریف کے روزے میں بس اتنی نیت کر لینا کافی ہے کہ آج میرا روزہ ہے بس اتنی ہی نیت سے رمضان کا روزہ ادا ہو جائیگا۔ اگر نیت میں خاص یہ بات نہ آئی ہو کہ رمضان کا روزہ ہے یا فرض روزہ ہے تب بھی روزہ ہو جائیگا شامی ص۱۳۵ ج ا مسئلہ رمضان کے مہینے میں اگر کسی نے یہ نیت کی کہ میں کل نفل کا روزہ رکھوں گی بلکہ اس روزہ کی پھر کبھی قضا رکھ لونگی تب بھی رمضان ہی کا روزہ ہوگا نفل کا نہیں ہوا۔ عالمگیری ص۱۲۵ ج ا مسئلہ پچھلے رمضان کا روزہ قضا ہو گیا تھا اور پورا سال گذر گیا اب تک اسکی قضا نہیں کی پھر جب رمضان کا مہینہ آگیا تو اسی قضا کی نیت سے روزہ رکھا تب بھی رمضان ہی کا روزہ ہوگا اور قضا کا روزہ رمضان کے بعد رکھے شامی ص۱۴۵ ج ا مسئلہ کسی نے نذر مانی تھی کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو میں اللہ تعالیٰ کے دو روزے یا ایک روزہ رکھونگی پھر جب رمضان آیا تو اس نے اسی نذر کے روزے رکھنے کی نیت کی رمضان کے روزے کی نہیں کی تب بھی رمضان ہی کا روزہ ہوا نذر کا روزہ ادا نہیں ہوا نذر کے روزے رمضان کے بعد پھر رکھے سب کا خلاصہ یہ ہوا کہ رمضان کے مہینے میں جب کسی روزے کی نیت کریگی تو رمضان ہی کا روزہ ہوگا کوئی اور روزہ صحیح نہ ہوگا۔ شامی ص۱۴۵ ج ا مسئلہ شعبان کی انتیسویں تاریخ کو اگر رمضان شریف کا چاند نکل آوے تو صبح کو روزہ رکھو اور اگر نہ نکلے یا آسمان پر ابر ہو اور چاند نہ دکھائی دے تو صبح کو روزہ نہ رکھو۔ حدیث شریف میں اسکی ممانعت آئی ہے بلکہ شعبان کے تیس دن پورے کر کے رمضان شریف کے روزے شروع کرو۔ ہدایہ ص۱۹۷ ج ا مسئلہ انتیسویں تاریخ کو ابر کی وجہ سے رمضان شریف کا چاند نہیں دکھائی دیا تو صبح کو نفل روزہ بھی نہ رکھو ہاں اگر ایسا اتفاق پڑا کہ ہمیشہ پیر اور جمعرات یا کسی اور مقررہ دن کا روزہ رکھا کرتی تھی اور کل وہی دن ہے تو نفل کی نیت سے صبح کو روزہ رکھ لینا بہتر ہے۔ پھر اگر کہیں سے چاند کی خبر آگئی تو اسی نفل روزے سے رمضان کا فرض ادا ہو گیا اب قضا نہ رکھے ہدایہ ص۱۹۵ ج ا

مسئلہ۔ بدلی کی وجہ سے اُنتیسویں کا چاند نہیں دکھائی دیا تو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے تک نہ کھاؤ پیو۔ اگر کہیں سے خبر آجائے تو اب روزے کی نیت کرلو اور اگر خبر نہ آئے تو کھاؤ پیو۔ ہدایہ صفحہ ۱۹۵ ج ۱ مسئلہ اُنتیسویں تاریخ کو چاند نہیں ہوا تو یہ خیال نہ کرو کہ کل کا دن رمضان کا تو ہے نہیں لاؤ میرے ذمہ جو پار سال کا ایک روزہ قضا ہے اس کی قضا ہی رکھ لوں یا کوئی نذر مانی تھی اسکا روزہ رکھ لوں اُس دن قضا کا روزہ اور کفارہ کا روزہ اور نذر کا روزہ رکھنا بھی مکروہ ہے۔ کوئی روزہ اور نہ رکھنا چاہیئے۔ اگر قضا یا نذر کا روزہ رکھ لیا تو پھر کہیں سے چاند کی خبر آگئی تو بھی رمضان ہی کا روزہ ادا ہو گیا قضا اور نذر کا روزہ پھر سے رکھے اور اگر خبر نہیں آئی ہے تو جس روزہ کی نیت کی تھی وہی ادا ہو گیا۔ شامی صفحہ ۱۲۱ ج ۱ صفحہ ۱۲۱ ج ۱۔

چاند دیکھنے کا بیان

اگر آسمان پر بادل ہے یا غبار ہے اس وجہ سے رمضان کا چاند نظر نہیں آیا لیکن ایک دیندار پرہیزگار سچے آدمی نے آکر گواہی دی کہ میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے تو چاند کا ثبوت ہو گیا چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔ ہدایہ صفحہ ۱۹۱ ج ۱ مسئلہ اگر بدلی کی وجہ سے عید کا چاند نہ دکھائی دیا تو ایک شخص کی گواہی کا اعتبار نہیں ہے چاہے جتنا معتبر آدمی ہو بلکہ جب دو معتبر اور پرہیزگار مرد یا ایک دیندار مرد اور دو دیندار عورتیں اپنے چاند دیکھنے کی گواہی دیویں تب چاند کا ثبوت ہو گا اور اگر چار عورتیں گواہی دیویں تو بھی قبول نہیں کی جا سکتی۔ ہدایہ صفحہ ۱۹۰ ج ۱۔ مسئلہ جو آدمی دین کا پابند نہیں برابر گناہ کرتا رہتا ہے مثلاً روزہ نہیں رکھتا نماز نہیں پڑھتا۔ یا جھوٹ بولا کرتا ہے یا اور کوئی گناہ کرتا ہے۔ شریعت کی پابندی نہیں کرتا تو شرع میں اسکی بات کا کچھ اعتبار نہیں ہے چاہے جتنی قسمیں کھا کر بیان کرے بلکہ اگر دو تین آدمی ہوں انکا بھی اعتبار نہیں۔ بحر الرائق صفحہ ۱۶۶ ج ۱۔ مسئلہ یہ جو مشہور ہے کہ جس دن رجب کی چوتھی ہو اُس دن

رمضان کی پہلی ہوتی ہے شریعت میں اسکا بھی کچھ اعتبار نہیں ہے اگر چاند نہ ہو تو روزہ
نہ رکھنا چاہیئے۔ درمختار ص۱۳۱ ج ۱ **مسئلہ** - چاند دیکھ کر یہ کہنا کہ چاند بہت بڑا ہے
کل کا معلوم ہوتا ہے بُری بات ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ قیامت کی نشانی ہے
جب قیامت قریب ہو گی تو لوگ ایسا کرینگے۔ خلاصہ یہ کہ چاند کے بڑے چھوٹے ہونے کا
بھی کچھ اعتبار نہ کرو۔ نہ ہندوؤں کی اس بات کرو کہ آج دوج ہے آج ضرور چاند ہے
شریعت نے یہ سب باتیں واہیات اور خرافات قرار دی ہیں **مسئلہ** - اگر آسمان بالکل
صاف ہو تو چار آدمیوں کے کہنے اور گواہی دینے سے چاند ثابت نہ ہو گا چاہے رمضان
کا چاند ہو چاہے عید کا البتہ اگر اتنی کثرت سے لوگ اپنا چاند دیکھنا بیان کریں کہ دل
گواہی دینے لگے تو یہ سب کے سب بات بنا کر نہیں آئے ہیں اور اتنے لوگوں کا جھوٹا
ہونا کسی طرح بھی نہیں ہو سکتا تب چاند ثابت ہو گا۔ ہدایہ ص۱۹۸ ج ۱ **مسئلہ** شہر بھر
میں یہ خبر مشہور ہے کہ کل چاند ہوا اور بہت لوگوں نے دیکھا لیکن بہت ڈھونڈا تلاش
کیا پھر بھی کوئی آدمی نہیں ملتا جس نے خود چاند دیکھا ہو تو ایسے اعلان وخبر کا کچھ
اعتبار نہیں ہے۔ شامی ص۱۲۵ ج ۱ **مسئلہ** کسی نے رمضان شریف کا چاند اکیلے دیکھا
سوائے اسکے شہر میں کسی نے نہیں دیکھا۔ لیکن یہ شرع کی پابند نہیں ہے تو اس کی گواہی
سے شہر والے تو روزہ نہ رکھیں لیکن یہ خود روزہ رکھے اور اگر اس اکیلی دیکھنے والی نے
تیس روزے پورے کر لئے لیکن عید کا چاند دکھائی نہیں دیا تو اکتیسواں روزہ بھی رکھے
اور شہر والوں کے ساتھ عید کرے۔ ہدایہ ص۱۹۷ ج ۱ **مسئلہ** - اگر کسی نے عید کا چاند
اکیلے دیکھا اسلئے اس کی گواہی کا شریعت نے اعتبار نہیں کیا تو دیکھنے والے آدمی کو بھی
عید کرنا درست نہیں ہے صبح کو روزہ رکھ لے اور اپنے چاند دیکھنے کا اعتبار نہ کرے
روزہ نہ توڑے۔ عالمگیری ص۱۱ ج ۱

قضا روزے کا بیان

مسئلہ جو روزے کسی وجہ سے جاتے رہے ہوں رمضان کے بعد جہاں تک جلدی ہو سکے انکی قضا رکھ لے دیر نہ کرے بے وجہ قضا رکھنے میں دیر لگانا گناہ ہے۔ ہدایہ صفحہ ۲۰۴ ج ۱ مسئلہ روزے کی قضا میں دن تاریخ مقرر کر کے قضا کی نیت کرنا کہ فلاں تاریخ کے روزے کی قضا رکھتی ہوں، یہ ضروری نہیں ہے بلکہ جتنے روزے قضا ہوں اتنے ہی روزے رکھ لینا چاہئیں البتہ دو رمضان کے کچھ روزے قضا ہو گئے اسلئے دونوں سالوں کے روزوں کی قضا رکھنا ہے تو سال کا مقرر کرنا ضروری ہے۔ یعنی اس طرح نیت کرے کہ فلاں سال کے روزوں کی قضا رکھتی ہوں ۔ درمختار صفحہ ۱۱۵ و صفحہ ۱۰۷ ج ۱ مسئلہ قضا روزے میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے اگر صبح ہو جانے کے بعد نیت کی تو قضا صحیح نہیں ہوئی بلکہ وہ روزہ نفل ہو گیا قضا کا روزہ پھر سے رکھے۔ ہدایہ صفحہ ۱۹۵ ج ۱۔ مسئلہ جتنے روزے قضا ہو گئے ہیں ان سب کو چاہے ایک دم رکھے یا تھوڑے تھوڑے کر کے رکھے دونوں باتیں درست ہیں۔ صفحہ ۲۰۴ ج ۱ ہدایہ مسئلہ اگر رمضان کے روزے ابھی قضا نہیں رکھے اور دوسرے رمضان آ گیا تو خیر اب رمضان کے ادا روزے رکھے اور عید کے بعد قضا رکھے۔ لیکن اتنی دیر کرنا بُری بات ہے۔ مسئلہ رمضان کے مہینے میں دن کو بے ہوش ہو گئی اور تین دن تک برابر بے ہوش رہی تو فقط دو دن کے روزے قضا رکھے جس دن بے ہوش ہوئی ہے اس ایک دن کی قضا واجب نہیں ہے کیونکہ اس دن کا روزہ بوجہ نیت کے درست ہو گیا۔ ہاں اگر اس دن روزے سے نہ تھی یا اس دن حلق سے کوئی چیز اُتر گئی تو اس دن کی قضا بھی واجب ہے ہدایہ صفحہ ۲۰۶ ج ۱۔ مسئلہ اور اگر رات کو بے ہوش ہوئی ہو تب بھی جس رات کو بے ہوش ہوئی اُس ایک دن کی قضا واجب نہیں ہے باقی اور جتنے دن بے ہوش رہی سب کی قضا واجب

ہے ہاں اگر اس رات کو صبح کا روزہ رکھنے کی نیت نہ تھی یا صبح کو کوئی دوا حلق میں ڈالی گئی تو اس دن کا روزہ بھی قضا رکھے۔ ہدایہ صفحہ ۲۰۶ ج ۱۔ مسئلہ اگر سارے رمضان بھر بے ہوش رہے تب بھی قضا رکھنا چاہیئے یہ نہ سمجھے کہ سب روزے معاف ہوگئے۔ البتہ اگر جنون ہوگیا اور پورے رمضان بھر سڑن دیوانی رہی تو رمضان کے کسی روزے کی قضا واجب نہیں اور اگر رمضان شریف کے مہینے میں کسی دن جنون جاتا رہا اور عقل ٹھکانے ہوگئی تو اب سے روزے رکھنا شروع کرے اور جتنے روز جنون میں گئے ان کی بھی قضا رکھے۔ ہدایہ صفحہ ۲۰۶ ج ۱۔

نذر کے روزے کا بیان

مسئلہ۔ جب کوئی نذر مانے تو اس کا پورا کرنا واجب ہے اگر پورا نہ کرے گی تو گنہگار ہوگی۔ شامی صفحہ ۱۱۰ ج ۱۔ مسئلہ نذر دو طرح کی ہے ایک تو یہ کہ دن تاریخ مقرر کرکے نذر مانی کہ یا اللہ اگر آج فلاں کام ہو جائے تو کل ہی تیرا روزہ رکھوں گی یا یوں کہا کہ یا اللہ میری فلاں مراد پوری ہو جاوے تو پرسوں جمعہ کے دن روزہ رکھوں گی ایسی نذر میں اگر رات سے روزے کی نیت کرے تو بھی درست ہے اور اگر رات سے روزے کی نیت نہ کی تو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے نیت کرلیوے یہ بھی درست ہے نذر ادا ہو جاوے گی۔ مراقی الفلاح صفحہ ۳۵۷ و صفحہ ۱۲۵ ج ۲۔ مسئلہ۔ جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی نذر مانی اور جب جمعہ آیا تو بس اتنی نیت کرلی کہ آج میرا روزہ ہے۔ یہ مقرر نہیں کیا کہ یہ نذر کا روزہ ہے یا یہ کہ نفل کی نیت کرلی تب بھی نذر کا روزہ ادا ہوگیا البتہ اس جمعہ کو اگر قضا روزہ رکھ لیا اور نذر کا روزہ رکھنا یاد نہ رہا یا یاد تو تھا مگر قصداً قضا کا نذر کا روزہ ادا نہ ہوگا بلکہ قضا کا روزہ ہو جاوے گا۔ نذر کا روزہ پھر رکھے۔ م صفحہ ۳۵۳ مسئلہ۔ اور دوسری یہ ہے کہ دن تاریخ مقرر کرکے نذر نہیں مانی بس اتنا ہی کہہ دیا کہ یا اللہ کہ اگر میرا فلاں کام

ہو جاوے تو ایک روزہ رکھونگی ویسی نذر میں رات سے نیت کرنا شرط ہے اگر صبح ہو جانے کے بعد نیت کی نذر کا روزہ نہیں ہوا بلکہ وہ روزہ نفل ہو گیا۔ م ص ۲۲۵

نفل روزے کا بیان

مسئلہ نفل روزے کی نیت اگر مقرر کر کے کرے کہ میں نفل کا روزہ رکھتی ہوں تو بھی صحیح ہے اور اگر فقط اتنی نیت کرے کہ میں روزہ رکھتی ہوں تب بھی صحیح ہے۔

مسئلہ۔ دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے تک نفل روزہ کی نیت کر لینا درست ہے تو اگر دس بجے دن تک مثلاً روزہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا لیکن ابھی تک کچھ کھایا پیا نہ تھا پھر جی میں آیا اور روزہ رکھ لیا تو بھی درست ہے۔ ہدایہ ص ۱۹۵ ج ا۔

مسئلہ۔ رمضان شریف کے مہینے کے سوا جس دن چاہے نفل کا روزہ رکھے۔ جتنے زیادہ رکھے گی زیادہ ثواب پاوے گی البتہ عید کے دن اور بقر عید کے دسویں گیارھویں بارھویں اور تیرھویں سال بھر میں پانچ روزے رکھنے حرام ہیں اس کے سوا سب روزے درست ہیں۔ م ص ۲۵ ۔ مسئلہ۔ اگر کوئی شخص عید کے دن روزہ رکھنے کی منت مانے تب بھی اس دن کا روزہ درست نہیں اس کے بدلے کسی اور دن کر لے ہدایہ ص ۲۱ ج ا ۔ مسئلہ۔ اگر کسی نے منت مانی کہ میں پورے سال روزے رکھونگی سال بھر میں کسی دن کا روزہ بھی نہ چھوڑوں گی تب بھی یہ پانچ روزے نہ رکھے باقی سب رکھ لیوے۔ پھر ان پانچ روزوں کی قضا رکھ لیوے۔ ہدایہ ص ۲۱ ج ا۔

مسئلہ نفل کا روزہ نیت کر لینے سے واجب ہو جاتا ہے۔ سو اگر صبح کو یہ نیت کی کہ آج میرا روزہ ہے پھر اس کے بعد توڑ دیا تو ثواب کی قضا رکھے۔ ہدایہ ص ۲۰ ۔

مسئلہ کسی نے رات کو ارادہ کیا کہ میں کل روزہ رکھونگی لیکن پھر صبح ہونے سے پہلے ارادہ بدل گیا اور روزہ نہیں رکھا تو قضا واجب نہیں۔ عالمگیری ص ۱۲۶ ج ا

مسئلہ بے شوہر کی اجازت کے نفل روزہ رکھنا درست نہیں اگر بے اس کی اجازت روزہ

رکھ لیا تو اس کے توڑ ڈالنا درست ہے۔ پھر جب وہ کہے تب اُس کی قضا رکھے۔ عالمگیری صـ۱۹۶ ج ۱۔ **مسئلہ** کسی کے گھر مہمان گئی یا کسی نے دعوت کر دی اور کھانا نہ کھانے سے اس کا جی بُرا ہوگا اور دل شکنی ہوگی تو اس خاطر سے نفل روزہ توڑ دینا درست ہے اور مہمان کی خاطر سے گھر والی کو بھی توڑ دینا درست ہے۔ عالمگیری صـ۱۹۴ ج ۱

مسئلہ۔ کسی نے عید کے دن نفل روزہ رکھ لیا اور نیت کر لی تب بھی توڑ دے اور اس کی قضا رکھنی واجب نہیں۔ عالمگیری صـ۱۹۴ ج ۱ ہدایہ صـ۲۱۱۔

مسئلہ۔ محرم کی دسویں تاریخ کو روزہ رکھنا مستحب حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی یہ روزہ رکھے اسکے گذرے ہوئے ایک سال کے گناہ خدائے تعالےٰ معاف فرماتے ہیں۔ ہدایہ صـ۲۵۰

مسئلہ۔ اسی طرح بقرہ عید کی نویں تاریخ کا روزہ رکھنے کا بھی بڑا ثواب ہے اس سے ایک سال کے اگلے گناہ اور ایک سال کے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور اگر شروع چار سے نویں تک رکھے تو بہت ہی بہتر ہے۔ عالمگیری صـ۱۲۰

مسئلہ۔ ۱۳ شب برات کی پندرھویں اور عید کے چھ دن نفل روزے رکھنے کا بھی اور نفلوں سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔

مسئلہ۔ اگر ہر مہینے ترھویں چودھویں۔ پندرھویں تین روزے رکھ لیا کرے تو گویا اُس نے سال بھر روزے رکھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ تین روزے رکھا کرتے تھے۔ ایسے ہی ہر دوشنبہ و جمعرات کے دن بھی روزہ رکھا کرتے تھے۔ اگر کوئی ہمت کرے تو ان کا بھی ثواب بہت ہے۔ مشکوٰۃ شریف۔

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور جن سے ٹوٹ جاتا ہے اور قضا یا کفارہ لازم آتا ہے انکا بیان

مسئلہ۔ اگر روزہ دار بھول کر کچھ کھا لیوے یا پانی لیوے یا بھولے سے خاوند سے ہم بستر ہو جاوے تو اس کا روزہ نہیں گیا۔ اگر بھول کر پیٹ بھر کے کھا پی لیوے تب بھی نہیں ٹوٹتا اگر بھول کر کئی بار کھا پی لیا تب بھی روزہ نہیں گیا۔ ہدایہ ص ۱۹۹ ج ۱

مسئلہ۔ ایک شخص کو بھول کر کھاتے پیتے دیکھا تو اگر وہ اس قدر طاقتور ہے کہ روزہ سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی تو روزہ یاد دلا دینا واجب ہے اور اگر کوئی ناطاقت ہو کہ روزہ سے تکلیف ہوتی ہے تو اسکو یاد نہ دلاوے کھانے دیوے۔

مسئلہ۔ دن کو سو گئی اور ایسا خواب دیکھا جس سے نہانے کی ضرورت ہو گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ ہدایہ مسئلہ۔ دن کو سرمہ لگانا تیل لگانا۔ خوشبو سونگھنا درست ہے اس سے روزہ میں کچھ نقصان نہیں آتا۔ چاہیے جس وقت ہو۔ بلکہ اگر سرمہ لگانے کے بعد تھوک یا رینٹھ میں سرمہ کا رنگ دکھائی دے تو بھی روزہ نہیں گیا نہ مکروہ ہوا۔ شامی ص ۱۵۶ ج ۱ مسئلہ۔ مرد عورت کا ساتھ لیٹنا۔ ہاتھ لگانا پیار کرنا سب درست ہے۔ لیکن جوانی کا اتنا جوش ہو کہ ان باتوں سے صحبت کا ڈر ہو تو ایسا کرنا مکروہ ہے۔ مشکوٰۃ مسئلہ حلق کے اندر مکھی چلی گئی یا آپ ہی آپ دھواں چلا گیا گرد و غبار چلا گیا تو روزہ نہیں گیا۔ البتہ اگر قصداً ایسا کیا تو روزہ جاتا رہا۔ شامی ص ۱۵۶ ج ۲ مسئلہ۔ لوبان وغیرہ کوئی دھونی سلگائی پھر اس کو اپنے پاس رکھ کر سونگھا کی۔ تو روزہ جاتا رہا۔ اسی طرح حقہ پینے سے بھی روزہ جاتا رہتا ہے۔ البتہ اس دھوئیں کے سوا عطر کیوڑہ۔ گلاب پھول وغیرہ اور خوشبو سونگھنا جس میں دھواں نہ ہو درست ہے۔ (شامی)

مسئلہ۔ دانتوں میں گوشت کا ریشہ اٹکا ہوا تھا۔ یا ڈلی کا ٹکڑا وغیرہ کوئی اور چیز تھی اس کو نکال کر کھا گئی۔ لیکن منھ سے باہر نہیں نکالا۔ آپ ہی آپ حلق میں چلی گئی تو دیکھو اگر چنے سے کم ہے تب روزہ نہیں گیا اور اگر چنے کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو جاتا رہا۔ اگر منھ سے باہر نکال لیا تھا پھر اس کے بعد نگل گئی تو ہر حال میں روزہ ٹوٹ جائے گا۔ چاہے وہ چنے کے برابر یا اس سے بھی کم ہو۔ دونوں کا ایک ہی جیسا حکم ہے۔ درمختار ص۱۴۹

مسئلہ۔ اگر پان کھا کر خوب کلی غرغرہ کرکے منھ صاف کر لیا جائے لیکن منھ میں تھوک کی سرخی نہیں گئی تو اس کا کچھ حرج نہیں روزہ ہو گیا۔

مسئلہ۔ تھوک نگلنے سے روزہ نہیں جاتا، چاہے جتنا ہو۔ درمختار

مسئلہ۔ رات کو نہانے کی ضرورت ہوئی مگر غسل نہیں کیا دن کو نہائی تب بھی روزہ ہو گیا۔ بلکہ اگر دن بھر نہ نہا دے تب بھی روزہ نہیں جاتا۔ البتہ گناہ ضرور ہے۔ مسئلہ۔ ناک کو اتنی زور سے سڑک لیا کہ حلق میں چلی گئی۔ تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح منھ کی رال سڑک کر نگل جانے سے روزہ نہیں جاتا۔

مسئلہ۔ منھ میں پان دبا کر سو گئی اور صبح ہو جانے کے بعد آنکھ کھلی تو روزہ نہیں ہوا۔ قضا رکھے اور کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ۔ کلی کرتے وقت حلق میں پانی چلا گیا اور روزہ یاد تھا روزہ جاتا رہا قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔ شامی ص۱۲

مسئلہ۔ آپ ہی آپ قے ہو گئی تو روزہ نہیں گیا، چاہے تھوڑی سی قے ہو۔ یا زیادہ، البتہ اگر اپنے اختیار سے قے کی اور منھ بھر قے ہوئی تو روزہ جاتا رہا۔ اور اگر اس سے تھوڑی ہو تو خود کرنے سے بھی نہیں گیا۔ ہدایہ۔

مسئلہ۔ تھوڑی سی قے آئی۔ پھر آپ ہی آپ حلق میں لوٹ گئی تب بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔ البتہ اگر قصداً لوٹا لیتی تو ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ۔ کسی نے کنکری یا لوہے کا ٹکڑا وغیرہ کوئی ایسی چیز کھالی جس کو نہیں کھایا کرتے اور نہ اس کو کوئی بطور دوا کے کھاتا ہے تو اس کا روزہ جاتا رہا اس پر کفارہ واجب نہیں۔ اگر ایسی چیز کھائی یا پی جس کو لوگ کھایا کرتے ہیں یا کوئی ایسی چیز ہے کہ یوں تو نہیں کھاتے۔ لیکن بطور دوا کے ضرورت کے وقت کھاتے ہیں تو بھی روزہ جاتا رہا اور قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں۔ ہدایہ صفحہ ۱۴۹ ج ۱۔

مسئلہ۔ دن کو سو گئی اور ایسا خواب دیکھا جس سے نہانے کی ضرورت ہو گئی تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ۔ مرد اور عورت کا ساتھ لیٹنا ہاتھ لگانا پیار کرنا سب درست ہے لیکن اگر جوانی کا اتنا جوش ہو کہ ان باتوں سے صحبت کر لینے کا ڈر ہو تو ایسا نہ کرنا چاہیئے۔ ایسا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ رات کو نہانے کی ضرورت ہو گئی مگر غسل نہیں کیا۔ دن کو نہانے کا وقت نہیں ملا۔ اور دن کو نہائی تب بھی روزہ ہو گیا بلکہ اگر دن بھر نہ نہاوے تب بھی روزہ نہیں جاتا البتہ اسکا گناہ الگ ہو گا۔

مسئلہ۔ اگر مرد سے ہم بستر ہوئی تب روزہ جاتا رہا اس کی قضا بھی رکھے اور کفارہ بھی دیوے۔ جب مرد کے مقام کی سپاری اندر چلی گئی تو روزہ ٹوٹ گیا اور کفارہ و قضا واجب ہو گئے چاہے منی نکلے یا نہ نکلے۔

مسئلہ۔ اگر مرد نے پاخانہ کی جگہ اپنا عضو کر دیا اور سپاری اندر چلی گئی تب بھی عورت مرد دونوں کا روزہ جاتا رہا۔ قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں۔

مسئلہ۔ روزے میں پیشاب کی جگہ دوا رکھنا یا تیل وغیرہ کوئی چیز ڈالنا درست نہیں۔ اگر کسی نے دوا رکھ لی تو روزہ جاتا رہا۔ قضا واجب ہے اور کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ۔ کسی ضرورت سے دائی نے پیشاب کی جگہ انگلی ڈالی یا خود اس نے اپنی انگلی ڈالی۔ پھر ساری انگلی یا تھوڑی انگلی نکالنے کے بعد پھر کر دی تو روزہ جاتا رہا

لیکن کفارہ واجب نہیں اور اگر نکالنے کے بعد پھر نہیں کی تو روزہ نہیں گیا۔ ہاں اگر پہلے ہی سے پانی وغیرہ کسی چیز میں انگلی بھیگی ہوئی ہو تو اول ہی دفعہ کرنے سے روزہ جاتا رہا۔

مسئلہ۔ کوئی عورت غافل سو رہی تھی یا بے ہوش پڑی تھی اس سے کسی نے صحبت کی تو روزہ جاتا رہا۔ قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں اور مرد پر کفارہ بھی واجب ہے۔

مسئلہ۔ روزے کے توڑنے سے کفارہ جب ہی لازم آتا ہے جبکہ رمضان شریف میں روزہ توڑ ڈالے اور رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا چاہے جس طرح توڑے اگرچہ وہ روزہ رمضان کی قضا ہی کیوں نہ ہو۔ البتہ اگر اس روزے کی نیت رات سے نہ کی ہو یا روزہ توڑنے کے بعد اسی دن حیض آ گیا ہو تو اس کے توڑنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا ہدایہ صفحہ ۲۰۲ ج ۱

مسئلہ۔ کسی نے روزہ میں ناس لیا یا کان میں تیل ڈالا یا جلاب میں عمل لیا اور پینے کی دوا نہیں پی، تب بھی روزہ جاتا رہا۔ لیکن صرف قضا واجب ہے۔ اور کفارہ واجب نہیں اور اگر کان میں پانی ڈالا تو روزہ نہیں گیا۔ ہدایہ صفحہ ۲۰۲ ج ۱

مسئلہ۔ روزے میں پیشاب کی جگہ کوئی دوا رکھنا یا تیل وغیرہ کوئی چیز ڈالنا درست نہیں اگر کسی نے دوا رکھ لی تو روزہ جاتا رہا۔ قضا واجب ہے اور کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ۔ منہ سے خون نکلتا ہے اُس کو تھوک کے ساتھ نگل گئی تو روزہ ٹوٹ گیا البتہ اگر خون تھوک سے کم ہو اور خون کا مزہ حلق میں معلوم نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹا (درمختار)

مسئلہ۔ اگر زبان سے کوئی چیز چکھ کر تھوک دی تو روزہ نہیں ٹوٹا لیکن بے ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر کسی کا شوہر بدمزاج ہو اور یہ ڈر ہو کہ سالن میں نمک پانی درست نہ ہوا تو ناک میں دم کر دے گا اسکو نمک چکھ لینا درست ہے اور مکروہ

نہیں (عالمگیری)

مسئلہ۔ اپنے منہ سے چبا کر چھوٹے بچے کو کوئی چیز کھلانا مکروہ ہے۔ البتہ اگر اس کی ضرورت پڑے اور مجبوری و ناچاری کا ہو جاوے تو مکروہ نہیں۔

مسئلہ۔ کوئلہ چبا کر دانت مانجھنا اور منجن سے دانت مانجھنا مکروہ ہے اور اگر اس میں سے کچھ حلق میں اتر جاوے تو روزہ جاتا رہے گا اور مسواک سے دانت صاف کرنا درست ہے۔ چاہے سوکھی مسواک ہو یا تازی اسی وقت کی توڑی ہوئی اگر نیم کی مسواک ہے اور اس کا کڑوا پن منہ میں معلوم ہوتا ہے تب بھی روزہ مکروہ نہیں ہوا۔ عالمگیری ص ۱۲۵ ج ۱

مسئلہ۔ اگر کسی نے کچھ کھا پی لیا اور یوں سمجھی کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اس وجہ سے پھر قصداً کچھ کھا لیا تو اب روزہ جاتا رہا فقط قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں (عالمگیری)

مسئلہ۔ اگر کسی کو قے ہوئی اور وہ سمجھی کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اس گمان پر پھر قصداً کھا لیا اور روزہ توڑ دیا تو بھی قضا واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ اگر سرمہ لگایا یا فصد لی یا تیل ڈالا پھر سمجھی کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اور پھر قصداً کھا پی لیا تو پھر قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں۔

مسئلہ۔ رمضان کے مہینے میں اگر کسی کا روزہ اتفاقاً ٹوٹ گیا تو روزہ ٹوٹنے کے بعد بھی دن میں کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے۔ سارے دن روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ۔ کسی نے رمضان میں روزہ کی نیت ہی نہیں کی اس لئے کھاتی پیتی رہی اس پر کفارہ واجب نہیں کفارہ جب ہے کہ نیت کر کے توڑ ڈالے۔

سحری کھانے اور افطار کرنے کا بیان

مسئلہ۔ سحری کھانا سنت ہے اور اگر بھوک نہ ہو اور کھانا نہ کھائے
تو کم سے کم دو تین چھوہارے ہی کھا لیوے یا اور کوئی چیز تھوڑی بہت کھا
لیوے اور کچھ نہیں تو تھوڑا سا پانی ہی پی لیوے۔ (بحر الرائق)
مسئلہ۔ کسی نے سحری نہ کھائی اور اٹھ کر ایک آدھ پان کھا لیا تو بھی
سحری کھانے کا ثواب مل گیا۔
مسئلہ۔ سحری میں جہاں تک ہو سکے دیر کر کے کھانا بہتر ہے لیکن اتنی دیر نہ
کرے کہ صبح ہونے لگے اور روزہ میں شبہ پڑ جاوے (مشکوٰۃ)
مسئلہ۔ اگر سحری بڑی جلدی کھا لی مگر اس کے بعد پان تمباکو چائے پانی
دیر تک کھاتی پیتی رہی جب صبح ہونے میں تھوڑی دیر رہ گئی تب کلی کر ڈالی
تب بھی دیر کر کے کھانے کا ثواب مل گیا اور اس کا بھی وہی حکم ہے جو دیر
کر کے کھانے کا حکم ہے۔
مسئلہ۔ اگر رات کو سحری کھانے کیلئے آنکھ نہ کھلی سب سو گئے تو بے سحری
کھائے صبح کا روزہ رکھو۔ سحری چھوٹ جانے سے روزہ چھوڑ دینا بڑی کم ہمتی کی
بات ہے اور بڑا گناہ ہے۔
مسئلہ۔ جب تک صبح نہ ہو اور فجر کا وقت نہ آوے جس کا بیان نماز
کے وقتوں میں گذر چکا ہے تب تک سحری کھانا درست ہے بعد میں نہیں درست ہوا
مسئلہ۔ کسی کی آنکھ دیر میں کھلی اور یہ خیال ہوا کہ ابھی رات باقی ہے اس
گمان پر سحری کھا لی۔ پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو جانے کے بعد سحری کھائی تھی تو روزہ
نہیں ہوا۔ قضا روزہ رکھے اور کفارہ واجب نہیں ہے لیکن پھر بھی کچھ کھائے
پیئے نہیں روزہ داروں کی طرح رہے۔ اسی طرح ڈوب جانے کے گمان سے روزہ

کھول لیا پھر سورج نکل آیا تو روزہ جاتا رہا اس کی قضا کرے کفارہ واجب نہیں اور جب تک سورج نہ ڈوب جائے کچھ کھانا پینا درست نہیں (ہدایہ)

مسئلہ۔ اگر اتنی دیر ہو گئی کہ صبح ہو جانے کا اندیشہ پڑ گیا تو اب کھانا مکروہ ہے اور اگر ایسے وقت کچھ کھا لیا یا پانی پی لیا تو برا کیا اور گناہ ہوا پھر اگر معلوم ہو گیا کہ اسوقت صبح ہو گئی تھی تو اس روزہ کی قضا رکھے اور اگر کچھ معلوم نہ ہو شبہ ہی شبہ رہ جائے تو قضا رکھنا واجب نہیں ہے۔ لیکن احتیاط کی بات یہ ہے کہ اس کی قضا رکھ لیوے۔ (ہدایہ ص۲۰۳ ج ۱)

مسئلہ۔ مستحب یہ ہے کہ جب سورج یقیناً ڈوب جائے تو ترنت روزہ کھول ڈالے۔ دیر کر کے روزہ کھولنا مکروہ ہے (مشکوٰۃ شریف)

مسئلہ۔ مستحب یہ ہے کہ جب سورج بادل کی وجہ سے دکھ نہ رہا ہو اور آسمان ابر آلود ہو تو روزہ دیر سے کھولو جب خوب یقین ہو جائے کہ اب سورج ڈوب گیا ہو گا تب افطار کرو اور صرف گھڑی وغیرہ پر کچھ اعتبار نہ کرو جب تک کہ تمہارا دل گواہی نہ دیدے کیونکہ گھڑی شاید کچھ غلط ہو گئی ہو۔ بلکہ اگر کوئی اذان بھی کہہ دیوے۔ لیکن ابھی وقت آنے میں کچھ شبہ ہے تب بھی روزہ کھولنا درست نہیں ہے (شامی)

مسئلہ۔ چھوہارے سے روزہ کھولنا بہتر ہے یا اور کوئی میٹھی چیز ہو اس سے کھولے۔ وہ بھی نہ ہو تو پانی سے افطار کرے۔ بعضی عورتیں اور بعضے مرد نمک کی کنکری سے افطار کرتے ہیں اور اس میں ثواب سمجھتے ہیں یہ عقیدہ غلط ہے۔

مسئلہ۔ جب تک سورج ڈوبنے میں کچھ بھی شبہ رہے تب تک افطار کرنا جائز نہیں ہے۔ (ہدایہ)

کفّارے کا بیان

مسئلہ۔ رمضان شریف کے روزے کے توڑ ڈالنے کا کفارہ یہ ہے۔ کہ دو مہینے تک روزے برابر لگاتار رکھے۔ تھوڑے تھوڑے کرکے روزے رکھنا درست نہیں۔ اگر کسی وجہ سے بیچ میں دو ایک روزے نہ رکھے۔ تو اب پھر سے دو مہینے کے روزے رکھے۔ ہاں جتنے روزے حیض کی وجہ سے جاتے رہا وہ معاف ہیں۔ ان کے چھوٹ جانے سے کفارے میں کچھ نقصان نہیں آیا لیکن پاک ہونے کے بعد ترت پھر روزے رکھنا شروع کرے اور ساٹھ روزے پورے کرلیوے (ہدایہ)

مسئلہ۔ نفاس کی وجہ سے بیچ میں روزے چھوٹ گئے پورے روزے لگاتار نہیں رکھ سکی تو بھی کفارہ صحیح نہیں ہوا۔ سب روزے پھر سے رکھے (شامی)

مسئلہ۔ اگر دکھ بیماری کی وجہ سے بیچ میں کفارے کے کچھ روزے چھوٹ گئے تب بھی درست ہونے کے بعد پھر سے روزے رکھنا شروع کرے (شامی)

مسئلہ۔ اگر بیچ میں رمضان کا مہینہ آگیا، تب بھی کفارہ صحیح نہیں ہوا۔

مسئلہ۔ اگر کسی کو روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو صبح و شام پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے جتنا کہ پیٹ میں سما دے (ہدایہ)

مسئلہ۔ ان مسکینوں میں اگر بعضے بالکل چھوٹے بچے ہوں تو جائز نہیں ان بچوں کے بدلے اور مسکینوں کو پیٹ بھر کے کھلا دے (شامی)

مسئلہ۔ اگر گیہوں کی روٹی ہو تو روکھی روٹی بھی کھلانا درست ہے۔ اور اگر جو، باجرہ، جوار وغیرہ کی روٹی ہو تو اس کے ساتھ کچھ دال وغیرہ دینا چاہئے۔ جس کے ساتھ روٹی کھا دیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ اگر کھانا نہ کھلاوے بلکہ ساٹھ مسکینوں کو کچا اناج دیدے تو بھی

جائز ہے یہ ایک مسکین کو اتنا دیدے جتنا صدقہ فطر جاتا ہے اور صدقہ فطر کا بیان زکوٰۃ کے باب میں آوے گا انشاء اللہ تعالےٰ (عالمگیری)

مسئلہ۔ اگر اتنے اناج کی قیمت دیدے تو بھی جائز ہے (ایضاً)

مسئلہ۔ اگر کسی اور سے کہہ دیا کہ تم میری طرف سے کفارہ ادا کر دو اور ساٹھ مسکینوں کو کھلا دو اور اس نے اس کی طرف سے کھانا کھلایا۔ کچا اناج دے دیا تب بھی کفارہ ادا ہو گیا۔ اور اگر بے اس کے کہے اس کی طرف سے دے دیا تو کفارہ صحیح نہیں ہوا۔ (شامی)

مسئلہ۔ اگر ایک ہی مسکین کو ساٹھ دن تک صبح شام کھانا کھلا دیا ساٹھ دن تک کچا اناج یا قیمت دیتی رہی تب بھی کفارہ صحیح ہو گیا (عالمگیری ص۱۰۵ ج۱)

مسئلہ۔ اگر ساٹھ دن تک لگا تار کھانا نہیں کھلایا۔ بلکہ بیچ میں کچھ دن ناغہ ہو گئے تو کچھ حرج نہیں یہ درست ہے (شامی)

مسئلہ۔ اگر ساٹھ دن کا اناج حساب کر کے ایک فقیر کو ایک ہی دن دے دیا تو درست نہیں اسی طرح ایک ہی فقیر کو ایک ہی دن اگر ساٹھ دفعہ کر کے دیدیا تب بھی ایک ہی دن کا ادا ہوا۔ ایک کم ساٹھ مسکینوں کو پھر دینا چاہیئے۔ اسی طرح قیمت دینے کا بھی حکم ہے۔ یعنی ایک دن میں ایک مسکین کو ایک روزے کے بدلے سے زیادہ دینا درست نہیں ہے (عالمگیری ص۱۰۵ ج۱)

مسئلہ۔ اگر کسی فقیر کو صدقہ فطر کی مقدار سے کم دیا تو کفارہ صحیح نہیں ہوا (بحر الرائق)

مسئلہ۔ اگر ایک ہی رمضان کے دو یا تین روزے توڑ ڈالے تو ایک ہی کفارہ واجب ہے البتہ اگر یہ دونوں روزے ایک رمضان کے نہ ہوں تو الگ الگ کفارہ دینا پڑے گا (شامی ص۱۱۴ ج۱)

جن وجہوں سے روزہ توڑ دینا جائز ہے ان کا بیان

مسئلہ۔ اچانک ایسی بیمار پڑ گئی کہ اگر روزہ نہ توڑے گی تو جان پر بن جائے گی یا بیماری بہت بڑھ جائیگی تو روزہ توڑ دینا درست ہے۔ جیسے دفعتاً پیٹ میں ایسا درد اٹھا کہ بیتاب ہو گئی یا سانپ نے کاٹ کھایا تو دوا پی لینا اور روزہ توڑ ڈالنا درست ہے ایسے ہی اگر ایسی پیاس لگی کہ ہلاکت کا ڈر ہے تو بھی توڑ ڈالنا درست ہے۔ (عالمگیری ص۲۰۷ ج۱)

مسئلہ۔ حاملہ عورت کو کوئی ایسی بات پیش آ گئی جس سے اپنی جان کا یا بچہ کی جان کا ڈر ہے تو روزہ توڑ ڈالنا درست ہے۔

مسئلہ۔ کھانا کھلانے کی وجہ سے بیحد پیاس لگ آئی اور اتنی بیتاب ہو گئی کہ اب جان کا خوف ہے تو روزہ کھول ڈالنا درست ہے۔ لیکن اگر خود اس نے قصداً اتنا کام کیا جس سے ایسی حالت ہو گئی تو گنہگار رہے گی (شامی ص۱۲۶ ج۱)

جن وجہوں سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے ان کا بیان

مسئلہ۔ اگر ایسی بیمار ہے کہ روزہ نقصان کرتا ہے اور یہ ڈر ہے کہ اگر روزہ رکھے گی تو بیماری بڑھ جاوے گی یا دیر میں اچھی ہوگی یا جان جاتی رہے گی تو روزہ نہ رکھے جب اچھی ہو جاوے تو اس کی قضا رکھ لے۔ لیکن فقط اپنے دل سے ایسا خیال کر لینا اور روزہ چھوڑ دینا درست نہیں ہے۔ جب کوئی مسلمان دیندار حکیم طبیب کہدے کہ روزہ تم کو نقصان کرے گا تب چھوڑنا چاہیئے۔

مسئلہ۔ اگر حکیم یا ڈاکٹر کافر ہے یا شرع کا پابند نہیں ہے تو اس کی بات کا اعتبار نہیں ہے فقط اس کے کہنے سے روزہ نہ چھوڑے (شامی ص۱۲۶ ج)

مسئلہ۔ اگر حکیم نے تو کچھ نہیں کہا لیکن خود اپنا تجربہ ہے اور کچھ ایسی نشانیاں

معلوم ہوتا جس کی وجہ سے دل گواہی دیتا ہے کہ روزہ نقصان کرے گا تب بھی
روزہ نہ رکھے اور اگر خود بھی تجربہ کار نہ ہو اور اس بیماری کا کچھ حال معلوم نہ ہو
تو فقط خیال کا اعتبار نہیں۔ اگر دیندار حکیم کے بغیر بتلائے اور بے تجربہ کے اپنے
خیال ہی سے رمضان کا روزہ توڑے گی تو کفارہ دینا پڑے گا اور اگر روزہ نہ
رکھے گی تو گنہگار ہوگی۔

مسئلہ۔ اگر بیماری سے اچھی ہو گئی مگر ابھی ضعف باقی ہے اور یہ ڈر ہے کہ
اگر روزہ رکھا تو پھر بیمار پڑ جاوے گی تب بھی روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی مسافرت میں ہو تو اس کو بھی درست ہے کہ روزہ نہ رکھے۔
پھر کبھی اس کی قضا رکھ لیوے اور مسافر کے معنی وہی ہیں جس کا نماز کے بیان
میں ذکر ہو چکا ہے۔ یعنی تین منزل جانے کا قصد ہو۔

مسئلہ۔ مسافرت میں اگر روزے سے کوئی تکلیف نہ ہو جیسے ریل پر
سوار ہے یا خیال ہے کہ شام تک گھر پہنچ جاؤں گی یا اپنے ساتھ سب راحت آرام
کا سامان موجود ہے تو ایسے وقت سفر میں بھی روزہ رکھ لینا بہتر ہے اور اگر روزہ
نہ رکھے بلکہ قضا رکھ لیوے تب بھی کچھ گناہ نہیں۔ ہاں رمضان شریف کے روزے
کی جو فضیلت ہے اس سے محروم رہے گی اور اگر راستہ میں روزے کی وجہ سے
تکلیف و پریشانی ہو تو ایسے وقت روزہ نہ رکھنا بہتر ہے (شامی ص ۱۲۱ ج ۱)

مسئلہ۔ اگر بیماری سے اچھی نہیں ہوئی اسی میں مر گئی یا ابھی گھر نہیں پہونچی
اور مسافرت ہی میں مر گئی تو جتنے روزے بیماری کی وجہ سے یا سفر کی وجہ سے چھوٹے
ہیں آخرت میں ان کا مواخذہ نہ ہوگا۔ کیونکہ قضا رکھنے کی مہلت ابھی اس کو نہیں
ملی تھی (شامی) **مسئلہ**۔ اگر بیماری میں دس روزے گئے تھے پھر پانچ دن اچھی
رہی لیکن قضا روزے نہیں رکھے تو پانچ روزے تو معاف ہیں فقط پانچ روزوں
کی قضا نہ رکھنے پر پکڑی جاوے گی اور اگر پورے دس دن اچھی رہی تو پورے

دسویں دن کی پکڑ ہوگی اسلئے ضروری ہے کہ جتنے روزوں کا مواخذہ اس پر ہونے والا ہے اتنے روزوں کا فدیہ دینے کو کہہ مرے جبکہ اسکے پاس مال ہو۔ اور فدیہ کا بیان آگے آئے گا۔

مسئلہ اسی طرح اگر مسافرت میں روزے چھوڑ دیئے تھے پھر گھر پہنچنے کے بعد مرگئی تو جتنے روز گھر میں رہی ہے فقط اتنے دن کی پکڑ ہوگی اسکو بھی چاہیئے کہ فدیہ کی وصیت کر جائے اگر روزے اس سے زیادہ چھوٹے ہوں تو اسکا مواخذہ نہیں ہے (شامی)

مسئلہ اگر راستہ میں پندرہ دن رہنے کی نیت سے ٹھہر گئی تو اب روزہ چھوڑنا درست نہیں۔ کیونکہ شرع سے اب وہ مسافر نہیں رہی۔ البتہ پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہو تو روزہ رکھنا درست ہے (شامی صـ ج)

مسئلہ۔ حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو جب اپنی جان یا بچے کی جان کا ڈر ہو تو روزہ نہ رکھے پھر کبھی قضا رکھ لیوے۔ لیکن اپنا شوہر اگر مالدار ہے کہ کوئی انا رکھ کر کے دودھ پلوا سکتا ہے تو دودھ پلانے کی وجہ سے ماں کو روزہ چھوڑ دینا درست نہیں ہے۔ البتہ اگر وہ ایسا لڑکا ہے کہ سوائے اپنی ماں کے کسی اور کا دودھ نہیں پیتا ہے تو ایسے وقت ماں کو روزہ نہ رکھنا درست ہے (شامی ۱۸۱ ج ۱)

مسئلہ کسی انا نے دودھ پلانے کی نوکری کی پھر رمضان آگیا اور روزے سے بچے کی جان کا ڈر ہے تو انا کو بھی روزہ نہ رکھنا درست ہے۔ (شامی)

مسئلہ۔ عورت کو حیض آگیا یا بچہ پیدا ہوا اور نفاس ہوگیا تو حیض اور نفاس رہنے تک روزہ رکھنا درست نہیں۔

مسئلہ۔ اگر رات کو پاک ہوگئی تو اب صبح کو روزہ نہ چھوڑے اگر رات کو نہ نہائی ہو تب بھی روزہ رکھ لیوے اور صبح کو نہا لیوے اور اگر صبح ہونے کے بعد پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد روزے کی نیت کرنا درست نہیں۔ لیکن کچھ کھانا پینا بھی

درست نہیں ہے اب دن بھر روزے داروں کی طرح رہنا چاہیئے۔
مسئلہ۔ اسی طرح اگر کوئی کافر مسلمان ہوئی ہو یا دن کو جوان ہوئی تو اب دن بھر کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے اور اگر کچھ کھا لیا تو اس روزہ کی قضا رکھنا بھی نئی مسلمان اور نئی جوان کے ذمہ واجب نہیں ہے (شامی)
مسئلہ۔ مسافرت میں روزہ رکھنے کا ارادہ تھا لیکن دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے ہی اپنے گھر پہنچ گئی یا ایسے وقت میں پندرہ دن رہنے کی نیت سے کہیں رہ پڑی اور اب تک کچھ کھایا پیا نہیں تو اب روزہ کی نیت کر لیوے۔

فدیہ کا بیان

مسئلہ۔ جس کو بڑھاپا ہو گیا کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رہی یا اتنی بیمار ہے کہ اب اچھے ہونے کی امید نہیں رہی نہ روزہ رکھنے کی طاقت ہے تو وہ روزہ نہ رکھے اور ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو صدقۂ فطر کے برابر غلہ دیدے یا صبح شام پیٹ بھر کے اسکو کھانا دیوے شرع میں اسکو فدیہ کہتے ہیں اور اگر غلہ کے بدلے حینہ اسی قدر غلہ کی قیمت دیدے تب بھی درست ہے (شامی صـ۱۹۱ ج ۱)
مسئلہ۔ وہ گیہوں اگر تھوڑے تھوڑے کر کے کئی مسکینوں کو بانٹ دیوے تب بھی درست ہے (شامی صـ۱۹۲ ج ۱)
مسئلہ۔ پھر اگر کبھی طاقت آ گئی یا بیماری سے اچھی ہو گئی تو سب روزے قضا رکھنے پڑینگے اور جو فدیہ دیا ہے اسکا ثواب الگ ملیگا (عالمگیری صـ۱۲۲ ج ۱)
مسئلہ۔ کسی کے ذمہ کئی روزے قضا تھے اور مرتے وقت وصیت کر گئی کہ میرے روزوں کے بدلے فدیہ دیدینا تو اس کے مال میں سے اس کا ولی یہ فدیہ دیدے اور کفن دفن اور قرض ادا کر کے جتنا مال بچے اس کی تہائی میں سے اگر سب فدیہ نکل آوے تو دینا واجب ہوگا۔ (شامی صـ۱ ج ۱)

مسئلہ۔ اور اگر مردے نے وصیت نہیں کی مگر ولی نے اپنے مال میں سے فدیہ دیدیا
تب بھی خدا سے امید رکھے کہ شاید قبول کر لے اور اب روزوں کا مواخذہ نہ کرے
اور بغیر وصیت کئے خود مردے کے مال میں سے فدیہ دینا جائز نہیں ہے اسی طرح اگر
تہائی مال سے زیادہ ہو جائے تو باوجود وصیت کے بھی زیادہ دینا بغیر رضامندی
سب وارثوں کے جائز نہیں ہاں اگر سب وارثوں کی خوشی ہو جاوے تو دونوں
صورتوں میں فدیہ دینا درست ہے لیکن نابالغ وارث کی اجازت شرع میں کچھ
اعتبار نہیں ہے بالغ وارث اپنا حصہ جدا کر کے اس میں سے دیدیں تو درست ہے
مسئلہ۔ اگر کسی کی نمازیں قضا ہو گئی ہوں اور وصیت کر کے مر گیا کہ میری نمازوں
کے بدلے میں فدیہ دیدینا اس کا بھی یہی حکم ہے (شامی صفحہ ۹۱ ج ۲)
مسئلہ۔ ہر وقت کی نمازوں کا اتنا ہی فدیہ ہے جتنا کہ ایک روزے کا فدیہ
ہے اس حساب سے دن رات کی پانچ فرض اور ایک وتر چھ نمازوں کی طرف سے
ایک چھٹانک کم پونے گیارہ سیر گیہوں اسی روپے کی تول سے دیدے مگر احتیاطاً پورے
بارہ سیر دیدے۔ مسئلہ۔ کسی کے ذمہ زکوٰۃ باقی ہے ابھی ادا نہیں کی اور وارثوں
نے اپنی خوشی سے دیدی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی ہاں اگر وہ مرتے وقت وصیت کر جاوے
تو اس کا ادا کرنا وارثوں پر واجب ہوگا (شامی ص ۱۴۱ ج ۱)
مسئلہ۔ اگر ولی مردے کی طرف سے قضا روزے رکھ لے یا اس کی طرف سے
نمازیں قضا پڑھ لیوے تو یہ درست نہیں یعنی اس کے ذمہ سے نہ اتریں گی (ہدایہ ج ۱ ص ۲۰۱)
مسئلہ۔ بے وجہ رمضان کا روزہ چھوڑ دینا درست نہیں اور بڑا گناہ ہے یہ
نہ سمجھے کہ اس کے بدلے ایک روزہ قضا رکھ لونگی کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رمضان
کے ایک روزے کے بدلے میں اگر سال بھر برابر روزے رکھتی رہے تب بھی اتنا ثواب نہ
ملے گا جتنا کہ رمضان میں ایک روزے کا ثواب ملتا ہے (مشکوٰۃ شریف)
مسئلہ۔ اگر کسی نے شامت اعمال سے روزہ نہ رکھا تو اور لوگوں کے سامنے کچھ نہ

کھائے نہ پیئے نہ یہ ظاہر کرے کہ آج میرا روزہ نہیں ہے اسلئے کہ گناہ کر کے اُسکو ظاہر کرنا بھی ہے تو اگر سب کے سامنے کھاویگی تو دوہرا گناہ ہوگا ایک تو روزہ نہ رکھنے کا دوسرے گناہ ظاہر کرنیکا یہ مشہور ہے کہ خدا کی چوری نہیں تو بندے کی کیا چوری یہ غلط بات ہے جو کسی عذر سے روزہ نہیں رکھتے اُنکو بھی مناسب ہے کہ سب کے روبرو نہ کھاویں (شامی ص۱۶۱ ج۱)

مسئلہ۔ جب لڑکا یا لڑکی روزہ رکھنے کے لائق ہو جائیں تو اُن کو بھی روزہ رکھنے کا حکم کرے اور جب دس برس کی عمر ہو جاوے تو مار کر روزہ رکھاوے (شامی ص۱۶۱ ج۱)

مسئلہ۔ اگر نابالغ لڑکا لڑکی روزہ رکھ کے توڑ ڈالے تو اس کی قضا نہ رکھائے البتہ اگر نماز کی نیت کر کے توڑ دے تو اسے دہرادے (شامی ص۱۶۲ ج۱)

اعتکاف کا بیان

رمضان شریف کی بیسویں تاریخ کے دن چھپنے سے ذرا پہلے سے رمضان کی اُنتیس یا تیس یعنی جس دن عید کا چاند نظر آجاوے اُس تاریخ کے دن چھپنے تک اپنے گھر میں جہاں نماز پڑھنے کیلئے جگہ مقرر کر رکھی ہو اُس جگہ پابندی سے جم کر بیٹھنا اسکو اعتکاف کہتے ہیں اس کا بڑا ثواب ہے اگر اعتکاف شروع کرے تو فقط پیشاب یا پاخانے یا کھانے پینے کی ناچاری سے تو وہاں سے اُٹھنا درست ہے اور اگر کوئی کھانا پانی دینے والا ہو تو اسکے لئے بھی نہ اُٹھے ہر وقت اسی جگہ رہے اور وہیں سووے اور بہتر یہ ہے کہ بیکار نہ رہے اور قرآن پڑھتی رہے نفلیں تسبیحیں جو توفیق ہو اس میں لگی رہے اور اگر حیض یا نفاس آجاوے تو چھوڑ دے اسمیں درست نہیں مرد ایسی جگہ یا مسجد میں اعتکاف کرے جہاں پانچوں وقت نماز ہوتی ہو۔

زکوٰۃ کا بیان

جس کے پاس مال ہو اور اُسکی زکوٰۃ نہ نکالتی ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی

گنہگار ہے قیامت کے دن اس پر بڑا عذاب ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (قرآن شریف میں بھی اس کا ذکر ہے) جس کے پاس سونا چاندی ہو اور وہ اسکی زکوٰۃ نہ دیتا ہو تو قیامت کے دن اسکے لئے آگ کی تختیاں بنائی جاویں گی۔ پھر ان کو دوزخ کی آگ میں گرم کر کے اسکی دونوں کروٹیں اور پیشانی اور پیٹھ داغی جاویگی اور جب ٹھنڈی ہو جاویگی پھر گرم کر لی جاویگی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کو اللہ نے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ ادا نہکی تو قیامت کے دن اسکا مال بڑا زہریلا گنجا سانپ بنایا جاوے گا اور اس کی گردن میں لپٹ جاویگا پھر اسکے دونوں جبڑے نوچیگا اور کہیگا کہ میں ہی تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔ خدا کی پناہ! بھلا اتنے عذاب کی کون سہار کر سکتا ہے۔ تھوڑے سے لالچ کے بدلے یہ مصیبت بھگتنا بڑی بیوقوفی کی بات ہے۔ خدا ہی کی دی ہوئی دولت کو خدا ہی کی راہ میں نہ دینا کتنی بیجا بات ہے۔

مسئلہ۔ جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا ہو اور ایک سال تک باقی رہے تو سال گذرنے پر اسکی زکوٰۃ دینا واجب ہے۔ اور اگر اس سے کم ہو تو اس پر زکوٰۃ دینا واجب نہیں اور اگر اس سے زیادہ ہو تو بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

مسئلہ۔ کسی کے پاس آٹھ تولے سونا چار مہینے یا چھ مہینے تک رہا۔ پھر وہ کم ہو گیا اور دو تین ماہ کے بعد پھر مل گیا تب بھی زکوٰۃ دینا واجب ہے۔ غرض کہ جب سال کے اول و آخر میں مالدار ہو جاوے اور سال کے بیچ میں کچھ دن اس مقدار سے کم رہ جاوے تو بھی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے بیچ میں تھوڑے دن کم ہو جانے سے زکوٰۃ معاف نہیں ہوتی۔ البتہ اگر سب مال جاتا رہے اس کے بعد پھر مال ملے تو جب سے پھر ملا ہے تب سے سال کا حساب ہوگا۔ **مسئلہ**۔ کسی کے پاس آٹھ تولے سونا تھا۔ لیکن سال گذرنے سے پہلے پہلے جاتا رہا پورا سال نہیں گذرنے پایا تو زکوٰۃ واجب نہیں۔

مسئلہ۔ کسی کے پاس دو سو روپے اور اتنے ہی روپیوں کی وہ قرضدار بھی ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں چاہے سال بھر تک رہے چاہے نہ رہے اور اگر ڈیڑھ سو روپیہ کی

قرضدار ہے تو بھی زکوٰۃ واجب نہیں کیونکہ ڈیڑھ سو روپے قرضے میں چلے گئے۔ تو پچاس روپے رہ گئے اور پچاس روپے پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

مسئلہ۔ اگر دو سو روپے پاس ہیں اور ایک سو روپے کی قرضدار ہے تو ایک سو روپے کی زکوٰۃ واجب ہے۔ (ہدایہ ص۱۶۸ ج۱)

مسئلہ۔ سونے چاندی کے زیورات اور برتن اور سچا گوٹہ ٹھپہ سب پر زکوٰۃ واجب ہے چاہے پہنتی رہتی ہو یا بند رکھے ہوں کبھی نہ پہنتی ہو۔ غرض کہ چاندی سونے کی ہر چیز پر زکوٰۃ واجب ہے، البتہ اگر اتنی مقدار سے کم ہو جو اوپر بیان ہوئی تو زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (ہدایہ) مسئلہ۔ سونا چاندی اگر کھرا نہ ہو بلکہ اس میں کچھ میل ہو جیسے مثلاً چاندی میں رانگا ملا ہوا ہے تو دیکھو چاندی زیادہ ہے یا رانگا۔ اگر چاندی زیادہ ہے تو اس کا وہی حکم ہے یعنی اگر اتنی مقدار ہو جو اوپر بیان ہوئی ہے تو زکوٰۃ واجب ہے اور اگر رانگا زیادہ ہے تو اسکو چاندی نہ سمجھیں گے۔ پس جو حکم پیتل، تانبے، لوہے، رانگے وغیرہ اسباب کا آگے آوے گا وہی اس کا بھی حکم ہے۔

مسئلہ۔ کسی کے پاس نہ تو پوری مقدار سونے کی ہے نہ پوری مقدار چاندی کی ہے بلکہ تھوڑا سونا ہے اور تھوڑی چاندی تو اگر دونوں کی قیمت ملا کر ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو جاوے یا ساڑھے سات تولے سونے کے برابر ہو جاوے تو زکوٰۃ واجب ہے اور اگر دونوں چیزیں اتنی تھوڑی ہیں کہ دونوں کی قیمت نہ اتنی چاندی کے برابر ہے نہ اتنے سونے کے برابر تو زکوٰۃ واجب نہیں اور اگر سونے چاندی دونوں کی پوری مقدار ہے تو قیمت لگانے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ۔ فرض کرو کسی نے کسی زمانے میں پچیس روپے کا ایک تولہ سونا ملتا ہے اور ایک روپے کی ڈیڑھ تولہ چاندی ملتی ہے اور کسی کے پاس دو تولہ سونا اور پانچ روپے ضرورت سے زیادہ ہے اور سال بھر تک وہ رہ گئے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ کیونکہ دو تولہ سونا پچاس روپے کا ہوا اور پچاس روپے کی چاندی پچھتر تولہ ملے گی اور پانچ روپے

تمھارے پاس ہیں اس حساب سے اتنی مقدار سے بہت زیادہ مال ہو گیا جتنے پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے البتہ اگر فقط دو تولے سونا ہو اس کے ساتھ روپیہ اور چاندی کچھ نہ ہو تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ ایک روپے کی چاندی ۱۸ تولہ ملتی ہے اور کسی کے پاس فقط تیس روپے ہیں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں اور حساب نہ لگاوینگے۔ تیس روپے کی چاندی ۱۸ تولے ہوتی ہے۔ کیونکہ روپیہ تو چاندی کا ہوتا ہے اور جب فقط چاندی یا فقط سونا ہو تو قیمت کا اعتبار نہیں ہے۔

مسئلہ۔ کسی کے پاس سو روپے ضرورت سے زائد رکھے تھے۔ پھر سال پورا ہونے سے پہلے پہلے پچاس روپے اور مل گئے تو ان پچاس روپیہ کا حساب الگ نہ کرینگے بلکہ اسی سو روپے کے ساتھ اسکو ملا دینگے۔ اور جب ان سو روپے کا سال پورا ہوگا تو پورے ڈیڑھ سو کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ ایسا سمجھیں گے کہ پورے ڈیڑھ سو پر سال گذر گیا۔ (ہدایہ صفحہ ۱۵ ج ۱)

مسئلہ۔ کسی کے پاس سو تولے چاندی رکھی تھی پھر سال گذرنے سے پہلے دو چار تولے سونا آگیا یا دس تولے سونا مل گیا تب بھی اسکا حساب الگ نہ ہوگا۔ بلکہ اس چاندی کے ساتھ ملا کے زکوٰۃ کا حساب ہوگا۔ پس جب اس چاندی کا سال پورا ہو جاوے تو اس سب مال پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (ہدایہ)

مسئلہ۔ سونے چاندی کے سوا اور جتنی چیزیں جیسے لوہا۔ تانبا۔ پیتل۔ گلٹ۔ رانگا وغیرہ اور ان چیزوں کے بنے ہوئے برتن وغیرہ اور کپڑے جوتے اور اسکے سوا جو کچھ اسباب ہو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اسکو بیچتی یا سوداگری کرتی ہو تو دیکھو وہ اسباب کتنا ہے اگر اتنا ہے کہ اس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونے کے برابر ہے تو جب سال گذر جائے تو اس سوداگری کے مال پر زکوٰۃ واجب ہے اور اگر اتنا نہ ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے جتنا مال ہو اگرچہ ہزاروں روپیہ کا

مال ہو تب بھی زکوٰۃ واجب نہیں۔ (ہدایہ صفحہ ج ۱)

مسئلہ - گھر کا اسباب جیسے پتیلی، دیگچہ، بڑی دیگ، سینی، لگن اور کھانے پینے کے برتن اور رہنے کا مکان اور پہننے کے کپڑے، سچے موتیوں کا ہار وغیرہ ان تمام چیزوں میں زکوٰۃ واجب نہیں چاہے جتنا ہو اور چاہے روزمرہ کے کام میں آتا ہو یا نہ آتا ہو کسی طرح زکوٰۃ واجب نہیں ہاں اگر یہ سوداگری کا اسباب ہو تو پھر اس پر زکوٰۃ واجب ہے، خلاصہ یہ کہ سونے چاندی کے سوا اور جتنا مال اسباب ہو اگر وہ سوداگری کا اسباب ہے تو زکوٰۃ واجب ہے نہیں تو واجب نہیں (ہدایہ صفحہ ج ۱)

مسئلہ - کسی کے پاس دس یا پانچ گھر ہیں ان کو کرایہ پر چلاتی ہے تو ان مکانوں پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں چاہے جتنی قیمت کے ہوں، ایسے ہی اگر کسی نے سو دو سو روپے کے برتن خرید لئے اور ان کو کرایہ پر چلاتی رہتی ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں، غرض کہ کرایہ پر چلانے سے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

مسئلہ - پہننے کے دو ایک جوڑے چاہے جتنے زیادہ قیمتی ہوں اس میں زکوٰۃ واجب نہیں لیکن اگر اس میں سچا کام ہے اور اتنا کام ہے کہ اگر چاندی چھڑائی جائے تو ساڑھے باون تولہ یا اس سے زیادہ نکلے گی تو اس چاندی پر زکوٰۃ واجب ہے۔ (ہدایہ صفحہ ج ۱ و شامی)

مسئلہ - کسی کے پاس کچھ سونا یا چاندی ہے اور کچھ سوداگری کا مال ہے تو سب کو ملا کر دیکھو اگر اسکی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونے کے برابر ہو جاوے تو زکوٰۃ واجب ہے اور اگر اتنا نہ ہو تو واجب نہیں

مسئلہ - سوداگری کا مال وہ کہلاوے گا جس کو اسی ارادہ سے مول لیا ہو کہ اسکی سوداگری کریں گے تو اگر کسی نے اپنے گھر کے خرچ کیلئے چاول مول لئے پھر ارادہ ہو گیا کہ لاؤ اسکی سوداگری کر دیں تو یہ مال سوداگری کا نہیں ہے اور اس پر زکوٰۃ بھی واجب نہیں ہے (ایضاً صفحہ ج ۱)

مسئلہ - اگر کسی پر تمہارا قرض آتا ہے تو اس قرض پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ لیکن قرض کی تین قسمیں ہیں ایک یہ کہ نقد روپیہ یا سونا چاندی کسی کو

قرض دیا یا سوداگری کا اسباب بیچا اس کی قیمت باقی ہے اور ایک سال کے بعد یا دو تین برس کے بعد وصول ہوا تو اگر اتنی مقدار ہے جتنی پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اور اگر یکمشت نہ وصول ہو تو جب اس میں سے گیارہ روپے ملیں تب اتنے کی زکوٰۃ واجب ہے اور اگر اس سے کم ملیں تو واجب نہیں۔ پھر جب گیارہ روپے اور ملیں تو اس کی زکوٰۃ دیوے اسی طرح دیتی رہے اور جب دیوے تو سب برسوں کی دیوے اور اگر قرضہ اس سے کم ہو تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی البتہ اگر اس کے پاس کچھ اور مال بھی ہو اور دونوں کو ملا کر مقدار پوری ہو جاوے تو زکوٰۃ واجب ہوگی (شامی صفحہ ۵۴ ج ۱)

مسئلہ۔ اور اگر نقد نہیں دیا۔ نہ سوداگری کا مال بیچا ہے۔ بلکہ کوئی اور چیز بیچی تھی جو سوداگری کی نہ تھی۔ جیسے پہننے کے کپڑے بیچ ڈالے یا گرہستی کا اسباب بیچ ڈالا اس کی قیمت باقی ہے اور اتنی ہے جتنی میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ پھر وہ قیمت کئی برس کے بعد وصول ہوئی تو سب برسوں کی زکوٰۃ دینا واجب ہے اور اگر سب ایک دفعہ کر کے وصول نہ ہو بلکہ تھوڑا تھوڑا ملے تو جب تک چوّن روپے بارہ آنے وصول ہوں تب تک زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ جب چوّن روپے بارہ آنے مل جاویں تو سب برسوں کی زکوٰۃ دینا واجب ہے۔ (ایضاً)

مسئلہ۔ تیسری قسم یہ ہے کہ شوہر کے ذمہ مہر ہے وہ کئی برس کے بعد ملا تو اس کی زکوٰۃ کا حساب ملنے کے دن سے ہے۔ پچھلے برسوں کی زکوٰۃ واجب نہیں بلکہ اب اگر اس کے پاس رکھا ہے اور اس پر سال گذر جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی نہیں تو واجب نہیں (ایضاً)

مسئلہ۔ اگر کوئی مالدار آدمی جس پر زکوٰۃ واجب ہے سال گذرنے سے پہلے ہی زکوٰۃ دیدے اور سال کے پورے ہونے کا انتظار نہ کرے تو یہ بھی جائز ہے اور زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ اگر مالدار نہیں ہے بلکہ کہیں سے مال ملنے کی امید تھی اس امید پر مال ملنے سے پہلے ہی زکوٰۃ دیدی تو یہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی جب مال ملجاوے تو پھر زکوٰۃ دینا واجب ہوگا۔ (ہدایہ صفحہ ۱۷۱ ج ۱) **مسئلہ** مالدار آدمی اگر کئی سال کی زکوٰۃ پیشگی دیدے

یہ بھی جائز ہے لیکن اگر کسی سال مال بڑھ گیا تو بڑھنے کی زکوٰۃ پھر دینا پڑیگی (شامی ج۲ ص۱۳)

مسئلہ۔ کسی کے پاس سو روپے ضرورت سے زائد رکھے ہوئے ہیں اور سو روپے کہیں اور سے ملنے کی امید ہے اس نے پورے دو سو روپے کی زکوٰۃ سال پورا ہونے سے پہلے ہی پیشگی دیدی یہ بھی درست ہے (ایضاً)

مسئلہ۔ کسی کے مال پر پورا سال گذر گیا لیکن ابھی زکوٰۃ نہیں نکالی تھی کہ سارا مال چوری ہو گیا اور کسی طرح سے جاتا رہا تو زکوٰۃ بھی معاف ہو گئی اگر خود اپنا مال کسی کو دیدیا اور کسی طرح اپنے اختیار سے ہلاک کر ڈالا تو جتنی زکوٰۃ واجب ہوئی تھی وہ معاف نہیں ہوئی بلکہ دینا پڑے گی (ہدایہ) مسئلہ سال پورا ہونیکے بعد کسی نے اپنا سارا مال خیرات کر دیا تب بھی زکوٰۃ معاف ہو گئی (ایضاً ص۱۷۱ ج ۱)

مسئلہ۔ کسی کے پاس دو سو روپے تھے ایک سال کے بعد اس میں سے ایک سو چوری ہو گئے یا ایک سو روپے خیرات کر دیئے تو ایک سو کی زکوٰۃ معاف ہو گئی۔ فقط ایک سو کی زکوٰۃ دینا پڑے گی (ہدایہ ص۱۷۶ ج ۱)

زکوٰۃ ادا کرنیکا بیان

مسئلہ۔ جب مال پر پورا سال گذر جائے فوراً زکوٰۃ ادا کر دے۔ نیک کام میں دیر لگانا اچھا نہیں کہ شاید اچانک موت آجاوے اور یہ مواخذہ اپنی گردن پر رہ جاوے اگر سال گذرنے پر زکوٰۃ ادا نہیں کی یہاں تک کہ دوسرا سال بھی گذر گیا تو گنہگار ہوگی اب بھی توبہ کر کے دونوں سال کی زکوٰۃ دیدے۔ غرض یہ کہ عمر بھر میں کبھی نہ کبھی ضرور دیدے باقی نہ رکھے (در مختار ص۱۹ ج ۲) مسئلہ جتنا مال ہے اسکا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دینا واجب ہے۔ یعنی سو روپے پر ڈھائی روپیہ اور چالیس روپیہ میں ایک روپیہ (یہ بطور مثال ہے کیونکہ چالیس روپے پر زکوٰۃ نہیں ہے) (در مختار ص۱۹ ج ۲)

مسئلہ۔ جس وقت زکوٰۃ کا روپیہ کسی غریب کو دیوے اسوقت اپنے دل میں اتنا ضرور

خیال کرلے کہ میں زکوٰۃ میں دیتی ہوں۔ اگر یہ نیت نہیں کی یونہی دیدیا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی پھر سے دینا چاہیئے۔ اور جتنا دیا ہے اس کا ثواب الگ ملے گا۔
مسئلہ اگر فقیر کو دیتے وقت یہ نیت نہیں کی تو جب تک وہ مال فقیر کے پاس رہے اسوقت تک یہ نیت کرلینا درست ہے، اب نیت کرلینے سے بھی زکوٰۃ ادا ہو جاوے گی۔ البتہ جب فقیر نے خرچ کرڈالا اسوقت نیت کرنے کا اعتبار نہیں ہے اب پھر سے زکوٰۃ دیوے (ایضاً) مسئلہ کسی نے زکوٰۃ کی نیت سے دو روپے نکال کر الگ رکھ لئے کہ جب کوئی مستحق ملے گا اسکو دیدونگی پھر جب فقیر کو دیدیا تو اس وقت زکوٰۃ کی نیت کرنا بھول گئی تو بھی زکوٰۃ ادا ہو گئی۔ البتہ اگر زکوٰۃ کی نیت سے نکالکر الگ نہ رکھتی تو ادا نہ ہوتی۔
مسئلہ۔ کسی نے زکوٰۃ کے دو روپے نکالے اسکو اختیار ہے کہ ایک ہی کو سب دیدے یا تھوڑا تھوڑا کرکے کئی غریبوں کو دیدیوے اور چاہے اسی دن سب دیدے یا تھوڑا تھوڑا کرکے کئی مہینے میں دیدے (ایضاً صفحہ ۱۲۵ ج ۱)
مسئلہ۔ بہتر یہ ہے کہ ایک غریب کو کم سے کم اتنا دیوے کہ اس کو اسدن کیلئے کافی ہو جاوے کسی اور سے مانگنا نہ پڑے۔
مسئلہ۔ ایک ہی فقیر کو اتنا مال دیدینا جتنے مال کے ہونے سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے مکروہ ہے۔ لیکن اگر دیدیا تو زکوٰۃ ادا ہوگئی۔ اور اس سے کم دینا جائز ہے مکروہ بھی نہیں ہے (ہدایہ صفحہ ۱۹۰ ج ۱) مسئلہ کوئی عورت قرض مانگنے آئی اور یہ معلوم ہے کہ وہ اتنی تنگدست اور مفلس ہے کہ کبھی ادا نہ کرسکے گی یا ایسی نادہند ہے کہ قرض لیکر کبھی ادا نہیں کرتی اسکو قرض کے نام سے زکوٰۃ کا روپیہ دیدیا اور دل میں سوچ لیا کہ میں زکوٰۃ دیتی ہوں تو زکوٰۃ ادا ہوگئی اگرچہ وہ اپنے دل میں یہ سمجھے کہ مجھے قرض دیا ہے۔ مسئلہ۔ اگر کسی کو انعام سے کچھ دیا مگر دل میں یہی نیت ہے کہ میں زکوٰۃ دیتی ہوں تب بھی زکوٰۃ ادا ہوگئی (عالمگیری صفحہ ۱۱ ج ۱)

مسئلہ۔ کسی غریب آدمی پر تمہارے دس روپے قرض ہیں اور تمہارے مال کی زکوٰۃ بھی دس
دس روپیہ یا اس سے زیادہ ہے اور اسکو اپنا قرضہ زکوٰۃ کی نیت سے معاف کر دیا تو زکوٰۃ
ادا نہیں ہوئی۔ البتہ اُس کو زکوٰۃ کی نیت سے دیدو تو زکوٰۃ ادا ہو گئی اب یہی روپیہ
اپنے قرضہ میں اس سے لے لینا درست ہے۔ مسئلہ۔ کسی کے پاس اتنا زیور ہے کہ حساب
سے تین تولہ چاندی زکوٰۃ ہوتی ہے اور بازار میں تین تولہ چاندی دو روپے کی بکتی ہے
تو زکوٰۃ میں دو روپیہ دیدینا درست نہیں۔ کیونکہ دو روپے کا وزن تین تولہ نہیں
ہوتا اور چاندی کی زکوٰۃ میں جب چاندی دیجاوے تو وزن کا اعتبار ہوتا ہے قیمت
کا اعتبار نہیں ہوتا ہاں اس صورت میں اگر دو روپے کا سونا خرید کر کے دیدیا دو روپے
کے پیسے یا دو روپیہ کا کپڑا یا اور کوئی چیز دیدے یا خود تین تولہ چاندی دیدی تو درست
ہے زکوٰۃ ادا ہو جاویگی (شامی ص ۱۳ ج ۱) مسئلہ۔ زکوٰۃ کا روپیہ خود نہیں دیا بلکہ کسی اور
کو دیدیا کہ تم کسی کو دیدینا یہ بھی جائز ہے اب وہ شخص اگر دیتے وقت زکوٰۃ کی نیت بھی نہ
کرے تب بھی زکوٰۃ ادا ہو جاویگی۔ مسئلہ۔ کسی غیر کو دینے کیلئے تم نے دو روپیہ کسی کو دیئے
لیکن اُس نے بعینہ وہی دو روپے فقیر کو نہیں دیئے جو تم نے دیئے تھے بلکہ اپنے پاس سے
دو روپیہ تمہاری طرف سے دیدیئے اور یہ خیال کیا کہ وہ روپیہ میں لے لونگا تب بھی زکوٰۃ
ادا ہو گئی بشرطیکہ تمہارے روپیہ اُسکے پاس موجود ہوں اور اب وہ شخص اپنے دو روپے
کے بدلے میں تمہارے وہ دونوں روپے لیوے۔ البتہ اگر تمہارے دیئے ہوئے روپے
اس نے خرچ کر ڈالے اس کے بعد اپنے روپے کسی غریب کو دیئے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی
یا تمہارے روپے اُسکے پاس رکھے تو ہیں۔ لیکن اپنے روپے دیتے وقت یہ نیت نہ تھی کہ
میں وہ روپے لے لونگا تب بھی زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی اب وہ دونوں روپے پھر زکوٰۃ میں
دیوے۔ (شامی ص ۱۳ ج ۱) مسئلہ۔ اگر تم نے روپے نہیں دیئے لیکن اتنا کہدیا کہ تم
ہماری طرف سے زکوٰۃ دیدینا اس لئے اُس نے تمہاری طرف سے زکوٰۃ دیدی تو ادا ہو گئی
اور جتنا دیا ہے تم سے لے لیوے (شامی ص ۱۴ ج ۲) مسئلہ۔ اگر تم نے کسی سے کچھ نہیں کہا

اُس نے بلا تمہاری اجازت کے تمہاری طرف سے زکوٰۃ دیدی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی
اب اگر تم منظور بھی کرو تب بھی درست نہیں اور جتنا تمہاری طرف سے دیا ہے تم
سے وصول کرلے کا حق نہیں۔ **مسئلہ** تم نے ایک شخص کو اپنی زکوٰۃ دینے کے
لئے دو روپے دیئے تو اس کو اختیار ہے چاہے کسی غریب کو دیدے یا کسی اور کے سپرد
کر دے کہ تم یہ روپیہ زکوٰۃ میں دیدینا اور نام کا بتلانا ضروری نہیں ہے کہ فلانی
کی طرف سے یہ زکوٰۃ دینا اور وہ شخص وہ روپیہ اگر اپنے کسی رشتہ دار یا ماں باپ
کو غریب دیکھ کر دیدے تو بھی درست ہے لیکن اگر وہ خود غریب ہو تو آپ ہی
لے لینا درست نہیں۔ البتہ اگر تم نے یہ کہدیا ہو جو چاہو کرو اور جسے جی چاہے دیدو
تو آپ بھی لے لینا درست ہے۔

پیداوار کی زکوٰۃ کا بیان

مسئلہ کوئی شہر کافروں کے قبضہ میں تھا وہی لوگ وہاں رہتے بستے تھے پھر
مسلمان ان پر چڑھ آئے اور لڑ کر وہ شہر ان سے چھین لیا اور وہاں دین اسلام پھیلایا
اور مسلمان بادشاہ نے کافروں سے لیکر شہر کی ساری زمین ان ہی مسلمانوں کو بانٹ دی
ایسی زمین کو شرع میں عشری کہتے ہیں اور اگر اس شہر کے رہنے والے لوگ سب کے
سب اپنی خوشی سے مسلمان ہو گئے لڑنے کی ضرورت نہیں پڑی تب بھی اس شہر کی
سب زمین عشری کہلائیگی اور عرب کے ملک کی بھی ساری زمین عشری ہے۔
مسئلہ اگر کسی کے باپ دادا سے یہی عشری زمین برابر چلی آتی ہو یا کسی ایسے مسلمان
سے خریدی جس کے پاس اسی طرح چلی آتی ہو تو ایسی زمین میں جو کچھ پیداوار ہو اس میں
بھی زکوٰۃ واجب ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ کھیت اگر سینچنا نہ پڑے فقط بارش
کے پانی سے پیداوار ہو گئی یا ندی یا دریا کے کنارے پر ترائی میں کوئی چیز بوئی اور
بے سینچے پیدا ہو گئی تو ایسے کھیت میں جتنا پیدا ہوا ہے اسکا دسواں حصہ خیرات

کر دینا واجب ہے یعنی دس من میں ایک من اور دس سیر میں ایک سیر اور اگر کھیت کو ر (یعنی چرس یا رہٹ) چلا کر یا کسی اور طریقہ سے سینچا ہے تو پیداوار کا بیسواں حصہ خیرات کرے یعنی بیس من میں ایک من اور بیس سیر میں ایک سیر اور یہی حکم ہے باغ کا ایسی زمین میں اگرچہ کتنی ہی تھوڑی چیز پیدا ہوئی ہو بہر حال یہ صدقہ خیرات کرنا واجب ہے کم اور زیادہ ہونے میں کچھ فرق نہیں ہے (شامی ص۴۹ ج ۲)

مسئلہ۔ اناج، ساگ، ترکاری، میوہ، پھل، پھول وغیرہ جو کچھ پیدا ہو سب کا یہی حکم ہے (عالمگیری) **مسئلہ**۔ عشری، زمین یا پہاڑ یا جنگل سے اگر شہد نکالا جائے تو اس میں بھی یہ صدقہ واجب ہے (شامی ص۴۸ ج ۱) **مسئلہ**۔ کسی نے اپنے گھر کے اندر کوئی درخت لگایا اور کوئی چیز ترکاری کی قسم سے یا اور کچھ بویا اور اس میں پھل آیا تو اس میں یہ صدقہ واجب نہیں ہے (عالمگیری) **مسئلہ**۔ اگر عشری زمین کوئی کافر خرید لے یا کسی اور طور پر اس کو مل جاوے تب بھی وہ عشری نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ یہ بات کہ یہ دسواں یا بیسواں حصہ کس کے ذمہ ہے یعنی زمین کے مالک پر ہے یا پیداوار کے مالک پر، اس میں عالموں کا بڑا بھاری اختلاف ہے ہم آسانی کے واسطے یہی بتلایا کرتے ہیں کہ پیداوار والے کے ذمہ ہے۔ سو اگر کھیت ٹھیکہ پر خواہ نقد پر یا غلّے پر دیا تو کسان کے ذمہ ہوگا اور کھیت بٹائی پر ہو تو زمیندار اور کسان دونوں اپنے اپنے حصہ کا دیں۔ (شامی ص۵۳ ج ۲)

جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے

مسئلہ۔ جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اتنی ہی قیمت کا سوداگری کا مال و اسباب ہو اس کو شریعت میں مالدار کہتے ہیں ایسے شخص کو زکوٰۃ کا پیسہ لینا اور کھانا بھی حلال نہیں، اسی طرح جس کے پاس اتنی ہی قیمت کا کوئی مال ہو جو سوداگری کا تو نہیں لیکن ضرورت سے زائد ہے وہ بھی مالدار ہے

ایسے شخص کو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست نہیں اگرچہ خود اس قسم کے مالدار پر زکوٰۃ بھی واجب نہیں۔ (عالمگیری ص۱۲۳ ج ۱) **مسئلہ**۔ اور جس کے پاس اتنا مال نہیں بلکہ تھوڑا سا مال ہے یا کچھ بھی نہیں یعنی ایک دن کے گذارے کے موافق بھی نہیں اس کو غریب کہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے اور ان لوگوں کو لینا بھی درست ہے
مسئلہ۔ بڑی بڑی دیگیں اور بڑے بڑے فرش فروش اور شامیانے جن کی برسوں میں ایک آدھ دفعہ کہیں شادی بیاہ میں ضرورت پڑتی ہے اور روزمرہ ضرورت نہیں ہوتی وہ ضروری اسباب میں داخل نہیں (شامی ص۱۰ ج ۲)
مسئلہ۔ رہنے کا گھر اور پہننے کے کپڑے اور کام کاج کیلئے نوکر اور گھر کی گرہستی جو اکثر کام میں رہتی ہے یہ سب ضروری اسباب ہیں اس کے ہونے سے مالدار نہیں ہوگی چاہے جتنی قیمت ہو۔ اس لئے اس کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست نہیں ہے اسی طرح پڑھے ہوئے آدمی کے پاس اس کی سمجھ اور برتاؤ کی کتابیں بھی ضروری اسباب میں داخل ہیں (ایضاً ص۱۰۱) **مسئلہ**۔ کسی کے پاس دس پانچ مکان ہیں جن کو کرایہ پر چلاتی ہے اور اس کی آمدنی سے گذر کرتی ہے یا ایک آدھ گاؤں ہے جس کی آمدنی آتی ہے۔ لیکن بال بچے اور گھر میں کھانے پینے والے لوگ اتنے زیادہ ہیں کہ اچھی طرح بسر نہیں ہوتی اور تنگی رہتی ہے اور اس کے پاس کوئی ایسا مال بھی نہیں جس میں زکوٰۃ واجب ہو تو ایسے شخص کو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔
مسئلہ۔ کسی کے پاس ہزار روپے نقد موجود ہیں۔ لیکن وہ پورے ہزار روپے یا اس سے بھی زیادہ کی قرضدار ہے تو اس کو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے اور اگر قرضہ ہزار روپے سے کم ہو تو دیکھو قرضہ دے کر کتنے روپے بچتے ہیں۔ اگر اتنے بچیں جتنے میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست نہیں اور اگر اس سے کم بچیں تو دینا درست ہے (عالمگیری) **مسئلہ**۔ ایک شخص اپنے گھر میں بڑا مالدار ہے لیکن کہیں سفر میں ایسا اتفاق ہوا کہ اس کے پاس کچھ خرچ نہیں

رہا سارا مال چوری ہو گیا یا اور کوئی وجہ ایسی ہوئی کہ اب گھر تک پہنچنے کا بھی خرچ نہیں ہے ایسے شخص کو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔ ایسے ہی اگر حاجی کے پاس راستہ میں خرچ چک گیا اور اس کے گھر میں بہت مال و دولت ہے اسکو بھی دینا درست ہے (عالمگیری) **مسئلہ**۔ زکوٰۃ کا پیسہ کسی کافر کو دینا درست نہیں مسلمان ہی کو دیوے اور زکوٰۃ اور عشر اور صدقہ فطر اور نذر اور کفارے کے سوا اور خیرات کافر کو بھی دینا درست ہے۔ (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ۔ زکوٰۃ کے پیسے سے مسجد بنوانا یا کسی لاوارث مردے کو گور و کفن کر دینا یا مردے کی طرف سے اس کا قرضہ ادا کر دینا یا کسی اور نیک کام میں لگا دینا درست نہیں جب تک کسی مستحق کو نہ دیا جائے تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی (شامی)

مسئلہ۔ اپنی زکوٰۃ کا پیسہ اپنے ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی، پر دادا جن لوگوں سے پیدا ہوئی ہے اُن کو دینا درست نہیں ہے اسی طرح اپنی اولاد اور پوتے پر پوتے نواسے وغیرہ جو لوگ اس کی اولاد میں داخل ہیں ان کو بھی دینا درست نہیں ایسے ہی بی بی اپنے میاں کو اور میاں اپنی بی بی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے (ہدایہ ج ۱)

مسئلہ۔ اِن رشتہ داروں کے سوا اور سب کو زکوٰۃ دینا درست ہے جیسے بھائی، بہن، بھتیجی، بھانجی، چچا، پھوپی، خالہ، ماموں، سوتیلی ماں، سوتیلا باپ، سالا، ساس، خسر وغیرہ سب کو دینا درست ہے (ایضاً ص ۱) **مسئلہ**۔ نابالغ لڑکے کا باپ اگر مالدار ہو تو اس کو زکوٰۃ دینا درست نہیں اور لڑکا لڑکی بالغ ہو گئے اور خود وہ مالدار نہیں اُن کا باپ مالدار ہے تو ان کو دینا درست ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۲)

مسئلہ۔ اگر چھوٹے بچے کا باپ مالدار نہیں مگر ماں مالدار ہے تو اس بچے کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے (شامی ص ۱ ج ۲) **مسئلہ**۔ سیدوں کو اور علویوں کو اسی طرح جو حضرت عباس کی یا حضرت جعفر کی یا حضرت عقیل کی یا حضرت حارث بن عبدالمطلب کی اولاد میں ہوں اُن کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست نہیں اسی طرح

صدقہ شریعت سے واجب ہو اس کا دینا بھی درست نہیں، جیسے نذر کفارہ عشر صدقہ فطر اور اس کے سوا اور کسی صدقہ وخیرات کا دینا درست ہے (ہدایہ ص۱۸۵ ج ۱) **مسئلہ** - گھر کے نوکر چاکر، خدمتگار، ماما، دائی، کھلائی وغیرہ کو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔ لیکن ان کی تنخواہ میں نہ حساب کرے بلکہ تنخواہ سے زائد بطور انعام واکرام کے دیدے اور دل میں زکوٰۃ دینے کی نیت رکھے تو درست ہے (عالمگیری ص۱۲۲ ج ۱) **مسئلہ** - جس لڑکے کو تم نے دودھ پلایا ہے اسکو اور جس نے بچپن میں تم کو دودھ پلایا ہے اس کو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے (شامی ص... ج ۲) **مسئلہ** - ایک عورت کا مہر ہزار روپے لیکن اس کا شوہر بہت غریب ہے۔ اور اگر یہ امید ہے کہ جب مانگوں گی ادا کردے گا کچھ تامل نہ کرے گا تو ایسی عورت کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست نہیں (ایضاً) **مسئلہ** - ایک شخص کو مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دیدی۔ پھر معلوم ہوا کہ وہ تو مالدار ہے یا سید ہے یا اندھیاری رات میں کسی کو دے دیا۔ پھر معلوم ہوا کہ وہ تو میری ماں تھی یا میری لڑکی تھی یا کوئی ایسی رشتہ دار ہے جس کو زکوٰۃ دینا درست نہیں تو ان سب صورتوں میں زکوٰۃ ادا ہو گئی۔ دوبارہ ادا کرنا واجب نہیں۔ لیکن اگر لینے والے کو معلوم ہو جائے کہ یہ زکوٰۃ کا پیسہ ہے اور میں زکوٰۃ لینے کا مستحق نہیں ہوں تو نہ لیوے اور پھیر دیوے اور اگر دینے کے بعد معلوم ہو کہ جس کو دیا ہے وہ کافر ہے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی۔ پھر ادا کرے۔ (شامی ص۱۸۱ ج ۲ - ہدایہ) **مسئلہ** - اگر کسی پر شبہ ہو کہ معلوم نہیں مالدار ہے یا محتاج ہے تو جب تک تحقیق نہ ہو جاوے اسکو زکوٰۃ نہ دیوے اگر بے تحقیق کئے دیدی تو دیکھو دل زیادہ کدھر جاتا ہے اگر دل یہ گواہی دیتا ہے کہ وہ فقیر ہے تو زکوٰۃ ادا ہوگئی اور اگر دل یہ کہے کہ وہ مالدار ہے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی پھر سے دیوے لیکن اگر دینے کے بعد معلوم ہو جائے کہ وہ غریب ہی ہے تو پھر سے نہ دے زکوٰۃ ادا ہو گئی (شامی ص۱۰۱ ج ۲) **مسئلہ** - زکوٰۃ دینے میں اور زکوٰۃ کے سوا اور صدقہ خیرات

میں سب سے زیادہ اپنے رشتے ناتے کے لوگوں کا خیال رکھو کہ پہلے ان ہی لوگوں کو دو۔ لیکن ان کو یہ نہ بتاؤ کہ یہ صدقہ اور خیرات کی چیز ہے تاکہ وہ برا نہ مانیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ قرابت داروں کو خیرات دینے سے دہرا ثواب ملتا ہے۔ ایک تو خیرات کا دوسرے اپنے عزیزوں کے ساتھ سلوک و احسان کرنے کا پھر جو کچھ ان سے بچے وہ اور لوگوں کو دو۔ **مسئلہ**۔ ایک شہر کی زکوٰۃ دوسرے شہر میں بھیجنا مکروہ ہے ہاں اگر دوسرے شہر میں اسکے رشتہ دار رہتے ہیں ان کو بھیج دیا۔ یہاں والوں کے اعتبار سے وہاں کے لوگ زیادہ محتاج ہیں یا وہ لوگ دین کے کام میں لگے ہیں ان کو بھیج دیا تو مکروہ نہیں کہ طالب علموں اور دیندار عالموں کو دینا بڑا ثواب ہے۔ (عالمگیری ص ۱۲۲ ج ۱)

صدقہ فطر کا بیان

مسئلہ۔ جو مسلمان اتنا مالدار ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہو یا اس پر زکوٰۃ تو واجب نہیں لیکن ضروری اسباب سے زائد اتنی قیمت کا مال و اسباب ہے جتنی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس پر عید کے دن صدقہ دینا واجب ہے۔ چاہے وہ سوداگری کا مال ہو یا سوداگری کا نہ ہو اور چاہے سال پورا گذر چکا ہو یا نہ گذرا ہو اور اس صدقہ کو شرع میں صدقہ فطر کہتے ہیں (مراقی ص ۲۵۱)

مسئلہ۔ کسی کے پاس رہنے کا بڑا بھاری گھر ہے کہ اگر بیچا جائے تو ہزار پانچسو کا بکے اور پہننے کے قیمتی کپڑے ہیں مگر ان میں گوٹہ لچکا نہیں اور خدمت کیلئے دو چار خدمتگار ہیں گھر میں ہزار پانچسو کا ضروری اسباب بھی ہے۔ مگر زیور نہیں اور وہ سب کام میں آیا کرتا ہے یا کچھ اسباب ضرورت سے زیادہ بھی ہے اور کچھ گوٹہ لچکا اور زیور بھی ہے لیکن وہ اتنا نہیں کہ جتنے پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو ایسے پر صدقہ فطر واجب نہیں ہے۔ (ایضاً)

مسئلہ۔ کسی کے دو گھر ہیں ایک میں خود رہتا ہے اور ایک خالی پڑا ہے یا کرایہ پر دے دیا ہے تو یہ دوسرا مکان ضرورت سے زائد ہے اگر اس کی قیمت اتنی ہو جتنی پر کہ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے اور ایسے کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا بھی جائز نہیں البتہ اگر اسی پر اس کا گذارہ ہو تو یہ مکان بھی ضروری اسباب میں داخل ہو جائے گا اور اس پر صدقہ فطر واجب نہ ہوگا۔ اور زکوٰۃ کا پیسہ لینا اور دینا بھی درست ہوگا۔ خلاصہ یہ ہوا کہ جس کو زکوٰۃ اور صدقہ کا پیسہ لینا درست ہے اس پر صدقۂ فطر واجب نہیں اور جسکو صدقہ اور زکوٰۃ کا لینا درست نہیں اس پر صدقہ واجب ہے۔ (شامی)

مسئلہ۔ کسی کے پاس ضروری اسباب سے زائد مال و اسباب ہے لیکن وہ قرضدار بھی ہے تو قرضہ مجرا کر کے دیکھو کیا بچتا ہے اگر اتنی قیمت کا اسباب بچ رہے جتنے میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو صدقہ فطر واجب ہے اور اگر اس کم بچے تو واجب نہیں۔ مسئلہ۔ عید کے دن جس وقت فجر کا وقت آتا ہے اسیوقت یہ صدقہ واجب ہوتا ہے۔ تو اگر کوئی فجر کا وقت آنے سے پہلے ہی مر گیا اس پر صدقہ فطر واجب نہیں اس کے مال میں سے نہ دیا جاوے گا (عالمگیری ص۲۳ ج ۱)

مسئلہ۔ بہتر یہ ہے کہ جس وقت مرد نماز کیلئے عیدگاہ میں جائیں اس سے پہلے ہی صدقہ دیدے۔ اگر پہلے نہ دیا تو خیر بعد میں سہی۔ (ایضاً ص۲۴ ج ۱)

مسئلہ۔ کسی نے صدقہ فطر عید کے دن سے پہلے ہی رمضان میں دیدیا تب بھی ادا ہو گیا۔ اب دوبارہ دینا واجب نہیں (شامی ص۲۵ ج ۲)

مسئلہ۔ اگر کسی نے عید کے دن صدقہ فطر نہ دیا تو معاف نہیں ہوا۔ اب کسی دن دے دینا چاہیئے۔

مسئلہ۔ صدقہ فطر فقط اپنی طرف سے واجب ہے کسی اور کی طرف سے ادا کرنا واجب نہیں اور نہ بچوں کی طرف سے واجب ہے نہ شوہر کی طرف سے نہ کسی اور

کیطرف سے، یہ عورتوں کا حکم ہے اور مرد پہ نابالغ بچوں کی طرف سے صدقۂ فطر دینا واجب ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ۔ اگر چھوٹے بچے کے پاس اتنا مال ہو جتنے کہ ہونے سے صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے۔ جیسے اس کا کوئی رشتے دار مر گیا ہو اس کے مال سے اس بچے کو حصّہ ملا یا کسی اور طرح سے بچے کو مال مل گیا تو اس بچے کے مال میں سے صدقۂ فطر ادا کرے لیکن اگر وہ بچہ عید کے دن صبح ہونے کے بعد پیدا ہوا اس کی طرف سے صدقۂ فطر واجب نہیں ہے (عالمگیری ص۱۲۳)

مسئلہ۔ جس نے کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھے اس پر بھی یہ صدقہ واجب ہے۔ دونوں میں کچھ فرق نہیں (عالمگیری ص۱۲۴ ج۱)

مسئلہ۔ صدقہ فطر میں گیہوں یا گیہوں کا آٹا یا گیہوں کے ستو دیوے تو اسّی روپے کے سیر یعنی انگریزی تول سے آدھی چھٹانک اوپر پونے دو سیر یا کچھ اور زیادہ دیدینا چاہیئے۔ کیونکہ زیادہ ہونے میں کچھ حرج نہیں ہے بلکہ بہتر ہے اور اگر جو یا جو کا آٹا دیوے تو چاہیئے کہ دونا دیوے (ہدایہ ص۱۹۲ ج۱)

مسئلہ۔ اگر گیہوں اور جو کے سوا کوئی اور اناج دیا۔ جیسے چنا، جوار تو اتنا دیوے کہ اس کی قیمت اتنے گیہوں یا اتنے جو کے برابر ہو جاوے جتنے اوپر بیان ہوئے ہیں۔ (ایضاً)

مسئلہ۔ اگر گیہوں یا جو نہیں دیئے بلکہ اتنے گیہوں اور جو کی قیمت دیدی تو یہ سب سے بہتر ہے (عالمگیری ص۱۲۳ ج۱) **مسئلہ۔** ایک آدمی کا صدقۂ فطر ایک ہی فقیر کو دیدے یا تھوڑا تھوڑا کر کے کئی فقیروں کو دیدے دونوں باتیں جائز ہیں (شامی ص۱۲۸ ج۱) **مسئلہ۔** اگر کئی آدمیوں کا صدقۂ فطر ایک ہی فقیر کو دے دیا یہ بھی درست ہے۔ **مسئلہ۔** صدقۂ فطر کے مستحق وہی لوگ ہیں جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں ان ہی لوگوں کو صدقہ لینا چاہیئے۔ (شامی ص۱۲۷)

قربانی کا بیان

مسئلہ قربانی کرنے کا بڑا ثواب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قربانی کے دنوں میں قربانی سے زیادہ کوئی چیز اللہ کو پسند نہیں ان دنوں میں یہ نیک کام سب نیکیوں سے بڑھ کر ہے اور قربانی کرتے وقت خون کا جو قطرہ زمین پر گرتا ہے تو زمین تک پہنچنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے پاس مقبول ہو جاتا ہے تو خوب خوشی سے اور خوب دل کھول کر قربانی کیا کرو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قربانی کے بدن پر جتنے بال ہوتے ہیں ہر ہر بال کے بدلے میں ایک ایک نیکی لکھی جاتی ہے سبحان اللہ بھلا سوچو تو کہ اس سے بڑھ کر اور کیا ثواب ہوگا کہ ایک قربانی کرنے سے ہزاروں لاکھوں نیکیاں مل جاتی ہیں۔ بھیڑی کے بدن پر جتنے بال ہوتے ہیں اگر کوئی صبح سے شام تک گنے تب بھی نہ گن سکے پس سوچو تو کتنی نیکیاں ہوئیں۔ بڑی دینداری کی بات تو یہ ہے کہ کسی پر قربانی کرنا واجب بھی نہ ہو تب بھی اتنے بے حساب ثواب کے لالچ سے قربانی کر دینا چاہیئے کہ جب یہ دن چلے جاوینگے تو یہ دولت کہاں نصیب ہوگی اور اتنی آسانی سے اتنی نیکیاں کیسے کما سکے گی اور اگر اللہ نے مالدار اور امیر بنایا ہو تو مناسب ہے کہ جہاں اپنی طرف سے قربانی کرے تو جو رشتہ دار مر گئے ہیں جیسے ماں باپ وغیرہ اُن کی طرف سے بھی قربانی کر دے تاکہ اُن کی روح کو اتنا بڑا ثواب پہنچ جائے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آپ کی بیبیوں کی طرف سے اپنے پیر وغیرہ کی طرف سے کر دے اور نہیں تو کم سے کم اتنا ضرور کرے کہ اپنی طرف سے قربانی کرے۔ کیونکہ مالدار پر تو واجب ہے جسکے پاس مال و دولت سب کچھ موجود ہے اور قربانی کرنا اُس پر واجب ہے اور پھر بھی اُس نے قربانی نہ کی تو اس سے بڑھ کر بد نصیب اور محروم کون ہوگا اور گناہ رہا سو الگ۔ جب قربانی کا جانور قبلہ رُخ لٹا دے تو پہلے یہ دعا پڑھے اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ پھر بسم اللہ اکبر کہہ کے ذبح کرے اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ (مشکوٰۃ شریف)

مسئلہ جس پر صدقۂ فطر واجب ہے اس پر بقر عید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے اور اگر اتنا مال نہ ہو جتنے کے ہونے سے صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں لیکن پھر بھی کردیوے تو بہت ثواب پاوے (شامی ص۱۲۰)

مسئلہ ۔مسافر پر قربانی کرنا واجب نہیں (ہدایہ ص۴۲۲ ج۴)

مسئلہ ۔بقر عید کی دسویں تاریخ سے لیکر بارہویں تاریخ کی شام تک قربانی کا وقت ہے چاہے جس دن قربانی کرے ۔لیکن قربانی کرنے کا سب سے بہتر دن بقرعید کا دن ہے۔ پھر گیارھویں تاریخ پھر بارھویں تاریخ (عالمگیری ص۱۹۰ ج۶)

مسئلہ ۔بقرعید کی نماز ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں ہے ۔جب لوگ نماز پڑھ چکیں تب کرے البتہ اگر کوئی کسی دیہات اور گاؤں میں رہتا ہو تو وہاں فجر کی نماز کے بعد بھی قربانی کرنا درست ہے شہر اور قصبہ کے رہنے والے نماز کے بعد کریں۔

مسئلہ ۔اگر کوئی شہر کی رہنے والی اپنی قربانی کا جانور کسی گاؤں میں بھیجدیوے تو اس کی قربانی نماز سے پہلے بھی درست ہے اگرچہ وہ خود شہر ہی میں موجود ہے لیکن جب قربانی دیہات میں بھیجدی تو نماز سے پہلے قربانی کرنا درست ہوگیا۔ ذبح ہوجانیکے بعد اسکو منگوالے اور گوشت کھاوے (ہدایہ ص۴۲۲ ج۴)

مسئلہ ۔بارہویں تاریخ کے سورج ڈوبنے سے پہلے قربانی کرنا درست ہے جب سورج ڈوب گیا تو اب قربانی کرنا درست نہیں ہے ۔

مسئلہ۔ دسویں سے بارھویں تک جب جی چاہے قربانی کرے چاہے دن میں چاہے رات میں لیکن رات میں ذبح کرنا بہتر نہیں کہ شاید کوئی رگ نہ کٹے اور قربانی درست نہ ہو (عالمگیری ص۱۹۸ ج ۶)

مسئلہ۔ دسویں گیارھویں تاریخ کو سفر میں تھی پھر بارھویں تاریخ کو سورج ڈوبنے سے پہلے گھر پہنچ گئی یا پندرہ دن کہیں ٹھہرنے کی نیت کرلی تو اب قربانی کرنا واجب ہوگیا اسی طرح اگر پہلے اتنا مال نہ تھا اسلئے قربانی واجب تھی پھر بارھویں تاریخ کے سورج ڈوبنے سے پہلے کہیں سے مال مل گیا تو قربانی کرنا واجب ہے۔

مسئلہ اپنی قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے اگر خود ذبح کرنا نہ جانتی ہو تو کسی اور سے ذبح کروالے اور ذبح کے وقت وہاں جانور کے سامنے کھڑی ہو جانا بہتر ہے اور اگر ایسی جگہ ہے کہ پردے کی وجہ سے سامنے نہیں کھڑی ہو سکتی تو کچھ حرج نہیں اس میں کچھ حرج نہیں ہے (عالمگیری ص۲۰۱ ج ۶)

مسئلہ قربانی کرتے وقت زبان سے نیت کرنا اور دعا پڑھنا ضروری نہیں ہے اگر دل میں خیال کرلیا کہ میں قربانی کرتی ہوں اور زبان سے کچھ نہیں پڑھا فقط بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کردیا تو بھی قربانی درست ہوگئی لیکن اگر یاد ہو تو دعا پڑھنا درست ہے

مسئلہ قربانی فقط اپنی طرف سے کرنا واجب ہے اولاد کی طرف سے واجب نہیں بلکہ اگر نابالغ اولاد مالدار بھی ہو تب بھی اسکی طرف سے کرنا واجب نہیں۔ نہ اپنے طرف سے نہ اس کے مال سے اگر کسی نے اسکی طرف سے قربانی کردی تو نفل ہوگئی لیکن اپنے ہی مال میں سے ہرگز نہ کرے۔ (عالمگیری ص۱۹۵ ج ۶) مسئلہ بکری۔ بکرا۔ بھیڑ دنبہ، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی، اتنے ان سب جانوروں کی قربانی درست ہے اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں (ایضاً) مسئلہ گائے بھینس۔ اونٹ میں اگر سات آدمی شریک ہوکر قربانی کریں تو بھی درست ہے لیکن شرط یہ ہے کہ کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہوگا تو کسی کی قربانی درست نہ ہوگی نہ اس کی جس کا پورا

حصّہ ہے نہ اسکی جس کا ساتویں سے کم ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر گائے میں سات آدمیوں سے کم شریک ہوئے جیسے پانچ آدمی شریک ہوئے یا چھ آدمی اور سب برابر کے شریک ہیں تب بھی قربانی درست ہے اور اگر آٹھ آدمی شریک ہو گئے تو کسی کی قربانی صحیح نہیں ہوئی۔ (شامی صفحہ ج ۵) مسئلہ قربانی کیلئے کسی نے گائے خریدتے وقت یہ نیت کی کہ اگر کوئی اور مل گیا تو اس کو بھی اس گائے میں شریک کر لینگے اور ساجھے میں قربانی کر لینگے اسکے بعد کچھ اور لوگ گائے میں شریک ہو گئے تو یہ درست ہے اور اگر خریدتے وقت اس کی نیت شریک کرنے کی نہ تھی بلکہ پوری گائے اپنی طرف سے قربانی کرنیکا ارادہ تھا اب اس میں کسی اور کا شریک کرنا بہتر تو نہیں ہے لیکن اگر کسی کو شریک کر لیا تو دیکھنا چاہیئے کہ جس نے شریک کیا ہے وہ امیر ہے کہ اسپر قربانی واجب ہے یا غریب ہے کہ جس پر قربانی واجب نہیں اگر امیر ہے تو درست ہے غریب پر نہیں۔ مسئلہ۔ اگر قربانی کا جانور کہیں گم ہو گیا اس لئے دوسرا خریدا پھر وہ پہلا بھی مل گیا تو اگر امیر آدمی کو ایسا اتفاق ہوا ہے تو دونوں جانوروں کی قربانی اس پر واجب ہے (ہدایہ) مسئلہ۔ سات آدمی گائے میں شریک ہوئے تو گوشت بانٹتے وقت اٹکل سے نہ بانٹیں نہیں تو اگر کوئی حصہ کم زیادہ رہیگا سود ہو جاویگا البتہ اگر گوشت کے ساتھ کلہ پائے اور کھال کو بھی شریک کر لیا تو جس طرف کلہ پائے یا کھال ہو اسطرف اگر گوشت کم ہے تو درست ہے چاہے جتنا کم ہو۔ جس طرف گوشت زیادہ تھا اس طرف کلہ پائے شریک کئے تو بھی سود ہو گیا اور گناہ ہوا (شامی صفحہ ج ۵) مسئلہ۔ بکری سال بھر سے کم کی درست نہیں اور گائے بھینس دو برس سے کم کی درست نہیں اور اونٹ پانچ برس سے کم کا درست نہیں اور دنبہ یا بھیڑ اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو اور سال بھر والے بھیڑ دنبوں میں اگر چھوڑ دو تو کچھ فرق نہ معلوم ہو تو ایسے وقت چھ مہینے کے دنبہ اور بھیڑ کی قربانی بھی درست ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو سال بھر کا ہونا چاہیئے (شامی ج ۵) مسئلہ جو جانور اندھا یا کانا ہو یا ایک کی تہائی روشنی یا اس سے زیادہ

جاتی رہی ہو تو اس جانور کی قربانی درست نہیں۔ **مسئلہ** جو جانور اتنا لنگڑا ہے کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہے چوتھا پاؤں رکھا ہی نہیں جاتا ہے یا چوتھا پاؤں رکھتا ہے لیکن اس سے چل نہیں سکتا اسکی بھی قربانی درست نہیں اور اگر چلنے وقت وہ پاؤں ٹیک کر چلتا ہے اور چلنے میں اس سے سہارا لگتا ہے۔ لیکن لنگڑا کر چلتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے (شامی ص ۲۱۶ ج ۵) **مسئلہ** اتنا دبلا بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو اس کی قربانی درست نہیں ہے اور اگر اتنا دبلا نہ ہو تو دبلے ہونے سے کچھ حرج نہیں اس کی قربانی درست ہے۔ لیکن موٹے تازے جانور کی قربانی کرنا زیادہ درست ہے (عالمگیری) **مسئلہ** جس جانور کے دانت بالکل نہوں اس کی قربانی درست نہیں اور اگر کچھ دانت گر گئے ہیں ان سے زیادہ باقی ہیں تو اسکی قربانی درست ہے (شامی ص ۲۱۴) **مسئلہ** جس جانور کے پیدائش ہی سے کان نہیں ہیں اس کی بھی قربانی درست نہیں ہے اور کان تو ہیں لیکن بالکل ذرا ذرا سے چھوٹے ہیں تو اس کی قربانی درست ہے (عالمگیری) **مسئلہ** جس جانور کے پیدائش ہی سے سینگ نہیں یا سینگ تو تھے لیکن ٹوٹ گئے تو اس کی قربانی درست ہے البتہ اگر بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں تو قربانی درست نہیں (شامی ص ۲۱۵ ج ۵) **مسئلہ** خصی یعنی بدھیا بکرے اور مینڈھے کی بھی قربانی درست ہے جس جانور کے خارش (کھجلی) ہو اس کی بھی قربانی درست ہے البتہ اگر خارش کی وجہ سے بالکل لاغر ہو گیا ہو تو درست نہیں **مسئلہ** اگر جانور قربانی کیلئے خرید لیا تب کوئی ایسا عیب پیدا ہو گیا جس سے قربانی درست نہیں تو اس کے بدلے دوسرا جانور خرید کر قربانی کرے ہاں اگر غریب آدمی ہو جس پر قربانی کرنا واجب نہیں تو اس کے واسطے درست ہے کہ وہی جانور قربانی کر دے (ایضاً ص ۲۱۷ ج ۵) **مسئلہ** قربانی کا گوشت آپ کھائے اور اپنے رشتہ دار یا چاہے لوگوں کو دیدے اور غریبوں اور محتاجوں کو خیرات کرے خیرات بھی قربانی سے کم نہ کرے لیکن اگر کسی نے تھوڑا ہی گوشت خیرات کیا

تو بھی گناہ نہیں ہے (شامی ص۲۲۲ ج ۵) **مسئلہ** قربانی کی کھال یا تو یونہی خیرات کر دے یا بیچ کر اس کی قیمت خیرات کر دے اور اگر بکری تحریدی تو وہی بکری بعینہٖ خیرات کر دے (شامی) **مسئلہ** جس نے قربانی کرنے کی منت مانی پھر وہ کام پورا ہو گیا جس کے واسطے منت مانی تھی تو اب قربانی کرنا واجب ہے چاہے مالدار ہو یا نہ ہو اور منت کی قربانی سب گوشت فقیروں کو خیرات کر دے نہ آپ کھاوے نہ امیروں کو دیوے۔ جتنا آپ کھایا ہو یا امیروں کو دیا ہو اتنا پھر خیرات کرنا پڑے گا (درمختار ص۲۱۲ ج ۱) **مسئلہ** اگر اپنی خوشی سے کسی مردے کو ثواب پہنچانے کیلئے قربانی کرے تو اس کے گوشت میں سے خود کھانا کھلانا، بانٹنا سب درست ہے جس طرح اپنی قربانی کا حکم ہے اسی طرح اسکا (شامی ص۲۲۲ ج ۵) **مسئلہ** لیکن اگر کوئی مرنے وصیت کر گیا ہو کہ میرے ترکہ میں سے میری طرف سے قربانی کی جائے اور اُسکی وصیت پر اسی کے مال سے قربانی کی گئی تو اس قربانی کے تمام گوشت وغیرہ کا خیرات کرنا واجب ہے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص یہاں موجود نہیں اور دوسرے شخص نے اس کی طرف سے بغیر اسکے کہے قربانی کر دی تو یہ قربانی صحیح نہیں ہوئی اور اگر کسی جانور میں کسی غائب کا حصہ بغیر اس کے کہے تجویز کیا اور حصہ داروں کی قربانی بھی صحیح نہ ہوگی **مسئلہ** اگر کوئی جانور کسی کو حصہ پر دیا ہے تو یہ جانور اس پرورش کرنیوالے کی ملکیت نہیں ہوا بلکہ اصل مالک کا ہی ہے اس لیے اگر کسی نے اس پالنے والے سے خرید کر قربانی نہیں ہوئی اگر ایسا جانور خریدنا ہو تو اصلی مالک سے جس نے حصہ پر دیا ہے خرید لیں **مسئلہ**۔ اگر ایک جانور میں کئی آدمی شریک ہیں اور سب گوشت کو آپس میں تقسیم نہیں کرتے بلکہ یکجا ہی فقراء و احباب کو تقسیم کرنا یا پکا کر کھلانا چاہیں تو یہ بھی جائز ہے اگر تقسیم کرینگے تو اس میں برابری ضروری ہے۔
مسئلہ۔ قربانی کی کھالوں کی قیمت کسی اُجرت میں دینا جائز نہیں کیونکہ اس کا خیرات کرنا ضروری ہے **مسئلہ**۔ قربانی کا گوشت کافر کو بھی دینا جائز ہے بشرطیکہ اُجرت میں نہ دیا جائے **مسئلہ**۔ اگر کوئی جانور گابھن ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ پھر اگر بچہ زندہ نکلے تو اس کو ذبح کر دو۔ (شامی ص۲۱۵ ج ۵)

عقیقے کا بیان

مسئلہ۔ جس کے کوئی لڑکا یا لڑکی پیدا ہو تو بہتر ہے کہ ساتویں دن اس کا نام رکھدے اور عقیقہ کر دے عقیقہ کر دینے سے ابلائیں دور ہو جاتی ہے اور آفتوں سے حفاظت رہتی ہے۔ مسئلہ عقیقہ کا طریقہ یہ ہے کہ اگر لڑکا ہو تو دو بکری یا دو بھیڑ اور لڑکی ہو تو ایک بکری یا ایک بھیڑ ذبح کرے یا قربانی کی گائے میں لڑکے کے واسطے دو حصے اور لڑکی کے واسطے ایک حصہ لیوے اور سر کے بال منڈوا دیوے اور بالوں کے برابر چاندی یا سونا تول کر خیرات کر دے اور لڑکے کے سر میں زعفران لگادے۔
مسئلہ۔ اگر ساتویں دن عقیقہ نہ کرے تو جب کرے تو ساتویں دن ہونے کا خیال بہتر ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس دن لڑکا پیدا ہوا اس سے ایک دن پہلے عقیقہ کرے۔ یعنی اگر جمعرات کو پیدا ہوا تو بدھ کو کرے حساب سے ساتواں دن پڑے گا۔
مسئلہ۔ یہ جو دستور ہے کہ جس وقت لڑکے کے سر پر استرہ رکھا جاوے اور نائی سر مونڈنا شروع کرے فوراً اسی وقت بکری ذبح ہو یہ محض مہمل رسم ہے شریعت میں جائز ہے کہ چاہے سر مونڈنے سے پہلے یا بعد میں ذبح کرے مسئلہ جس جانور کی قربانی جائز نہیں اسکا عقیقہ بھی درست نہیں مسئلہ۔ عقیقہ کا گوشت چاہے کچا تقسیم کرے چاہے پکا کر کے بانٹے چاہے دعوت کر کے کھلائے سب درست ہے۔ مسئلہ۔ عقیقے کا گوشت باپ دادا دادی۔ نانی نانا وغیرہ سب کو کھانا درست ہے مسئلہ۔ کسی کو زیادہ توفیق نہیں اس لیے اس نے لڑکے کی طرف سے ایک ہی بکرے کا عقیقہ کیا تو اس کا بھی کچھ حرج نہیں جائز ہے اور اگر بالکل ہی عقیقہ نہ کرے تو بھی حرج نہیں ۔ الیفاً

حج کا بیان

مسئلہ۔ جس شخص کے پاس ضرورت سے زائد اتنا خرچ ہو کہ سواری پر متوسط

گذران سے کھاتا پیتا جاوے اور حج کر کے چلا آوے اس کے ذمہ حج فرض ہو جاتا ہے اور حج کی بڑی بزرگی آئی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو حج گناہوں اور خرابیوں سے پاک ہو اسکا بدلہ بجز بہشت کے کچھ نہیں (جمع الفوائد)
اسی طرح عمرہ کرنے پر بھی بڑے ثواب کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حج اور عمرہ دونوں گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے اور جس کے ذمہ حج فرض ہو اور وہ نہ کرے اس کیلئے بڑی دھمکی آئی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جسکے پاس کھانے پینے اور سواری کا اتنا سامان ہو جس سے وہ بیت اللہ شریف تک جاسکے اور پھر حج نہ کرے تو کچھ عجب نہیں کہ وہ یہودی ہو کے مرے یا نصرانی ہو کے مرے (مشکوٰۃ شریف) اور یہ بھی فرمایا کہ حج کا ترک کرنا اسلام کا طریقہ نہیں ہے۔ عمر بھر میں ایک دفعہ حج کرنا فرض ہے۔ اگر کئی حج کئے تو ایک فرض ہوا اور سب نفل ہیں اور ان کا بھی بہت بڑا ثواب ہے ہدایہ ۲۱۳ ج ۱
مسئلہ۔ جوانی سے پہلے لڑکپن میں اگر کوئی حج کیا ہے اسکا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ اگر مالدار ہے تو جوان ہونے کے بعد پھر حج کرنا فرض ہے اور جو لڑکپن میں کیا ہے وہ نفل ہے۔
مسئلہ۔ اندھی پر حج فرض نہیں چاہے کتنی مالدار ہو (شامی صفحہ ۲۲۰ ج ۲)
مسئلہ۔ جب کسی پر حج فرض ہو گیا تو فوراً اسی سال حج کرنا واجب ہے بلا عذر دیر کرنا اور یہ خیال کرنا کہ ابھی عمر پڑی ہے پھر کسی سال حج کر لینگے درست نہیں (ہدایہ صفحہ ۲۱۲ ج ۱)
مسئلہ۔ حج کرنے کیلئے راستہ میں اپنے شوہر کا یا کسی محرم کا ساتھ ہونا بھی ضروری ہے البتہ اگر مکے سے اتنے دور رہتی ہے کہ اس کے گھر سے مکہ تک تین منزل نہ ہو تو بے شوہر اور محرم کے ساتھ ہوئے بغیر بھی جانا درست ہے (ہدایہ صفحہ ۲۱۵ ج ۱) مسئلہ۔ اگر وہ محرم نابالغ ہو یا ایسا بددین ہو کہ ماں بہن وغیرہ کو بھی اس پر اطمینان نہیں تو اس کے ساتھ جانا درست نہیں (ہدایہ صفحہ ۲۱۴ ج ۱) مسئلہ۔ جب کوئی محرم قابل اطمینان ملجائے تو اب حج کو جانے سے شوہر کا روکنا درست نہیں اور اگر شوہر روکے بھی تو اس کی

نہ مانے چلی جائے (ہدایہ صفحہ ۱۵ ج ۱) **مسئلہ** جو لڑکی ابھی جوان نہیں ہوئی لیکن جوانی کے قریب ہو چکی ہے اسکو بھی بغیر شرعی محرم کے جانا درست نہیں (ہدایہ صفحہ ۲۱۵ ج ۱) جو محرم اُس کو حج کرانے کیلئے لے جاوے اُسکا سارا خرچ اُس پر واجب ہے **مسئلہ** اگر ساری عمر ایسا محرم نہ ملا جسکے ساتھ سفر کرے تو حج نہ کرنیکا گناہ نہ ہوگا لیکن مرتے وقت یہ وصیت کر جانا واجب ہے کہ میری طرف سے حج کرا دینا مرنیکے بعد اسکے وارث اسکے مال میں سے کسی آدمی کو خرچ دیکر بھیجیں کہ وہ جا کر مردے کی طرف سے حج کرآئے اس سے اسکے ذمہ کا حج اُتر جاوے گا اور اس حج کو جو دوسرے کی طرف سے کیا جاتا ہے حج بدل کہتے ہیں (شامی صفحہ ۲۲۳ ج ۱) **مسئلہ** اگر کسی کے ذمے حج فرض تھا اور اس نے سستی سے دیر کر دی۔ پھر وہ اندھی ہوگئی یا ایسی بیمار ہوگئی کہ سفر کے قابل نہیں رہی تو اس کو بھی حج بدل کی وصیت کر جانا چاہیئے۔ (عالمگیری صفحہ ۲۲۴ ج ۱) **مسئلہ** اگر وہ اتنا مال چھوڑ کر مری کہ قرض وغیرہ دیکر تہائی مال میں سے حج بدل کرا سکتے ہیں تب تو وارث پر اس کی وصیت کا پورا کرنا واجب ہے اور اگر مال تھوڑا ہے کہ ایک تہائی میں حج بدل نہیں ہو سکتا تو اس کا ولی حج نہ کراوے ہاں اگر ایسا کرے کہ تہائی مال مردے کا دیوے اور جتنا زیادہ لگے وہ خود دیوے تو حج بدل کرا سکتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ مردے کا تہائی مال سے زیادہ نہ دیوے۔ اگر اسکے سب وارث بخوشی راضی ہو جاویں کہ ہم اپنا حصہ نہ لیوینگے تم حج بدل کرا دو تو تہائی مال سے زیادہ لینا بھی درست ہے لیکن نابالغ وارثوں کی اجازت کا شرع میں کوئی اعتبار نہیں (عالمگیری) **مسئلہ**۔ اگر وہ حج بدل کی وصیت کر کے مر گئی اور مال کم تھا اس لئے تہائی مال میں حج بدل نہ ہو سکا اور تہائی سے زیادہ لگانے کو وارثوں نے خوشی سے منظور نہ کیا اسلئے حج نہیں کرایا گیا تو اس پر گناہ نہیں۔ (در مختار) **مسئلہ**۔ سب وصیتوں کا یہی حکم ہے سو اگر کسی کے ذمہ بہت روزے یا نمازیں قضا باقی ہیں یا زکوٰۃ باقی تھی اور وصیت کر کے مر گئی تو فقط تہائی مال سے زیادہ بغیر وارثوں کے ولی رضا مندی کے لگانا جائز نہیں ہے۔ یہ بیان پہلے بھی آچکا ہے (عالمگیری)

مسئلہ۔ بغیر وصیت کئے اسکے مال میں سے حج بدل کرانا درست نہیں۔ ہاں اگر سب وارث خوشی سے منظور کرلیں تو جائز ہے مگر نابالغ کی اجازت کا کچھ اعتبار نہیں (شامی ص ۲۲۹ ج ۲) مسئلہ۔ اگر یہ عورت عدت میں تھی تو عدت کو چھوڑ کر حج میں جانا درست نہیں ہے (عالمگیری ص ۱۴۰ ج ۱) مسئلہ۔ جس کے پاس مکہ کی آمد و رفت کے لائق خرچ ہو اور مدینہ کا خرچ نہ ہو اُسکے ذمہ حج فرض ہوگا۔ بعضے آدمی سمجھتے ہیں کہ جبتک مدینہ کا بھی خرچ نہ ہو جانا فرض نہیں یہ بالکل غلط خیال ہے (معلم الحجاج۔ عالمگیری ص ۱۴ ج ۱) مسئلہ احرام میں عورت کو منہ ڈھانکنے میں مُنہ سے کپڑا لگانا درست نہیں آجکل اس کام کیلئے ایک جالی دار پنکھا بکتا ہے اسکو چہرے سے باندھ لیا جاوے اور آنکھوں کے روبرو جالی رہے ان پر برقعہ پڑا رہے یہ درست ہے (غنیۃ الناسک ص ۴۹) مسئلہ باقی مسئلے حج کے بدوں کئے نہ سمجھ میں آسکتے ہیں نہ یاد رہ سکتے ہیں اور جب حج کو جاسکتے ہیں تو وہاں معلم لوگ سب تبلا دیتے ہیں زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

زیارت مدینہ کا بیان

اگر گنجائش ہو تو حج کے بعد یا حج سے پہلے مدینہ منورہ حاضر ہو کر جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک اور مسجد نبوی کی زیارت سے برکت حاصل کرے اسکی نسبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی اسکو وہی برکت ملے گی جیسے میری زندگی میں کسی نے میری زیارت کی۔ (مشکوٰۃ ص ۲۴۱) اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص خالی حج کریگا اور میری زیارت کو نہ آویگا وہ میرے ساتھ بڑی بے مروتی برتے گا (مراقی الفلاح ص ۴۰۵) اور اس مسجد کے حق میں آپنے فرمایا کہ جو شخص اس میں ایک نماز پڑھے اُسکو پچاس ہزار نماز کے برابر ثواب ملے گا۔ مشکوٰۃ ص ۷۲ اللہ ہم سب کو یہ دولت نصیب کرے اور نیک کاموں کی توفیق عطا فرمائے۔

منّت ماننے کا بیان

مسئلہ۔ کسی کام کے پورا ہونے کے لئے منت مانی پھر وہ کام پورا ہو گیا جس واسطے منت مانی تھی اب منت کا پورا کرنا واجب ہو گیا اگر منت پوری نہ کرے گی تو بہت گناہ ہوگا۔ لیکن اگر کوئی واہیات منت ہو جس کا شرع میں کچھ اعتبار نہیں اس کا پورا کرنا واجب نہیں جیسا کہ ہم آگے بیان کرتے ہیں (قرآن شریف سورۂ حج) مسئلہ کسی نے کہا یا اللہ اگر میرا فلانا کام ہو جائے تو پانچ روزے رکھونگی تو جب کام ہو جاوے گا پانچ روزے رکھنے پڑینگے اور اگر کام نہیں ہوا تو نہ رکھنا پڑینگے اگر فقط اتنا ہی کہا ہے کہ پانچ روزے رکھونگی تو اختیار ہے چاہے پانچوں روزے ایکدم سے لگاتار رکھے اور چاہے ایک ایک دو دو کر کے پانچ پورے کرلے دونوں باتیں درست ہیں۔ اور اگر نذر کرتے وقت یہ کہدیا کہ پانچوں روزے لگاتار رکھونگی یا دل میں یہ نیت تھی تو سب ایکدم سے رکھنے پڑینگے اگر بیچ میں ایک آدھ چھوٹ جاوے تو پھر سے رکھے (ہدایہ ص۴۶۱ ج ۲)

مسئلہ۔ اگر یوں کہا کہ جمعہ کا روزہ رکھونگی یا محرم کی پہلی تاریخ سے دسویں تاریخ تک رکھونگی تو خاص جمعہ کو روزہ رکھنا واجب نہیں محرم کی خاص ان ہی تاریخوں میں روزہ رکھنا واجب نہیں جب چاہے دس روزے رکھ لے لیکن دسوں لگاتار رکھنے پڑینگے چاہے محرم میں رکھے چاہے کسی مہینے میں سب جائز ہے۔ اگر یہ کہا کہ میرا کام ہو جائے تو کل ہی روزہ رکھونگی تو تب بھی اختیار ہے جب چاہے رکھے (در مختار ص۲۰۲ ج ۲)

مسئلہ۔ کسی نے نذر کرتے وقت یوں کہا کہ محرم کے مہینے کے روزے رکھونگی تو محرم کے پورے مہینے کے روزے لگاتار رکھنے پڑینگے اگر بیچ میں کسی وجہ سے دس پانچ روزے چھوٹ جاویں تو اس کے بدلے میں اتنے روزے اور رکھ لے سارے روزے نہ دہرائے اور یہ بھی اختیار ہے جس مہینے چاہے رکھے لیکن لگاتار چاہئیں (ایضاً ص۱۰۶ ج ۲)

مسئلہ۔ کسی نے منت مانی کہ میری کھوئی ہوئی چیز مل جاوے تو آٹھ رکعت نماز پڑھونگی

تو اس کے ملجانے پر آٹھ رکعت نماز پڑھنا پڑیگی چاہے ایک دم سے آٹھوں رکعت کی
نیت باندھ لے یا دو دو کی سب اختیار ہے (شامی صفحہ ج ۱) مسئلہ کسی نے ایک
رکعت نماز پڑھنے کی منت مانی تو پوری دو رکعتیں پڑھنی پڑینگی اگر تین کی منت
کی تو پوری چار اسی طرح آگے کا بھی یہی حکم ہے۔ (عالمگیری صفحہ ج ۱) مسئلہ یوں منت
مانی کہ دس روپے خیرات کرونگی یا ایک روپیہ خیرات کرونگی تو جتنا کہا ہے اتنا خیرات
کرے اگر یوں کہا کہ پچاس روپے خیرات کرونگی اور اس کے پاس اسوقت دس
ہی روپے کی کائنات ہے تو دس ہی روپے دینا پڑینگے اگر ان روپیوں کے علاوہ
کچھ مال و اسباب بھی ہے تو اس کی قیمت بھی لگا لیویںگے مثلاً دس روپے نقد
ہیں اور سب مال و اسباب بھی ہے تو اس کی قیمت بھی لگا لیویںگے مثلاً دس روپیہ
نقد ہیں اور سب مال و اسباب پندرہ روپیہ کا ہے کل پچیس روپے ہوئے۔ یہ
سب پچیس روپے خیرات کرنا واجب ہے اس سے زیادہ واجب نہیں (ایضاً)
مسئلہ۔ اگر منت مانی کہ دس مسکین کھلاؤنگی اور دل میں خیال ہے کہ ایک وقت
یا دونوں وقت کھلاؤنگی تب اس طرح کھلا دے اور اگر کچھ خیال نہیں تو دو وقتہ
دس مسکین کھلا دے اور اگر کچھ کچا اناج دے اور وقت کا خیال دل میں تھا تو اتنا
ہی دے جتنا ہم نے صدقہ فطر میں بیان کیا ہے اتنا ہی دیدے (ایضاً) مسئلہ اگر
یوں کہا کہ ایک روپے کی روٹی فقیروں کو بانٹونگی تو اختیار ہے چاہے روٹی دے
یا اور کوئی چیز دے یا نقد روپیہ دیدے (ایضاً) مسئلہ کسی نے کہا کہ دس روپے
خیرات کرونگی اور ہر فقیر کو ایک ایک روپیہ دونگی پھر دسوں روپے ایک ہی فقیر کو دیدیئے
تو جائز ہے (ایضاً) مسئلہ اگر یہ کہا کہ دس نمازی کھلاؤنگی یا دس حافظ کھلاؤنگی
تو دس فقیر کو چاہے کھلا دے چاہے وہ نمازی اور حافظ ہوں یا نہیں (در مختار صفحہ ۷۰۲ ج ۲)
مسئلہ۔ کسی نے کہا کہ مکہ میں دس روپے خیرات کرونگی تو مکہ ہی میں خیرات کرنا واجب
نہیں جہاں چاہے خیرات کرے اور اگر کہا تھا کہ جمعہ کے دن خیرات کرونگی اور فلاں

فقیر کو دونگی تو جمعہ کے دن اُسی فقیر کو دینا ضروری نہیں اسی طرح اگر روپیہ مقرر کر کے یہی روپیہ اللہ کی راہ میں دونگی تو وہی روپیہ دینا واجب نہیں چاہے وہ دیا دوسرا دیوے (ایضاً) **مسئلہ** کسی نے کہا کہ میرا بھائی اچھا ہوجاوے تو ایک بکری ذبح کر دونگی یا کہا کہ ایک بکری کا گوشت خیرات کر دونگی تو منت ہو گئی۔ اگر یوں کہا کہ قربانی کر دونگی تو قربانی کے دنوں میں ذبح کرنا چاہئیے اور دونوں صورتوں میں اس کا گوشت فقیروں کے سوا کسی اور کو دینا یا خود کھانا درست نہیں جتنا خود کھائے یا امیروں کو دے آنا پھر خیرات کرنا پڑے گا (شامی ص ج ۱) **مسئلہ** ایک گائے کی قربانی کی منت مانی پھر گائے نہیں تو سات بکریاں کر دے (عالمگیری ص ج ۳) **مسئلہ**۔ یوں منت مانی تھی کہ جب میرا بھائی آوے تو دس روپے خیرات کرونگی پھر آنے کی خبر پاکر اس نے آنے سے پہلے خیرات کر دیئے تو منت پوری نہیں ہوئی آنے کے بعد پھر خیرات کرے (شامی ص ۲۰۲ ج ۱) **مسئلہ** اگر ایسے کام کے ہونے پر منت مانی جس کے ہونے کو چاہتی ہو کہ یہ کام ہو جائے یعنی یہ کہے کہ میں اچھی ہو جاؤں تو ایسا کرو یا اگر میرا بھائی خیریت سے آجاوے تو ایسا کروں وغیرہ جب وہ کام ہو جاوے تو منت پوری کرے یا یہ کہا کہ میں تجھ سے بولوں تو روزہ رکھوں یا اگر آج میں نماز نہ پڑھوں تو ایک روزہ خیرات کروں پھر اُن سے بول لی اور نماز پڑھی تو اختیار ہے چاہے قسم کا کفارہ دیدے چاہے روزہ رکھے اور ایک روپیہ خیرات کرے (عالمگیری ص ج ۳) **مسئلہ** منت مانی کہ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھونگی یا ہزار دفعہ لاحول پڑھونگی تو منت نہیں ہوئی اور پڑھنا واجب نہیں (درمختار ص ۱۰۵ ج ۳) **مسئلہ** یہ منت مانی کہ دس کلام مجید ختم کرونگی یا پڑھونگی یا ایک پارہ پڑھونگی تو منت ہوگی (شامی) **مسئلہ** یہ منت مانی کہ فلانا کام اگر ہو جائے تو مولود پڑھاؤنگی تو منت نہیں یا یہ منت کہ فلانا کام ہو جاوے تو فلانے مزار پہ چادر چڑھاؤنگی۔ یہ منت نہیں ہوئی۔ یا شاہ عبدالحق صاحب کا توشہ یا سہمنی یا سید کبیر کی گائے مانی یا مسجد میں گلگلے چڑھانے یا اللہ میاں کا طاق بھرنے کی منت

یا بڑے پیر صاحب کی گیارہویں کی منت مانی تو یہ منت صحیح نہیں ہوئی اسکا پورا کرنا واجب نہیں (شامی ص۲۰۵ ج ۳) **مسئلہ** مولا مشکل کشا کا روزہ آس بی بی کا کونڈا یہ سب واہیات ہیں اور مشکل کشا کا روزہ ماننا شرک ہے (ہدایہ) **مسئلہ** یہ منت مانی کہ فلاں مسجد جو ٹوٹی پڑی ہے اُس کو بنوا دونگی یا فلاں پُل بندھوا دونگی تو یہ منت بھی صحیح نہیں ہے اس کے ذمہ کچھ واجب نہیں ہوا (شامی ص۲۰۳ ج ۳) **مسئلہ** اگر یوں کہا کہ میرا بھائی اچھا ہو جاوے تو ناچ کراؤنگی یا باجہ بجواؤنگی تو یہ منت گناہ ہے اچھا ہونے کے بعد ایسا کرنا جائز نہیں (عالمگیری ص۲۴ ج ۲) **مسئلہ** اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے منت ماننا مثلاً یوں کہنا کہ بڑے پیر صاحب میرا کام ہو جاوے تو میں تمہاری یہ بات کرونگی یا مزاروں اور قبروں پر جانا یا جہاں جن رہتے ہوں وہاں جانا اور درخواست کرنا حرام اور شرک ہے بلکہ اس منت کی چیز کا کھانا بھی حرام ہے اور قبروں پر جانے کی عورتوں کیلئے حدیث میں ممانعت آئی ہے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے (مشکوٰۃ شریف)

قسم کھانے کا بیان

مسئلہ بےضرورت بات میں قسم کھانا بُری بات ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے نام کی بڑی بے تعظیمی اور بے حرمتی ہوتی ہے جہاں تک ہو سکے سچی بات پر بھی قسم نہ کھانا چاہیئے۔ خدا کی عزت و جلال کی قسم خدا کی بزرگی اور بڑائی کی قسم، تو قسم ہو گئی اب اسکے خلاف کرنا درست نہیں۔ اگر خدا کا نام نہیں لیا فقط اتنا کہدیا میں قسم کھاتی ہوں کہ فلاں کام نہ کرونگی تب بھی قسم ہو گئی (درمختار ص۷۶ ج ۳) **مسئلہ** اگر یوں کہا خدا گواہ ہے خدا گواہ کر کے کہتی ہوں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتی ہوں تب بھی قسم ہو گئی (ہدایہ ص۴۵۹ ج ۲) **مسئلہ** قرآن کی قسم کلام اللہ کی کلام مجید کی قسم کھا کر کوئی بات کہی تو قسم ہو گئی اور کلام مجید کو ہاتھ میں لے کر یا اس پر ہاتھ رکھ کر کوئی بات کہی لیکن قسم نہیں کھائی تو قسم نہیں ہوئی (شامی ص۵۷ ج ۳)

مسئلہ۔ یوں کہا کہ اگر فلانا کام کروں تو بے ایمان ہو کر مروں مرتے وقت ایمان نصیب ہو
بے ایمان ہو جاؤں یا اس طرح کہا کہ اگر فلانا کام کروں تو میں مسلمان نہیں تو قسم ہو گئی اسکے
خلاف کرنے سے کفّارہ دینا پڑے گا اور ایمان نہ جاویگا (ہدایہ صفحہ ۴۵۲ ج ۲) مسئلہ کسی نے
یہ کہا کہ فلانا کام کیا ہو تو ہاتھ ٹوٹے، دیدے پھوٹیں، کوڑھی ہو جائے، بدن پھوٹ
نکلے گا خدا کا غضب ٹوٹے آسمان پھٹ پڑے دانہ دانہ کو محتاج ہو جائے خدا کی مار
پڑے، خدا کی پھٹکار پڑے، اگر فلانا کام کروں تو سور کھاؤں، مرتے وقت کلمہ نصیب
ہو، قیامت کے دن خدا اور رسول کے سامنے زرد رُو ہوں ان باتوں سے قسم نہیں ہوتی
اسکے خلاف کرنے سے کفّارہ دینا پڑیگا (ایضاً صفحہ ۴۶۱) مسئلہ خدا کے سوا اور کی قسم
کھانے سے قسم نہیں ہوتی جیسے رسول اللہ کی قسم کعبہ کی قسم اپنی آنکھوں کی قسم اپنی جوانی کی
قسم اپنے ہاتھ پیروں کی قسم اپنے باپ کی قسم اپنے بچّے کی قسم تمہارے سر کی قسم، تمہارے جان
کی قسم، اپنی قسم، اس طرح قسم کھا کر اس کے خلاف کرے تو کفارہ دینا پڑیگا بلکہ اللہ تعالیٰ
کے سوا کسی اور کی قسم کھانا بڑا گناہ ہے اسکی ممانعت آئی ہے (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۹۶) اللہ
کو چھوڑ کر اور کسی کی قسم کھانا شرک کی بات ہے اس سے بہت بچنا چاہیے مسئلہ کسی نے
کہا تیرے گھر کا کھانا مجھ پر حرام ہے یا یوں کہا فلانی چیز میں نے اپنے اوپر حرام کر لی ہے تو
اس کہنے سے وہ چیز حرام نہیں ہوئی لیکن یہ قسم ہو گئی اب اگر کھاوے گی تو کفارہ دینا
پڑیگا (درمختار صفحہ ۹۷ ج ۲) مسئلہ کسی دوسری قسم دلانے سے قسم نہیں ہوتی جیسے کسی نے تم سے
کہا تمہیں خدا کی قسم یہ کام ضرور کرو تو یہ قسم نہیں ہوئی اسکے خلاف کرنا درست ہے (درمختار
صفحہ ۳۹ ج ۹) مسئلہ قسم کھا کر اسکے ساتھ ہی انشاء اللہ کا لفظ کہدیا جیسے کوئی اس طرح کہے
خدا کی قسم فلانا کام انشاء اللہ نہ کرونگی تو قسم نہیں ہوتی (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۹۶) مسئلہ جو بات
ہو چکی ہو تو اس پر جھوٹی قسم کھانا بڑا گناہ ہے جیسے کسی نے نماز نہیں پڑھی اور جب کسی
نے پوچھا تو کہدیا خدا کی قسم میں نماز پڑھ چکی ہوں یا کسی سے گلاس ٹوٹ گیا اور جب پوچھا
تو کہدیا خدا کی قسم میں نے نہیں توڑا جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھالی تو اسکے گناہ کی کوئی حد

نہیں اور اس کا کوئی کفارہ نہیں بس اللہ تعالیٰ سے توبہ استغفار کر کے اپنا گناہ معاف کرا دے سوائے اسکے اور کچھ نہیں ہو سکتا اور اگر غلطی اور دھوکہ میں جھوٹی قسم کھالی جیسے کسی نے کہا خدا کی قسم ابھی فلانا آدمی نہیں آیا اور اپنے دل میں یقین کے ساتھ یہی سمجھتی ہو کہ سچی قسم کھا رہی ہوں پھر معلوم ہوا کہ وہ اسوقت آگیا تھا تو یہ معاف ہے اس میں گناہ نہ ہوگا اور کچھ کفارہ بھی نہیں (ہدایہ ص۴۵۷ ج ۲) مسئلہ۔ اگر ایسی بات پر قسم کھائی جو ابھی نہیں ہوئی بلکہ آئندہ ہوگی جیسے کوئی کہے خدا کی قسم آج پانی برسے گا۔ خدا کی قسم آج میرا بھائی آویگا پھر وہ نہیں آیا اور پانی نہیں برسا تو کفارہ دینا پڑیگا (ایضاً) مسئلہ۔ کسی نے قسم کھائی کہ خدا کی قسم آج قرآن ضرور پڑھونگا تو اب قرآن پڑھنا واجب ہوگیا نہ پڑھے گی تو گنہگار ہوگا اور کفارہ دینا پڑیگا اور اگر کسی نے قسم کھائی خدا کی قسم آج فلانا کام نہ کرونگی تو اب وہ کام کرنا درست نہیں اگر کریگی تو قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑیگا (ایضاً) مسئلہ۔ کسی نے گناہ کرنے کی قسم کھائی آج فلانے کی چیز چرا لاؤنگی خدا کی قسم آج نماز نہ پڑھونگی خدا کی قسم اپنے ماں باپ سے کبھی نہ بولونگی تو ایسی قسم کا توڑ دینا واجب ہے اور قسم توڑنے کا کفارہ دیدے نہیں تو گنہگار رہوگی (مشکوٰۃ ص۲۹۷) مسئلہ۔ کسی نے قسم کھائی کہ آج میں فلانی چیز نہ کھاؤنگی پھر بھولے سے کھالی اور قسم یاد نہ رہی یا کسی نے زبردستی منہ چیر کر کھلا دی تب بھی کفارہ دیوے (ہدایہ ص۴۵۸ ج ۲)

قسم کے کفّارہ کا بیان

مسئلہ۔ اگر کسی نے قسم توڑ ڈالی تو اسکا کفّارہ یہ ہے کہ دس محتاجوں کو دو وقتہ کھانا کھلا دیوے یا کچا اناج دیدے اور ہر فقیر کو انگریزی تول سے آدھی چھٹانک اوپر پونے دو سیر گیہوں دینا چاہیئے بلکہ احتیاطاً پورے دو سیر دیدے اور اگر جو دیوے تو اس کے دونے دیوے باقی اور سب ترکیب فقیر کھلانے کی وہی ہے جو روزہ کے کفّارہ میں بیان ہو چکی یا دس فقیروں کو کپڑا پہنا دیوے ہر فقیر کو اتنا بڑا کپڑا دیوے جس سے بدن کا زیادہ حصہ ڈھک جاوے

جیسے چادر یا بڑا الانبہ کرتا دیدیا تو کفّارہ ادا ہو گیا لیکن وہ کپڑا بہت پرانا نہ ہونا چاہیئے۔ اگر ہر فقیر کو فقط ایک ایک لنگی یا ایک ایک پاجامہ دیدیا تو کفّارہ ادا نہیں ہوا اگر لنگی کے ساتھ کرتا بھی ہو تو ادا ہو گیا۔ اِن دونوں میں اختیار ہے چاہے کپڑا دیوے چاہے کھانا کھلاوے کفّارہ ادا ہو گیا اور یہ حکم جو بیان ہوا جب ہے کہ مرد کو کپڑا دیوے اور اگر کسی غریب عورت کو دیا کپڑا تو اتنا کپڑا ہونا چاہیئے کہ سارا بدن ڈھک جائے اور اس سے نماز پڑھ سکے اس سے کم ہو گا تو کفّارہ ادا نہ ہو گا (درمختار صفحہ ۷۶ ج ۲)

مسئلہ اگر کوئی ایسی غریب ہو کہ نہ تو کھانا کھلا سکتی ہو اور نہ کپڑا دے سکتی ہو تو لگاتار تین روزے رکھے اگر الگ الگ کر کے تین روزے پورے کر لیے تو کفّارہ ادا نہیں ہوا تینوں لگاتار رکھنے چاہئیں اور اگر دو روزے رکھنے کے بعد بیچ میں کسی عذر سے کوئی روزہ چھوٹ گیا تو اب پھر سے تینوں رکھے (ہدایہ) مسئلہ قسم توڑنے سے پہلے ہی کفارہ ادا کر دیا اس کے بعد قسم توڑی تو کفّارہ صحیح نہیں ہوا اب قسم توڑنے کے بعد کفارہ دینا چاہیئے۔ اور جو کچھ فقیروں کو دے چکی ہے اسکا پھیر لینا درست نہیں (ایضاً) مسئلہ کسی نے کئی مرتبہ قسم کھائی ہے جیسے ایکدفعہ کہا خدا کی قسم فلانا کام نہ کرونگی اس کے بعد پھر قسم کھائی اُسی دن یا اس کے دوسرے دن یا تیسرے دن غرض اسی طرح تین مرتبہ کہا یا یوں کہا کہ خدا کی قسم اللہ کی قسم فلانا کام ضرور کرونگی پھر وہ قسم توڑ دی تو ان سب قسموں کا ایک ہی کفّارہ دیدے (عالمگیری صفحہ ۶۳ ج ۲) مسئلہ کسی کے ذمے قسموں کے بہت کفارے جمع ہو گئے تو ہر ایک کا جُدا جُدا کفّارہ دینا چاہیئے زندگی میں نہ دے تو مرتے وقت وصیت کرجانا چاہیئے۔ (ایضاً) مسئلہ کفّارے میں ان ہی مساکین کو کپڑا یا کھانا دینا درست ہے جنکو زکوٰۃ دینا درست ہے۔

گھر میں جانے کی قسم کھانیکا بیان

مسئلہ کسی نے قسم کھائی کبھی تیرے گھر نہ جاؤنگی پھر اس کے دروازے کی دہلیز پر کھڑی ہوئی یا چھجے کے نیچے کھڑی ہو گئی اندر نہیں گئی تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر دروازے کے

اندر چلی گئی تو قسم ٹوٹ گئی (ہدایہ ص۴۶۲ ج ۲) **مسئلہ** کسی نے قسم کھائی کہ اس گھر میں نہ جاؤنگی پھر جب نہ گھر گر کر کھنڈر ہو گیا تب اس میں گئی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر بالکل میدان ہو گیا اور زمین برابر ہو گئی اور گھر کا نشان بالکل مٹ گیا اسکا کھیت بن گیا یا مسجد بنائی گئی یا باغ بنایا گیا تب اس میں گئی تو قسم نہیں ٹوٹی (ایضاً) **مسئلہ** قسم کھائی کہ اس گھر میں نہ جاؤنگی پھر جب وہ گر گیا اور پھر سے بنوا لیا گیا تب اس میں گئی تو قسم ٹوٹ گئی (ایضاً) **مسئلہ** کسی نے قسم کھائی کہ تیرے گھر نہ جاؤنگی اور کوٹھا پھاند کر آئی اور چھت پر کھڑی ہو گئی تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ نیچے نہ اترے (ایضاً) **مسئلہ** کسی نے گھر میں بیٹھے ہوئے قسم کھائی کہ اب یہاں کبھی نہ آؤنگی اس کے بعد تھوڑی دیر بیٹھی رہی تو قسم نہیں ٹوٹی چاہے جتنے دن وہیں بیٹھی رہے جب باہر جا کر پھر آویگی تو قسم ٹوٹے گی اور اگر قسم کھائی کہ یہ کپڑا نہ پہنونگی یہ کہہ کر فوراً اتار ڈالا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر فوراً نہیں اتارا کچھ دیر پہنے رہی تو قسم ٹوٹ گئی (ایضاً) **مسئلہ** قسم کھائی کہ اس گھر میں نہ رہونگی اس کے بعد فوراً اس گھر سے اسباب اٹھا لیجانے کا بندوبست کرنا شروع کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر فوراً نہیں شروع کیا کچھ دیر ٹھہر گئی تو قسم ٹوٹ گئی (ایضاً) **مسئلہ** قسم کھائی کہ اب تیرے گھر قدم نہ رکھونگی تو مطلب یہ ہے کہ نہ آؤنگی اگر میانے پر سوار ہو کر آئی اور گھر میں اسی میانے پر سوار ہو کر آئی اور بیٹھی رہی قدم زمین پر نہ رکھے تب بھی قسم ٹوٹ گئی (درمختار) **مسئلہ** کسی نے قسم کھا کر کہا تیرے گھر کبھی نہ کبھی ضرور آؤنگی پھر آنے کا اتفاق نہیں ہوا جب تک زندہ ہے قسم نہیں ٹوٹی مرتے وقت قسم ٹوٹ جاویگی (ہدایہ ص۴۶۴ ج ۲) **مسئلہ**۔ قسم کھائی کہ فلاں کے گھر نہ جاؤنگی تو جس گھر میں وہ رہتی ہو وہاں نہ جانا چاہیئے۔ چاہے خود اسی کا گھر ہو یا کرایہ پر رہتی ہو یا مانگ لیا ہوا ور بے کرایہ دیئے رہتی ہو (شامی ص۸۲۸ ج ۲) **مسئلہ** قسم کھائی کہ تیرے یہاں کبھی نہ آؤنگی پھر کسی سے کہا کہ تو مجھے گود میں لیکر وہاں پہنچا دے اس لئے اس نے گود میں لیکر پہنچا دیا تب بھی قسم تو ٹوٹ گئی البتہ اگر اس نے نہیں کہا

بغیر اس کے کہے اس نے اسکو لاد کے وہاں پہنچا دیا تو قسم نہیں ٹوٹی اسی طرح اگر قسم کھائی کہ اس گھر سے کبھی نہ نکلونگی پھر کسی سے کہا کہ تو مجھے لاد کر نکال لے چل اور وہ لے گئی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر بے کہے کوئی لاد کر لے گئی تو قسم نہیں ٹوٹی۔

کھانے پینے کی قسم کھانا

مسئلہ۔ قسم کھائی کہ یہ دودھ نہ پیونگی پھر وہی دودھ جما کر دہی بنا لیا تو اسکے کھانے سے قسم نہ ٹوٹے گی (ہدایہ ص۴۶۶) مسئلہ بکری کا بچہ پلا ہوا تھا اس پر قسم کھائی اور کہا کہ اس بچے کا گوشت نہ کھاؤنگی پھر وہ بڑھ کر پوری بکری ہو گئی تب اسکا گوشت کھایا تب بھی قسم ٹوٹ گئی مسئلہ قسم کھائی کہ گوشت نہ کھاؤنگی پھر مچھلی کھائی یا کلیجی یا اوجھڑی کھائی تو قسم نہیں ٹوٹی (ایضاً) مسئلہ قسم کھائی کہ یہ گیہوں نہ کھاؤنگی پھر ان کو پسوا کر روٹی کھائی یا اُن کے ستو کھائے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر خود گیہوں اُبال کر کھائے یا بھنوا کر چبائے تو قسم ٹوٹ گئی ہاں اگر یہ مطلب لیا ہو کہ ان کے آٹے کی کوئی چیز بھی نہ کھاؤنگی تو ہر چیز کے کھانے سے قسم ٹوٹ جاویگی (ہدایہ ص۴۶۹) مسئلہ اگر یہ قسم کھائی آٹا نہ کھاؤنگی اس کی روٹی کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور اگر اسکا لپٹا یا حلوا کچھ اور پکا کر کھایا تب بھی قسم ٹوٹ گئی اور اگر ویسا ہی کچا آٹا پھانک گئی تو قسم نہیں ٹوٹی مسئلہ قسم کھائی کہ روٹی نہیں کھاؤنگی تو اس دیس میں جن چیزوں کی روٹی کھائی جاتی ہے نہ کھانا چاہیے نہیں تو قسم ٹوٹ جاویگی (ہدایہ ص۴۶۵ ج ۲) مسئلہ قسم کھائی کہ سری نہیں کھاؤنگی تو چڑیا بیٹر مرغ وغیرہ کا سر کھانے سے قسم نہ ٹوٹے گی اگر بکری یا گائے کی سری کھائی تو قسم ٹوٹ گئی (ایضاً ص۴۷) مسئلہ۔ قسم کھائی کہ میوہ نہ کھاؤں گی تو انار سیب انگور چھوہارہ بادام اخروٹ۔ کشمش منقے کھجور کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ اور اگر خربوزہ تربوز ککڑی۔ کھیرا آم کھائے تو نہیں (ہدایہ ص۴۶۹ ج ۲)

نہ بولنے کی قسم کھانیکا بیان

مسئلہ قسم کھائی کہ فلانی عورت سے نہ بولونگی پھر جب وہ سوتی تھی اسیوقت سوتے میں اس سے کچھ کہا اور اسکی آواز سے وہ جاگ پڑی تو قسم ٹوٹ گئی شامی صفحہ ۱۵۷ ج ۲)
مسئلہ قسم کھائی کہ بغیر ماں کی اجازت کے فلانی عورت سے نہ بولونگی پھر ماں نے اجازت دیدی لیکن اجازت کی خبر ابھی اسکو نہیں ملی تھی کہ اُس سے بولدی اور بولنے کے معلوم ہوا کہ ماں نے اجازت دیدی تھی تب بھی قسم ٹوٹ گئی صفحہ ۱۵۹ مسئلہ قسم کھائی کہ اس لڑکی سے کبھی نہ بولونگی پھر جب وہ جوان ہوگئی یا بڑھیا ہوگئی تب بولی تو قسم ٹوٹ گئی (ہدایہ صفحہ ج ۲)
مسئلہ قسم کھائی کہ کبھی تیرا منہ نہ دیکھونگی تو مطلب یہ ہے کہ تجھ سے ملاقات نہ کرونگی میل جول نہ رکھونگی اگر کہیں دُور سے صورت دیکھ لی تو قسم نہ ٹوٹی کیونکہ ان لفظوں کا مطلب میل جول نہ رکھنا ہی تھا۔

خرید و فروخت کی قسم کھانا

مسئلہ قسم کھائی کہ فلانی چیز میں نہ خرید ونگی پھر کسی سے کہا مجھے تم خرید دو اُس نے مول لے دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اسی طرح اگر یہ قسم کھائی کہ میں اپنی فلانی چیز نہ بیچونگی پھر خود نہیں بیچا دوسرے سے کہا کہ تم بیچدو اس نے بیچ دیا تو قسم نہیں ٹوٹی اسی طرح کرایہ پہ لینے کا حکم ہے اگر قسم کھائی کہ میں یہ مکان کرایہ پر نہ لونگی پھر کسی دوسرے کے ذریعے سے کرایہ پہ لے لیا تو قسم نہیں ٹوٹی البتہ اگر قسم کھانے کا یہی مطلب تھا کہ نہ تو خود یہ کام کرونگی نہ کسی دوسرے کے ذریعے سے کراؤنگی تو دوسرے آدمی کے کرنے سے بھی ٹوٹ جاویگی غرض جو مطلب ہوگا اسی کے موافق سب حکم لگائے جاوینگے یا قسم کھانیوالی عورت پردہ نشین یا امیر زادی ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے نہیں بیچتی اور نہیں خریدتی تو اس صورت میں اگر یہ کام دوسرے سے کہکر کرالے تب بھی قسم ٹوٹ جاویگی (ہدایہ صفحہ ج ۲) مسئلہ قسم کھائی کہ میں اپنے لڑکے کو نہ مارونگی پھر کسی اور سے کہکر پٹوا دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔

روزے نماز کی قسم کا بیان

مسئلہ کسی بیوقوف نے قسم کھائی کہ میں روزہ نہ رکھونگی پھر روزہ کی نیت کرلی تو دم بھر گذرنے سے بھی قسم ٹوٹ گئی پورے دن کے گذرنے کا انتظار نہ کریگے اگر تھوڑی دیر بعد روزہ توڑ دیگی تب بھی قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑیگا اور اگر یوں کہا کہ ایک روزہ بھی رکھونگی تو روزہ ختم ہونے کے وقت قسم ٹوٹے گی جبتک پورا دن نہ گذر جائے اور روزہ کھولنے کا وقت نہ آوے تب تک قسم نہ ٹوٹے گی۔ اگر وقت آنے سے پہلے ہی روزہ توڑ ڈالا تو قسم نہیں ٹوٹی (ہدایہ) مسئلہ قسم کھائی کہ میں نماز پڑھونگی پھر پشیمان ہوئی اور نماز پڑھنے کھڑی ہوئی تو جب پہلی رکعت کا سجدہ کیا اسی وقت قسم ٹوٹ گئی اور سجدہ کرنے سے پہلے قسم نہیں ٹوٹی اگر ایک رکعت پڑھ کر نماز توڑ دے تب بھی قسم ٹوٹ گئی اور یاد رکھو ایسی قسمیں کھانا بڑا گناہ ہے اگر ایسی بے وقوفی ہو گئی تو اسکو فوراً توڑ ڈالے اور کفارہ دے (ہدایہ ص۱۸۱ ج۲)

کپڑے وغیرہ کی قسم کھانا

مسئلہ قسم کھائی کہ میں اس قالین پر نہ لیٹونگی پھر قالین بچھا کر اسکے اوپر چادر لگائی اور لیٹ گئی تو قسم ٹوٹ گئی اور اس قالین کے اوپر ایک اور قالین اور کوئی دری بچھائی اسکے اوپر لیٹی تو قسم نہیں ٹوٹی (ہدایہ ص۱۸۲) مسئلہ قسم کھائی کہ میں زمین پر نہ بیٹھونگی پھر زمین پر بوریا کپڑا چٹائی ٹاٹ وغیرہ بچھا کر بیٹھ گئی تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اپنا ڈوپٹہ جو اوڑھے ہوئے ہے اسی کا آنچل بچھا کر بیٹھ گئی تو قسم ٹوٹ گئی البتہ اگر دوپٹہ اتار کر بچھالیا تب بیٹھی تو قسم نہیں ٹوٹی مسئلہ قسم کھائی کہ اس چارپائی یا تخت پر نہ بیٹھونگی پھر اس پر دری یا قالین وغیرہ کچھ بچھا کر بیٹھ گئی تو قسم ٹوٹ گئی اگر اس چارپائی کے اوپر ایک اور چارپائی بچھالی اور تخت کے اوپر ایک اور تخت بچھالیا پھر اوپر والی چارپائی اور تخت پر بیٹھی تو قسم نہیں ٹوٹی (ہدایہ ص۱۸۲ ج۲) مسئلہ قسم کھائی کہ اس

چارپائی یا تخت پر نہیں بیٹھونگی یا یہ کہا کہ فلانی کو کبھی نہ نہلاؤنگی پھر اسکے مرجانیکے بعد
نہلایا تو قسم ٹوٹ گئی (ہدایہ ملخصًا ج ۲) مسئلہ شوہر نے قسم کھائی کہ تجھ کو کبھی نہ ماروں گا
پھر غصہ میں چوٹی پکڑ کر گھسیٹا یا گلا گھونٹا یا دانت سے کاٹ کھایا تو قسم ٹوٹ گئی اور
جو دل لگی یا پیار میں کاٹا ہو تو قسم نہیں ٹوٹی (ہدایہ ص ۴۸۹ ج ۲) مسئلہ قسم کھائی کہ فلانی
کو ضرور مارونگی اور وہ اس کے کہنے سے پہلے مرچکی ہے تو اگر اس کا مرنا معلوم نہ تھا اس وجہ
سے قسم کھائی تو قسم نہ ٹوٹے گی اور اگر جان بوجھ کر قسم کھائی تو قسم کھاتے ہی قسم ٹوٹ جائے گی
(ایضًا) مسئلہ اگر کسی نے کسی بات کرنے کی قسم کھائی مثلاً یہ کہا کہ خدا کی قسم انار
ضرور کھاؤنگی تو عمر بھر میں ایک دفعہ کھا لینا کافی ہے اور اگر کسی بات کے نہ کرنیکی قسم
کھائی جیسے یوں کہا خدا کی قسم انار نہ کھاؤنگی تو ہمیشہ کیلئے چھوڑنا پڑیگا جب کبھی کھاویگی
قسم ٹوٹ جاویگی ہاں اگر ایسا ہوا کہ گھر میں انار انگور وغیرہ آئے اور غصہ میں اس وقت انار
کیلئے کہا کہ نہ کھاؤنگی تو یہ اور بات ہے اور وہ نہ کھائے اور اسکے سوا اور کبھی کھاوے
تو کچھ حرج نہیں۔

دین سے پھر جانیکا بیان

مسئلہ اگر خدانخواستہ کوئی اپنے دین اور ایمان سے پھر گیا تو تین دن کی مہلت دی جاویگی
اور جو اسکو شبہ پڑا ہو اس شبہ کا جواب دیا جاویگا اگر اتنی مدت میں مسلمان ہوگئی تو خیر
ورنہ ہمیشہ کیلئے قید کر دینگے جب توبہ کریگی تب چھوڑینگے اگر مرد کافر ہو جاوے تو
تین دن کے بعد اسے قتل کر دیں مسئلہ جب کسی نے کفر کا کلمہ زبان سے نکالا تو ایمان
جاتا رہا اور جتنی نیکیاں اور عبادت اس نے کی تھی سب اکارت گئی نکاح ٹوٹ گیا
اب توبہ کرکے پھر مسلمان ہوئی تو اپنا نکاح پھر سے پڑھواوے اور پھر دوسرا حج کرے
(شامی ج ۳ ص ۱۷۱) مسئلہ اسی طرح اگر کسی کا میاں توبہ توبہ بیدین ہو جاوے تو بھی نکاح
جاتا رہا اب وہ جبتک توبہ کرکے پھر سے نکاح نہ کرے عورت اس سے کچھ واسطہ نہ رکھے
اگر کوئی معاملہ میاں بی بی کا سا ہو تو عورت کو بھی گناہ ہوگا اور اگر وہ زبردستی کرے

تو اس کو سچے کفر کرنے سے بچائے نہیں دین کی بات میں کیا شرم (شامی ص۲۸۲) مسئلہ
جب کفر کا کلمہ زبان سے نکالا تو ایمان جاتا رہا اگر ہنسی دل لگی میں کفر کی بات کہے اور
دل میں نہ ہو تب بھی یہی حکم ہے جیسے کسی نے کہا کیا خدا کو اتنی قدرت نہیں جو فلانا
کام کرے اسکا جواب دیا (توبہ توبہ) ہاں نہیں ہے تو اس کہنے سے کافر ہو گئی (عالمگیری)
مسئلہ کسی نے کہا اٹھو نماز پڑھو جواب دیا کون اٹھک بیٹھک کرے یا کسی نے روزہ
رکھنے کو کہا تو جواب دیا کہ کون بھوکا مرے یا کہا کہ روزہ وہ رکھے جسکے گھر کھانا نہ ہو
یہ سب کفر ہے (عالمگیری ص۱۶۲ ج۲) مسئلہ اسکو کوئی گناہ کرتے دیکھ کر کسی نے کہا خدا سے
نہیں ڈرتی جواب دیا ہاں نہیں ڈرتی تو کافر ہو گئی (قاضی خان ص۶۱۶ ج۴) مسئلہ کوئی برا کام
کرتے دیکھ کر کہا کیا تو مسلمان نہیں ہے جو ایسی بات کرتی ہے جواب دیا ہاں نہیں ہوں
تو کافر ہو گئی۔ اگر ہنسی میں کہا ہو تب بھی یہی حکم ہے (عالمگیری) مسئلہ کسی نے نماز
پڑھنا شروع کی اتفاق سے اس پر کوئی مصیبت پڑ گئی اس نے کہا کہ یہ سب نماز ہی کی
نحوست ہے تو کافر ہو گئی (ایضاً ص۱۶۳) مسئلہ کسی کافر کی کوئی بات اچھی معلوم ہوئی
اور تمنا کر کے کہا ہم بھی کافر ہی ہوتے تو اچھا تھا کہ ہم بھی ایسا کرتے تو کافر ہو گئی۔
(ایضاً ص۱۶۵) مسئلہ کسی کا لڑکا مر گیا اس نے یوں کہا یا اللہ یہ ظلم مجھ پر کیوں کیا مجھے کیوں
ستایا تو اس کہنے سے کافر ہو گئی (عالمگیری ص۱۵۱ ج۲) مسئلہ کسی نے یوں کہا اگر خدا بھی
مجھ سے کہے تو یہ کام نہ کروں یا یوں کہا جبریل بھی اتر آویں تو ان کا کہنا نہ کروں تو کافر
ہو گئی (عالمگیری ص۱۵۵ و ج۲) مسئلہ کسی نے کہا میں ایسا کام کرتی ہوں کہ خدا بھی
نہیں جانتا کراماً کاتبین بھی نہیں جانتے تو کافر ہو گئی (ایضاً ص۱۵۶) مسئلہ جب اللہ
تعالیٰ کی یا اس کے کسی رسول کی کچھ حقارت کی یا شریعت کی بات کو برا جانا عیب نکالا کفر
کی بات پسند کی ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے اور کفر کی باتوں کو جن سے ایمان
جاتا رہتا ہے ہم نے پہلے حصے میں سب عقیدوں کے بیان کرنے کے بعد ہی بیان کیا
وہاں دیکھ لینا اور اپنے ایمان کے سنبھالنے میں بہت خیال کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ ہم سب کو

ایمان ٹھیک کرے اور ایمان پر خاتمہ کرے۔ آمین۔

ذبح کرنے کا بیان

مسئلہ ذبح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کا منہ قبلہ کی طرف کرکے تیز چھری ہاتھ میں
لیکر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر اسکے گلے کو کاٹے یہاں تک کہ چاروں رگیں کٹ جاویں ایک
نرخرہ جس سے سانس لیتا ہو دوسری وہ رگ جس سے دانہ پانی جاتا ہے اور دو
شہ رگیں جو نرخرہ کے داہنے بائیں ہوتی ہیں اگر ان چار میں سے تین ہی رگیں کٹیں تب
بھی ذبح درست ہے اس کا کھانا حلال ہے اور اگر دو ہی رگیں کٹیں تو وہ جانور مردار
ہو گیا اس کا کھانا درست نہیں (شامی وغیرہ) مسئلہ ذبح کے وقت بسم اللہ قصداً
نہیں کہا تو وہ مردار ہے اور اسکا کھانا حرام ہے اور اگر بھول جاوے تو کھانا درست
ہے (ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۴۳۴) مسئلہ کند چھری سے ذبح کرنا مکروہ ہے اور منع ہے (مشکوٰۃ شریف)
کہ اس میں جانور کو بہت تکلیف ہوتی ہے اسی طرح ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کی کھال
کھینچنا ہاتھ پاؤں توڑنا اور ان چاروں رگوں کے کٹ جانے کے بعد بھی گلا کاٹے جانا
یہ سب مکروہ ہے مسئلہ ذبح کرنے میں مرغی کا گلا کٹ گیا تو اس کا کھانا درست ہے
مکروہ بھی نہیں البتہ اتنا ذبح کر دینا مکروہ ہے مرغی مکروہ نہیں ہوئی (ہدایہ) مسئلہ مسلمان کا
ذبح کرنا بہرحال درست ہے چاہے عورت ذبح کرے یا مرد اور چاہے پاک ہو یا ناپاک
ہر حال میں اسکا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اور کافر کا ذبح کیا ہوا جانور کھانا حرام ہے
مسئلہ جو چیز دھاردار ہو جیسے دھاردار چھپٹی یا بانس کا چھلکا اس سے ذبح کرنا درست ہے
(ہدایہ جلد ۴ صفحہ [illegible])

حلال و حرام چیزوں کا بیان

مسئلہ جو جانور اور پرند شکار کرکے کھاتے پیتے رہتے ہیں ان کا کھانا حرام ہے جیسے شیر
بھیڑیا گیدڑ بلی۔ کتا بندر شکرہ۔ باز گدھ وغیرہ اور جو ایسے نہ ہوں جیسے طوطا

مینا فاختہ، چڑیا، بیٹر، مرغابی، کبوتر، نیل گائے۔ ہرن، بطخ، خرگوش وغیرہ سب حلال ہیں (عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۱۹۲) مسئلہ بجو۔ گوہ۔ کچھوا۔ بھڑ۔ خچر۔ گدھا۔ گدھی کا گوشت کھانا گدھی کا دودھ پینا درست نہیں۔ گھوڑے کا کھانا جائز ہے۔ لیکن بہتر نہیں دریائی جانوروں میں سے فقط مچھلی حلال ہے باقی سب حرام (ہدایہ) مسئلہ مچھلی اور ٹڈی بغیر ذبح کئے بھی کھانا درست ہے اس کے سوا اور جاندار چیز بغیر ذبح کئے کھانا درست نہیں۔ جب کوئی چیز مرگئی تو حرام ہوگئی (شامی جلد ۵ صفحہ ۳۰۴) مسئلہ جو مچھلی مر کر پانی کے اوپر الٹی تیرنے لگے اسکا کھانا درست نہیں (شامی ج ۵ صفحہ ۱۹۹) مسئلہ اوجھڑی کھانا حلال ہے نہ حرام ہے نہ مکروہ (شامی) مسئلہ کسی چیز میں چیونٹیاں مرگئیں تو نکالے بغیر کھانا درست نہیں اگر ایک آدھ چیونٹی حلق میں چلی گئی تو مردار کھانے کا گناہ ہوا جیسے بچے بلکہ بڑے بھی گولر کے اندر کے بھنگے سمیت گولر کھا جاتے ہیں اور یوں سمجھتے ہیں کہ اسکے کھانے سے آنکھیں نہیں آتیں یہ حرام ہے مردار کھانے کا گناہ ہوتا ہے (شامی صفحہ ...) مسئلہ۔ جو گوشت ہندو بیچتا ہے اور یوں کہتا ہے کہ میں نے مسلمان سے ذبح کرایا ہے اس سے مول لے کر کھانا درست نہیں البتہ جس وقت سے مسلمان نے ذبح کیا ہے اگر اسی وقت سے برابر کوئی مسلمان بیٹھا دیکھ رہا ہے یا وہ جانے لگا تو دوسرا اس کی جگہ بیٹھ گیا تب درست ہے (شامی ج ۵ صفحہ ۲۲۷) مسئلہ جو مرغی گندی پلید چیزیں کھاتی پھرتی ہو اس کو تین دن بند رکھ کر ذبح کرنا چاہیے بغیر بند کئے کھانا مکروہ ہے (شامی ج ۵ صفحہ ۲۲۳)

نشہ کی چیزوں کا بیان

مسئلہ جتنی شرابیں ہیں سب حرام اور نجس ہیں تاڑی کا بھی یہی حکم ہے دوا کے لئے بھی یہی حکم ہے دوا کیلئے کھانا پینا درست نہیں (ہدایہ وغیرہ) مسئلہ شراب کے سوا جتنے نشے ہیں جیسے افیون۔ جائے پھل۔ زعفران وغیرہ ان سب کا یہ حکم ہے کہ دوا کے لئے اتنی مقدار کھا لینا درست ہے کہ بالکل نشہ نہ آئے اور اس دوا کا

لگانا بھی درست ہے جس میں یہ چیزیں پڑی ہوں اور اتنا کھانا کہ نشہ ہو جائے حرام ہے (شامی صفحہ ۴۲۴ ج ۵) مسئلہ تاڑی اور شراب کے سرکہ کھانا درست ہے (بدائع صفحہ ۴۲۶ ج ۵) مسئلہ بعضی عورتیں بچوں کو افیون دے کر لٹا دیتی ہیں کہ نشہ میں پڑے رہیں یہ حرام ہے (ایضاً)

چاندی سونے کے برتنوں کا بیان

مسئلہ سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا جائز نہیں بلکہ انکی چیزوں کا کسی طرح سے استعمال کرنا درست نہیں جیسے سونے چاندی کے چمچے سے کھانا پینا خلال سے دانت صاف کرنا۔ گلاب پاش سے گلاب چھڑکنا سرمہ دانی یا سلائی سے سرمہ لگانا عطر دان سے عطر لگانا خاصدان میں پان رکھنا ان کی پیالی سے تیل لگانا جس پلنگ کے پائے چاندی کے ہوں اس پر لیٹنا بیٹھنا۔ چاندی سونے کی آرسی میں منہ دیکھنا یہ سب حرام ہے البتہ آرسی کا زینت کیلئے پہنے رہنا درست ہے مگر منھ ہرگز نہ دیکھے غرض ان چیزوں کا کسی طرح استعمال کرنا درست نہیں (شامی صفحہ ۲۲۲ ج ۵)

لباس اور پردہ کا بیان

مسئلہ چھوٹے لڑکوں کو کڑے ہنسلی وغیرہ کوئی زیور اور ریشمی کپڑا پہنانا جائز نہیں اسی طرح ریشمی اور سونے چاندی کا تعویذ بنا کر پہنانا اور کسم وزعفران کا رنگا ہوا کپڑا پہنانا بھی درست نہیں غرض جو چیزیں مردوں کو حرام ہیں وہ لڑکوں کو بھی نہ پہنانا چاہئیں البتہ اگر بانا سوت کا ہو اور تانا ریشمی ایسا کپڑا لڑکوں کو پہنانا جائز ہے۔ اسی طرح اگر کسی مخمل کا رواں ریشم کا نہ ہو وہ بھی درست ہے اور یہ سب مردوں کو بھی درست ہے اور گوٹہ لچکا لگا کر کپڑے پہنانا بھی درست ہے لیکن وہ لچکہ چار انگل سے زیادہ چوڑا نہ ہونا چاہیئے (عالمگیری) مسئلہ کچی کا مدار ٹوپی اور کوئی کپڑا لڑکوں کو اسوقت جائز ہے جب کوئی گھنا کام نہ ہو اگر اتنا کام زیادہ ہے کہ ذرا دور سے دیکھنے سے سب کام معلوم

ہوتا ہے کپڑا بالکل دکھائی نہیں دیتا تو اس کا پہننا ناجائز نہیں۔ یہی حال ریشمی کام کا ہے کہ اگر اتنا گھنا ہو تو لڑکوں کو پہنانا جائز نہیں (شامی) **مسئلہ** بہت باریک کپڑا جیسے ململ جالی۔ بک۔ آب رواں ان کا پہننا اور ننگے رہنا دونوں برابر ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ بہتیری کپڑا پہننے والیاں قیامت کے دن ننگی سمجھی جاویں گی اور کرتہ دوپٹہ دونوں باریک ہوں تو یہ اور بھی غضب ہے (مشکوٰۃ) **مسئلہ** مردانہ جوتا پہننا اور مردوں کی صورت بنانا جائز نہیں حضرت مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے (مشکوٰۃ شریف) **مسئلہ** عورتوں کو زیور پہننا جائز ہے لیکن زیادہ نہ پہننا بہتر ہے جس نے دنیا میں نہ پہنا اُسے آخرت میں بہت ملیگا اور بجتا زیور پہننا درست نہیں جیسے جھانجھ۔ چھاگل پازیب وغیرہ اور بجتا زیور لڑکی کو بھی پہنانا جائز نہیں۔ سونے کے علاوہ اور کسی کا زیور پہننا بھی درست ہے جیسے چھلے کنگن رانگا وغیرہ مگر انگوٹھی سونے چاندی کے علاوہ اور کسی چیز کی درست نہیں (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** عورت کو سارا بدن سر سے پیر تک چھپائے رکھنے کا حکم ہے غیر محرم کے سامنے کھولنا درست نہیں البتہ بوڑھی عورت کو منہ اور ہتھیلی اور ٹخنے سے نیچے پیر کھولنا درست ہے باقی اور بدن کا کھولنا کسی طرح درست نہیں ماتھے پر سے اکثر دوپٹہ سرک جاتا ہے اور اسی طرح غیر محرم کے سامنے آجاتی ہے یہ جائز نہیں غیر محرم کے سامنے ایک بال بھی نہ کھولنا چاہیئے بلکہ جو بال کنگھی میں ٹوٹتے ہیں اور کٹے ہوئے ناخن بھی کسی ایسی جگہ ڈالے کہ کسی غیر محرم کی نگاہ نہ پڑے نہیں تو گنہگار ہوگی اسی طرح اپنے بدن یعنی ہاتھ پیر وغیرہ کسی عضو کو بھی نامحرم مرد کے بدن سے لگانا درست نہیں (درمختار ج ۲ صفحہ ۲۲۷) **مسئلہ** جوان عورت کو غیر مرد کے سامنے اپنا منہ کھولنا درست نہیں نہ ایسی جگہ کھڑی ہو کہ جہاں کوئی دوسرا دیکھ سکے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو نامحرم کو دیکھے اور اس کے سامنے آجائے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ (مشکوٰۃ شریف) اسی سے معلوم ہو گیا کہ نئی دلہن کی منہ دکھائی کا جو دستور ہے کہ کنبہ کے

سارے مرد اگر منہ دیکھتے ہیں یہ ہرگز جائز نہیں ہے اور بڑا گناہ ہے مسئلہ اپنے
محرم کے سامنے منہ اور سر اور سینہ اور بانہیں اور پنڈلی کھل جاوے تو گناہ نہیں اور
پیٹ اور پیٹھ اور ران اُن کے سامنے بھی نہ کھلنا چاہیئے (درمختار ج ۵ صفحہ ۳۶۱) مسئلہ ناف
سے لیکر زانو کے نیچے تک کسی عورت کے سامنے بھی کھولنے درست نہیں بعض عورتیں
ننگی سامنے نہاتی ہیں یہ بڑی بے غیرتی کی اور ناجائز بات ہے (ایضاً) مسئلہ چھٹی
چلے میں ننگی کر کے نہلانا اور اس پر مجبوری ظاہر کرنا ہرگز درست نہیں ناف سے زانو تک
ہرگز بدن کو ننگا نہ کرنا چاہیئے (ایضاً) مسئلہ اگر کوئی مجبوری ہو تو ضرورت کے موافق
اپنا بدن دکھلا دینا درست ہے مثلاً ران میں پھوڑا ہے تو صرف پھوڑا کی جگہ کھولو اسکی
صورت یہ ہے کہ پرانا پاجامہ یا چادر پہن لو اور پھوڑے کی جگہ کاٹ لو یا پھاڑ دو اسکو
جراح دیکھ لے لیکن جراح کے سوا اور کسی کو دیکھنا جائز نہیں نہ کسی مرد کو نہ عورت کو
البتہ اگر زانو کے درمیان نہ ہو کہیں اور ہو تو عورت کو دکھلانا درست ہے اسیطرح حمل
لیتے وقت صرف ضرورت کے موافق اتنا ہی بدن کھولنا درست ہے یہی حکم دائی جنانے
کا ہے کہ ضرورت کے وقت اسکے سامنے بدن کھولنا درست ہے لیکن جتنی ضرورت
ہے اس سے زیادہ کھولنا درست نہیں بچہ پیدا ہونے کے وقت یا کوئی دوا لیتے وقت
فقط اتنا ہی بدن کھولنا چاہیئے بالکل ننگا ہونا جائز نہیں اسکی صورت یہ ہے کہ کوئی
چادر وغیرہ بندھوا دی جائے۔ ضرورت کے موافق دائی کے سامنے بدن کھول دیا جائے
سائیں وغیرہ نہ کھلنے پاویں، اور دائی کے سوا کسی اور کو بدن دیکھنا درست نہیں بالکل
ننگا کر دینا اور ساری عورتوں کا سامنے بیٹھ کر دیکھنا بالکل حرام ہے۔ حضرت رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ستر دیکھنے والے اور دکھانے والے دونوں پر خدا کی لعنت
ہو اس قسم کے مسئلوں کا بہت خیال رکھنا چاہیئے (ایضاً ج ۵ صفحہ ۳۶۱) مسئلہ زمانہ حمل وغیرہ
میں اگر دائی سے پیٹ ملوانا ہو تو ناف سے نیچے بدن کا کھولنا درست نہیں دوپٹہ
وغیرہ ڈال لینا چاہیئے بلا ضرورت دائی کو دکھانا درست نہیں یہ جو دستور ہے کہ پیٹ

جنانے وقت دائی بھی دیکھتی ہے اور دوسری گھر والی ماں بہن وغیرہ بھی دیکھتی ہیں یہ جائز
نہیں (ایضاً) **مسئلہ** جتنے بدن کا دیکھنا جائز نہیں وہاں ہاتھ لگانا بھی جائز
نہیں اس لئے نہاتے وقت اگر بدن بھی نہ کھولے تب بھی نائن وغیرہ سے رانیں ملوانا
درست نہیں اگرچہ کپڑے کے اندر ہاتھ ڈال کر ملے البتہ اگر نائن اپنے ہاتھ میں کپڑا لپیٹ کر
کپڑے کے اندر ہاتھ ڈال کر ملے تو جائز ہے (در مختار ج ۵ صفحہ ۲۶۱) **مسئلہ** کافر عورتیں
جیسے اہیرن، تنبولن، کولن، دھوبن، بھنگن، چمارن وغیرہ گھروں میں آجاتی ہیں
ان کا یہ حکم ہے کہ جتنا پردہ نامحرم مرد سے ہے اتنا ہی ان عورتوں سے بھی واجب
ہے سوائے منہ اور گٹے تک ہاتھ اور ٹخنے تک پیر کے اور کسی ایک بال کا کھولنا
بھی درست نہیں اس مسئلہ کو خوب یاد رکھو سب عورتیں اسکے خلاف کرتی ہیں غرض سر
اور سارا ہاتھ اور پنڈلی ان کے سامنے مت کھولو اور اس سے یہ بھی سمجھ لو کہ اگر دائی
جنائی ہندو ہو یا میم ہو تو بچہ پیدا ہونے کا مقام تو اسکو دکھلانا درست ہے اور سر
وغیرہ اور اعضا اسکے سامنے کھولنا درست نہیں (عالمگیری ج ۲ صفحہ ۲۱۹) **مسئلہ** اپنے شوہر
سے کسی جگہ کا پردہ نہیں ہے اور تم کو اسکے سامنے اور اس کو تمہارے سامنے سارے
بدن کا کھولنا درست ہے مگر بے ضرورت ایسا کرنا اچھا نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت چہیتی بیوی ہیں کہ میں نے کبھی
آپ کا برہنہ مقام نہیں دیکھا **مسئلہ** جس طرح خود مردوں کے سامنے آنا اور بدن
کا کھولنا درست نہیں اسی طرح تاک جھانک کر مردوں کو دیکھنا بھی درست نہیں
عورتیں یوں سمجھتی ہیں کہ مرد ہم کو نہ دیکھیں ہم ان کو دیکھیں تو حرج نہیں یہ بالکل غلط
ہے۔ کواڑ کی راہ سے یا کوٹھے پر سے مردوں کو دیکھنا دولہا کے سامنے آجانا درست نہیں
ناجائز ہے اور ایسا کرنے والیاں حدیث شریف کے موافق لعنت میں داخل ہوتی ہیں
مسئلہ نامحرم کے ساتھ تنہائی کی جگہ بیٹھنا لیٹنا درست نہیں اگرچہ دونوں الگ الگ
اور فاصلے پر ہوں تب بھی ناجائز ہے **مسئلہ** اپنے پیر کے سامنے آنا ایسا ہی ہے جیسے

کسی غیر محرم کے سامنے آنا اسلئے یہ بھی جائز نہیں اسی طرح لے پالک بالکل غیر ہوتا ہے لڑکا بنانے سے سچ مچ لڑکا نہیں بنتا (قرآن شریف میں بھی سورۂ احزاب میں اس کا ذکر ہے آیت یہ ہے وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاءَكُمْ اَبْنَاءَكُمْ سب کو اس سے وہی برتاؤ کرنا چاہیئے جو بالکل غیروں کے ساتھ ہوتا ہے اسی طرح جو نامحرم رشتے ہیں جیسے جیٹھ دیور۔ بہنوئی، نندوئی، چچا اور بھائی، ماموں زاد بھائی وغیرہ یہ سب شرع میں غیر ہیں ان سب سے گہرا پردہ ہونا چاہیئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ سسرال کے مردوں کے سامنے آنا موت کی طرح ہے **مسئلہ** ہیجڑے خوجے اندھے کے سامنے آنا جائز نہیں (ردمختار صفحہ ۲۷۳ ج ۵) **مسئلہ** بعض عورتیں نہار سے چوڑیاں پہنتی ہیں یہ بڑی بیہودہ بات ہے بلکہ جو عورتیں باہر نکلتی ہیں اُن کو بھی اس سے چوڑیاں پہنا جائز نہیں ہے۔

متفرقات

ہر ہفتے نہا دھو کر ناف سے نیچے اور بغل وغیرہ کے بال دور کر کے بدن کو صاف ستھرا رکھنا مستحب ہے۔ ہر ہفتہ نہ ہو تو پندرھویں دن سہی زیادہ سے زیادہ چالیس دن اس سے زیادہ کی اجازت نہیں اگر چالیس دن گذر گئے اور بال صاف نہ کیے تو گناہ ہوگا (مشکوٰۃ شریف) **مسئلہ** اپنے ماں باپ شوہر وغیرہ کا نام لے کر پکارنا منع و مکروہ ہے (درمختار صفحہ ۱۷۹) کیونکہ اس میں بے ادبی ہے لیکن ضرورت کے وقت جس طرح ماں باپ کا نام لینا درست ہے اسی طرح شوہر کا نام لینا درست ہے اسی طرح اُٹھنے بیٹھنے بات چیت کرنے غرض ہر بات میں ادب و تعظیم کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ **مسئلہ** کسی جاندار چیز کو آگ میں جلانا درست نہیں جیسے بھڑوں کا پھونکنا کھٹمل وغیرہ پکڑ کے آگ میں ڈال دینا یہ سب ناجائز ہے (مشکوٰۃ شریف) میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اگر مجبوری ہو کہ بغیر پھونکے کام نہ چلے تو پھر بھڑوں کا پھونک دینا یا چارپائی میں کھولتا پانی ڈال دینا درست ہے **مسئلہ** کسی بات

کی شرط بدنا جائز نہیں جیسے کوئی کہے کہ سیر بھر مٹھائی کھا جاؤ تو ہم ایک روپیہ دینگے
اور اگر نہ کھا سکے تو ایک روپیہ ہم تم سے لے لینگے۔ غرض جب دونوں طرف سے شرط
ہو تو درست نہیں (درمختار صفحہ ۲۹۹ ج ۵) مسئلہ جب کوئی دو آدمی چپکے چپکے باتیں
کرتے ہوں تو اُن کے پاس نہ جانا چاہیئے چھپ کر ان کو سننا بڑا گناہ ہے۔ حدیث
شریف میں آیا ہے جو کوئی دوسروں کی بات کی طرف کان لگا دے اور ان کو ناگوار
ہو تو قیامت کے دن اس کے کان میں گرم گرم سیسہ ڈالا جائیگا (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۸۶
اس سے معلوم ہوا کہ بیاہ شادی میں دولہا دلہن کی باتیں سننا اور دیکھنا بہت بڑا
گناہ ہے مسئلہ شوہر کے ساتھ جو باتیں ہوئی ہوں جو کچھ معاملہ پیش آیا ہو کسی اور
سے کہنا بڑا گناہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا کہ ان بھیدوں کو بتلانے والے پر سب سے
زیادہ اللہ تعالیٰ کا غضب اور غصہ ہوتا ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں صفحہ ۲۷۶ پر اسی مضمون
سے ملتی جلتی ایک حدیث شریف موجود ہے مسئلہ اسی طرح کسی کے ساتھ ہنسی
اور مذاق کرنا کہ اس کو ناگوار ہو یا تکلیف دہ ہو درست نہیں (مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۷)
آدمی وہیں تک گدگدائے جہاں تک ہنسی آئے۔ مسئلہ مصیبت کے وقت موت
کی تمنا اپنے آپ کو کوسنا درست نہیں (درمختار صفحہ ۲۴۴ ج ۵) مسئلہ چیپی چوسر تاش
کھیلنا درست نہیں اور اگر بازی بد کر کھیلے تو یہ صریح جوا اور حرام ہے (ایضاً صفحہ ۲۸۹)
مسئلہ جب لڑکا لڑکی دس برس کے ہو جاویں تو لڑکوں کو ماں بہن وغیرہ کے
پاس علٰحدہ لڑکیوں کو بھائی اور باپ کے پاس لٹانا درست نہیں (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۸)
البتہ لڑکا اگر باپ کے پاس اور لڑکی ماں کے پاس لیٹے تو جائز ہے مسئلہ جب کسی کو
چھینک آوے تو الحمد للہ کہہ دینا چاہیئے اور جب الحمد للہ کہہ لیا تو سننے والی پر اس
کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا واجب ہے، نہ کہے گی تو گنہ گار ہوگی (عالمگیری صفحہ ۲۱۶ ج ۱)
اور یہ بھی خیال رکھو کہ اگر چھینکنے والی عورت یا لڑکی ہے تو کاف کا زیر کہے اور اگر مرد یا
لڑکا ہے تو کاف کا زبر کہو پھر چھینکنے والی اسکے جواب میں یہ کہے یغفر اللہ لنا ولکم یعنی

چھینکنے والی کے ذمے واجب نہیں بلکہ بہتر ہے (ایضاً) مسئلہ چھینک کے بعد الحمد للہ کہتے کئی آدمیوں نے سنا تو سب کو یرحمک اللہ کہنا واجب نہیں اگر ان میں سے ایک کہدے تو سب کی طرف سے ادا ہو جائیگا۔ لیکن اگر کسی نے جواب نہیں دیا تو سب گنہ گار ہونگی (شامی ج ۵ ص ۴۹) مسئلہ اگر کوئی بار بار چھینکے اور الحمد للہ کہے تو فقط تین بار یرحمک اللہ کہنا واجب ہے اسکے بعد کہنا واجب نہیں (مشکوٰۃ ص ۴۰۶) مسئلہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لیوے یا پڑھے یا سنے تو درود شریف پڑھنا واجب ہوتا ہے اگر نہ پڑھا تو گناہ ہوا لیکن اگر ایک جگہ کئی دفعہ نام لیا تو ہر دفعہ درود پڑھنا واجب نہیں ایک ہی دفعہ پڑھ لینا کافی ہے البتہ اگر جگہ بدل جانے کے بعد پھر نام لیا یا سنا تو پھر درود شریف پڑھنا واجب ہو گیا (عالمگیری ج ۹ ص ۲۱) مسئلہ بچوں کی یا بڑی وغیرہ بنوانا درست اور جائز نہیں یا تو سارا سر منڈوانا چاہیئے یا سارے سر پر بال رکھنا چاہیئیں۔ (مشکوٰۃ ص ۳۸۰) مسئلہ عطر وغیرہ کسی خوشبو میں اپنے کپڑے بسانا اس طرح کہ غیر مردوں تک اسکی خوشبو جاوے درست نہیں (مشکوٰۃ ص ۲۸۱) مسئلہ ناجائز لباس کا سی کر دینا بھی جائز نہیں مثلاً شوہر ایسا لباس سلواوے جو اسکو پہننا جائز نہیں تو عذر کر دیوے اسی طرح درزن کو سلائی پر ایسا کپڑا سینا درست نہیں۔ (قرآن شریف میں ہے کہ گناہ پر مدد نہ کرو) مسئلہ جھوٹے قصے اور بے سند حدیثیں جو جاہلوں نے اردو کتابوں میں لکھدی ہیں اور معتبر کتابوں میں ان کا کوئی ثبوت نہیں جیسے نور نامہ وغیرہ اور حسن و عشق کی کتابیں دیکھنا اور پڑھنا جائز نہیں اسی طرح غزل اور قصیدوں کی کتابیں خاصکر آج کل کے ناول، عورتوں کو ہرگز نہ دیکھنا چاہیئیں اُن کا خریدنا بھی جائز نہیں اگر اپنی لڑکیوں کے پاس دیکھو تو جلادو (شامی ص ۱۵۱) مسئلہ عورتوں کو بھی السلام علیکم اور مصافحہ کرنا ثواب ہے اسکو رواج دینا چاہیئے آپس میں کیا کرو مرد و عورت سب کیلئے

جائز اور حکم ہے مسئلہ جہاں تم مہمان جاؤ کسی فقیر وغیرہ کو روٹی ٹکڑا مت دو بغیر اس سے پوچھے بے اجازت کے دینا گناہ ہے (عالمگیری)

کوئی چیز پڑی پانے کا بیان

مسئلہ کہیں راستہ گلی میں بیبیوں کو محفل میں یا اپنے یہاں کوئی مہمانداری ہوئی تھی یا وعظ کہلوایا تھا سب کے جانے کے بعد کچھ ملا یا اور کہیں چیز پڑی پائی تو اسکو خود لے لینا درست نہیں حرام ہے اگر اٹھا لے تو اس نیت سے اٹھاوے کہ اس کے مالک کو تلاش کر کے دے دونگی (درمختار ج ۲) مسئلہ اگر کوئی چیز پائی اور اسکو نہ اٹھایا تو کوئی گناہ نہیں لیکن اگر یہ ڈر ہو اگر میں نہ اٹھاؤں گی تو کوئی اور لے لیگا اور جس کی چیز ہے اُس کو نہ ملے گی تو اس کا اٹھا لینا درست ہے اور اس کے مالک کو پہنچانا واجب ہے (ایضاً) مسئلہ جب کسی نے پڑی ہوئی چیز اُٹھالی تو اب مالک کا تلاش کرنا اور تلاش کر کے دے دینا اس کے ذمے ہو گیا اب اگر وہیں ڈال دیا یا اٹھا کر اپنے گھر میں لے آئی لیکن مالک کو تلاش نہیں کیا تو گنہگار ہوتی خواہ ایسی جگہ پڑی ہو کہ اٹھانا اس کے ذمے واجب تھا یعنی کسی محفوظ جگہ پڑی تھی کہ ضائع ہو جانے کا ڈر نہیں تھا یا ایسی جگہ ہو کہ اٹھا لینا واجب ہے تو دونوں کا حکم یہی ہے کہ اٹھا لینے کے بعد مالک کو تلاش کر کے پہنچانا واجب ہو جاتا ہے پھر وہیں ڈال دینا واجب نہیں (ایضاً) مسئلہ محفلوں میں مردوں عورتوں کے جاؤ جھگڑے میں خوب پکا لے تلاش کرے اگر مرد ملیں خود نہ جا سکے نہ پکار سکے تو اپنے میاں وغیرہ کسی اور سے پکڑوا لے اور خوب مشہور کرا دے کہ ہم نے ایک چیز پائی ہے جسکی ہو ہم سے آکر لیوے لیکن نہ بتائے کہ کیا چیز پائی ہے تاکہ کوئی جھوٹ فریب کر کے نہ لے جائے البتہ کچھ گول مول کہہ دینا چاہیئے مثلاً یہ کہ ایک زیور ہے یا ایک کپڑا ہے یا ایک بٹوا ہے جس میں کچھ نقد ہے اگر کوئی آدمی آوے اور اپنی

چیز کا ٹھیک پتہ دیوے تو اسکے حوالے کر دینا چاہیئے (عالمگیری صفحہ ج ۲) مسئلہ بہت تلاش کرنے اور مشہور کرنے کے بعد جب بالکل مایوسی ہو جاوے کہ اب اس کا کوئی والی وارث نہ ملے گا تو اس چیز کو خیرات کر دے اپنے پاس نہ رکھے البتہ اگر وہ خود محتاج ہو تو خود ہی رکھ لے اور اپنے کام میں لاوے لیکن خیرات کرنے کے بعد اگر اس کا مالک آگیا تو اس کے دام لے سکتا ہے اور اگر خیرات کرنے کو منظور کر لیا تو اسکو اس خیرات کا ثواب ملجاویگا (ایضاً) مسئلہ پالتو کبوتر یا طوطا مینا اور کوئی چڑیا اسکے گھر میں آگئی اور اس نے اسکو پکڑ لیا تو مالک کو تلاش کر کے پہنچانا واجب ہو گیا خود لے لینا حرام ہے (عالمگیری صفحہ ج ۲) مسئلہ باغ میں آم امرود وغیرہ پڑے ہیں تو ان کو بلا اجازت اٹھانا اور کھانا حرام ہے البتہ ایسی کوئی کم قدر چیز ہے کہ ایسی چیز کو کوئی تلاش نہیں کرتا اور نہ اسکے لینے کھانے سے کوئی برا مانتا ہے تو اس کو خرچ میں لانا درست ہے مثلاً راہ میں ایک بیر ملا یا ایک مٹھی چنے کے بوٹ ملے (عالمگیری صفحہ) مسئلہ کسی مکان یا جنگل میں خزانہ یعنی کچھ گڑا ہوا مال نکل آیا تو اس کا بھی وہی حکم ہے جو پڑی ہوئی چیز کا حکم ہے۔ خود لے لینا جائز نہیں۔ تلاش و کوشش کرنے کے بعد اگر مالک کا پتہ نہ چلے تو اس کو خیرات کر دے اور غریب ہو تو خود بھی لے سکتے ہیں۔

وقف کا بیان

مسئلہ اپنی کوئی جائداد جیسے مکان باغ گاؤں وغیرہ خدا کی راہ میں فقیروں غریبوں مسکینوں کیلئے وقف کر دیا کہ اس گاؤں کی سب آمدنی فقیروں محتاجوں پر خرچ کر دی جاوے یا باغ کے سب پھل پھول غریبوں کو دید یئے جائیں اس مکان میں مسکین لوگ رہا کریں کسی اور کے کام میں نہ آوے تو اسکا بڑا ثواب ہے جتنے نیک کام ہیں مرنے کے بعد ختم ہو جاتے ہیں لیکن یہ ایسا نیک کام ہے کہ جبتک وہ

جائداد باقی رہے گی برابر قیامت تک اس کا ثواب رہے گا جب تک فقیروں کو ملتا رہیگا برابر نامۂ اعمال میں ثواب لکھا جاوے گا (مشکوٰۃ کتاب العلم ص۳۲)
مسئلہ اگر اپنی کوئی چیز وقف کردیں تو کسی نیک بخت دیانتدار آدمی کے سپرد کردیں کہ وہ اس کی دیکھ بھال کرے کہ جس کام کیلئے وقف کیا ہے اسی میں خرچ ہوا کرے کہیں بیجا خرچ نہ ہونے پاوے (شامی ص۵۹۶) مسئلہ جس چیز کو وقف کیا ہے اب وہ چیز ان کی نہیں رہی اللہ تعالیٰ کی ہوگئی اب اسکو بیچنا یا کسی کو دینا درست نہیں اب اس میں کوئی شخص دخل نہیں دے سکتا جس بات کیلئے وقف ہے وہی کام اس سے لیا جاوے گا اور کچھ نہیں ہو سکتا (ہدایہ ج۲ ص۶۱۲)
مسئلہ مسجد کی کوئی چیز جیسے اینٹ، گارا، چونہ، لکڑی وغیرہ کوئی چیز اپنے کام میں لانا درست نہیں چاہے کتنی ہی نکمی ہو گئی ہو لیکن گھر کے کام میں نہ لانا چاہیئے بلکہ اس کو بیچکر مسجد کے خرچ میں لگا دینا چاہیئے مسئلہ وقف میں یہ شرط ٹھہرالینا بھی درست ہے کہ جب تک میں زندہ ہوں اس وقف کی آمدنی خواہ سب کی سب یا آدھی تہائی اپنے خرچ میں لایا کرونگی پھر میرے بعد فلاں نیک جگہ خرچ ہوا کرے اگر یوں کہہ لیا تو اتنی آمدنی اسکو لے لینا جائز اور حلال ہے اور یہ بڑا آسان طریقہ ہے کہ اس میں اپنے آپ کو بھی کسی طرح کی تکلیف اور تنگی ہونے کا اندیشہ نہیں اور جائداد بھی وقف ہو گئی اسی طرح اگر یوں شرط ٹھہرے کہ اول اس کی آمدنی میں سے میری اولاد کو آتا دیا جائے پھر جو بچے وہ اس نیک جگہ میں خرچ ہو جائے یہ بھی درست ہے اور اولاد کو اسی قدر دیا جایا کرے گا (ہدایہ ص۶۱۱ ج ۲)

ختم شد